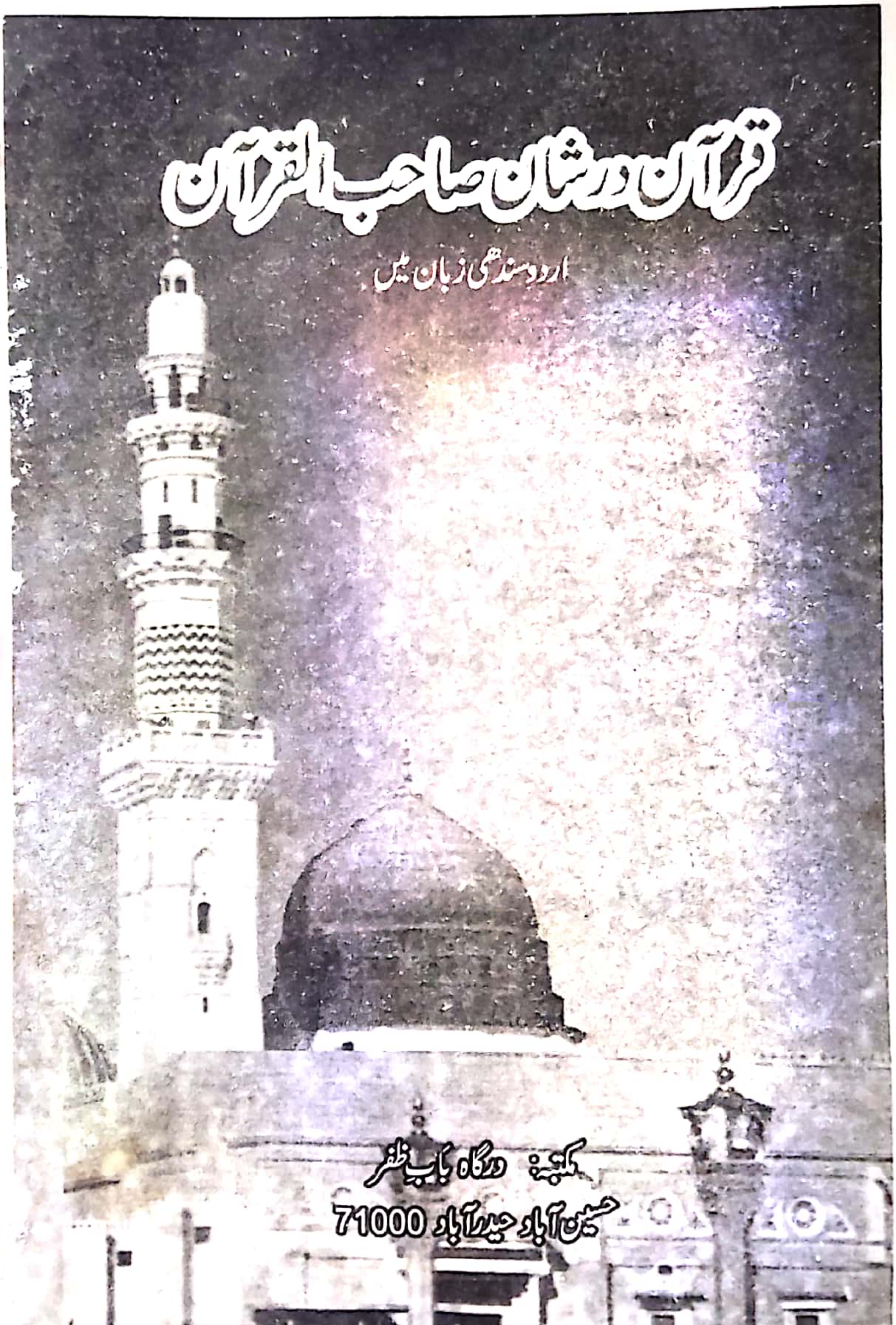

قرآن در شان صاحب القرآن
اردو سندھی زبان میں
مکتبہ: درگاہ بابِ ظفر
حسین آباد حیدرآباد 71000

نام کتاب: قرآن درِشان صاحبِ قرآن

مصنف: صاجبزادہ انعام الرحمٰن چشتی قادری

ناشر: انعام الرحمٰن چشتی قادری

کمپوزنگ: السند کمپوزرس، لطیف آباد 4 حیدر آباد-812993

تعداد: ایک ہزار

سال طباعت: جنوری 2004ء

ہدیہ: دعائے خیر

ملنے کا پتہ:

مکتبہ درگاہ شریف باب ظفر

حسین آباد حیدر آباد 71000 (سندھ)

فہرست

آیاتِ قرآن

-6	اللہ و رسول ﷺ سے آگے نہ بڑھو	110
-7	اللہ کا احسان	65-103
-8	راعنا نہ کہو انظرنا کہو	137
-9	اپنی آوازیں اونچی نہ کرو	110-111-101-128
-10	حجرے کے باہر سے نہ پکارو	112
-11	مجسم رحمت	91-84
-12	حاضر و ناظر	93-124-107
-13	صاحب عزت و توقیر	94-96-98-127-116
-14	پاک کرنے والا	124-63
-15	روشن نور و کتاب	135-74-71-72
-16	رسول ﷺ کو علم غیب	90-93-94-83-86-75-66-80
-17	خوشخبری دیتا، ڈر سناتا رسول ﷺ	61-72-87-89-126-42- 115-122-118-125-134
-18	رسول ﷺ حق کے ساتھ	71-80-82-92-85-127 119-117-133-129-132- 88
-19	شفاعت رسول ﷺ	67-90
-20	رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضری	78-105-64

-33	اللہ اور اس کے رسول کو ایذاء دینے والوں پر لعنت	136-125-120
-34	جولوگ اللہ کی راہ میں شہید ہوگئے	109-36
-35	اولیاء اللہ (اللہ کے دوست)	81-79
-36	رسول ﷺ کی شان	89-135
-37	پرہیزگار دوست	79-81-75
-38	رسول ﷺ کا حکم اللہ کا حکم ہے	69-138
-39	اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو	73

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقدّمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْداً کَثِیْراً سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَحَبِیْبِہٖ وَآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ۔

غایت تصنیف: ''قرآن درشانِ صاحبِ قرآن'' قاری کی توجہ قرآن کی روشنی میں ایسے ارشاداتِ خداوندی کی جانب مبذول کرانا مقصود ہے جس سے صاحب مطالعہ کے دل میں باعثِ تخلیق کائنات، فخرِ موجودات، رحمت للعالمین، سید الانبیاء، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کی محبت اور آپؐ کی تعظیم وتکریم اور آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس سے انسیّت اجاگر ہو۔ اس لئے کہ ارشاد ہے: ''لَولَاکَ لَمَا خَلَقْتُ الاَفلَاکَ'' (اے نبی ﷺ! مجھے اگر آپ ﷺ کا پیدا کرنا منظور نہ ہوتا' تو میں یہ کائنات ہی نہ بناتا) مقام فکر ہے کہ آپ ﷺ کی تخلیق کی خاطر اتنی عظیم الشان کائنات کی تخلیق فرمائی۔ ایک اور حدیث قدسی میں ارشاد ہورہا ہے: ''کُنْتُ کَنْزًا مَخْفِیاً فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ خَلْقًا۔'' (میں چھپا ہوا خزانہ تھا جب مجھے محبت ہوئی تو خود کو ظاہر کیا اور مخلوق کو پیدا کردیا) ان احادیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تخلیق کائنات کی اصل وجہ محبت ہے اور محبت کا اظہار نور اول (حقیقتِ محمدی ﷺ) یعنی جب ذات کو صفات کی طرف توجہ ہوئی تو اس نے محبت سے سرشار ہوکر سب سے پہلے اپنے نور سے نور محمد ﷺ

کو تخلیق فرمایا' اور پھر اس نورِ محمد ﷺ سے تمام کائنات پیدا کی۔ پس معلوم ہوا کہ رحمت للعالمین کی ذاتِ والا صفات جو نورِ اوّل ہے، کی محبت ہی دراصل باعث تخلیقِ کائنات ہے۔ یعنی آپ سرور کائنات ﷺ سے محبت ہی خداوندِ قدوّس سے محبت ہے، اسی وجہ سے خالقِ کائنات نے قرآن مجید، فرقانِ حمید میں ہر جگہ اپنے نام کے ساتھ اپنے حبیب ﷺ کا نامِ نامی اسمِ گرامی بھی ساتھ رکھا، جو اللہ رب العزت کی اپنے حبیب ﷺ کے ساتھ حبّ کی واضح دلیل ہے۔ مزید برآں زیرِ نظر تصنیف میں ایسی آیات کثرت سے درج ہیں جن میں خداوندِ کریم نے اپنی مخلوق کی توجہ اپنے محبوب ﷺ کی عظمت، محبت، تعظیم و تکریم، اطاعت و فرمانبرداری کی جانب مبذول کرائی ہے اور یہاں تک ارشاد فرمادیا: "مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ" (جس نے میرے رسول (ﷺ) کی اطاعت کی، یقیناً اس نے میری اطاعت کی) اس آیت شریف میں لفظ "قد" کا استعمال ہوا جو تاکید و تحقیق کے لئے آتا ہے۔ یعنی اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی کہ رسول ﷺ کی اطاعت ہی دراصل اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے۔ یہاں تک کہ اس نے اپنی مخلوق کی بخشش و مغفرت کو بھی شفاعت رسول ﷺ سے مشروط فرمادیا۔ سورہ النساء کی آیت نمبر 64-65 میں اللہ رب العزت ارشاد فرمارہا ہے:

"اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنے جانوں پر ظلم کریں (یعنی گناہ کریں) تو اے محبوب! ﷺ تمہارے حضور وہ حاضر ہوں تو پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ﷺ ان کی شفاعت

فرمائے تو ضرور اللہ کو توبہ کرنے والا مہربان پائیں گے۔"

اس آیت شریف میں توبہ کا قبول ہونا شفاعت رسول ﷺ سے مشروط قرار دیا گیا ہے۔

وسیلہ: وسیلہ سنتِ خداوندی ہے۔ رب العزت نے ایک نہیں دو نہیں بلکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر عظام مبعوث فرمائے، ورنہ وہ اپنی ربوبیت کاملہ کا اظہار کسی فرشتہ کے ذریعہ بھی کرواسکتا تھا۔ قرآن مجید، فرقان حمید میں پارہ نمبر 6 رکوع نمبر 9 میں ارشاد ہو رہا ہے:

"اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ پکڑو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ۔"

یعنی فلاح (بہتری) کے لئے اللہ تعالیٰ نے وسیلہ کی شرط عائد فرما دی۔ اللہ کے خوف کے ساتھ ساتھ نبی محترم، رحمت عالم ﷺ کا وسیلہ اور رحمت عالم ﷺ کے صدقہ اور طفیل آپ ﷺ کے اولیاء رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو وسیلہ (ذریعہ) بناؤ تاکہ وہ تمہیں دین و دنیا کے اسرار و رموز سے آگاہ کر کے فلاح دارین سے ہمکنار فرما دیں۔ یہ دراصل بالکل فطری، منطقی اور عام فہم ارشاد ہے۔ اس لئے کہ جب اس دنیا میں ہم کسی افسر سے بغیر وسیلہ شرفِ ملاقات حاصل نہیں کر سکتے تو ان دیکھے خدا تک ہماری رسائی کیسے ممکن ہو سکتی ہے، جس کا نہ کوئی رنگ ہے نہ روپ، نہ اس کا کوئی نشان ہے نہ پتہ۔

سورہ نساء آیت نمبر ۱۵۰-۱۵۱ میں اللہ رب العزت ارشاد فرما رہا ہے:

ترجمہ: "بیشک جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں اور کہتے ہیں

کہ ہم کسی پر ایمان لائیں، اور کسی کا انکار کریں اور چاہتے ہیں کہ ایمان اور کفر کے بیچ کوئی راہ نکالیں۔ یہ ہی ٹھیک کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

سورہ نساء کی اس آیت شریف کا منشا ومقصد اللہ ورسول ﷺ کے درمیان فرق کو ختم کر دینا اور عینیت کو اجاگر کرنا ہے۔ مزید برآں خداوند عزوجل نے اپنی مخلوق کو اپنے فیصلوں میں نبی کریم ﷺ کو حاکم بنانے کا حکم بھی صادر فرمایا اور یہ حکم بھی دیا کہ وہ جو فیصلہ فرمادیں اس فیصلے پر تنگی بھی اپنے دل میں محسوس نہ کرو۔ قرآن مجید میں جگہ جگہ اللہ رب العزت نے اپنے حبیب ﷺ کی تعظیم وتکریم کے آداب اپنی مخلوق کو سکھائے ہیں۔ اول دور اسلام میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین سرکار دو عالم ﷺ کی توجہ اپنی جانب مبذول کرانے کے لئے لفظ "راعنا" استعمال کرتے تھے۔ اللہ رب العزت نے اپنے کلام پاک میں "راعنا" کے بجائے "انظرنا" کہہ کر نبی پاک ﷺ کی توجہ اپنی طرف مبذول کرانے کی تاکید فرمائی۔ نیز قرآن نے یہ بھی اعلان فرمادیا کہ:

"اے لوگو! نبی ﷺ کی آواز پر اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال غارت کر دیئے جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔" (سورہ الحجرات)

آپ ﷺ کے حجرے کے باہر سے لوگوں کا آپ ﷺ کو آواز دینا بھی گوارہ نہیں۔ ارشاد ہو رہا ہے کہ:

"نبی ﷺ کو حجروں سے باہر سے آواز نہ دو، انتظار کرو یہاں تک کہ آپ ﷺ خود تشریف لے آئیں اور تم سمجھو تو یہ

تمہارے حق میں بہتر ہے۔'' (سورہ الحجرات ایت ۴ - ۵)

سرکارِ دو عالم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی ''محمد ﷺ'' کے بجائے آپ ﷺ کو القابات وآداب کے ساتھ مخاطب کرنے کی وعید سنادی گئی، اور آپ ﷺ سے آگے چلنے کی بھی ممانعت کردی گئی۔

بیعت رضوان میں جو صحابہ کرام سرکار دو عالم ﷺ کے دست اقدس پر قصاص سیدنا عثمان غنیؓ پر بیعت کررہے تھے۔قرآن میں ارشاد ہوا کہ جولوگ آپ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کررہے ہیں وہ آپ ﷺ کے ہاتھ پرنہیں، اللہ رب العزت کے ہاتھ پر بیعت کررہے ہیں۔آپ ﷺ کے ہاتھ پر اللہ رب العزت کا ہاتھ ہے۔ جنگ بدر میں جو خاک رحمت للعالمین ﷺ نے کفار مکہ کی جانب پھینکی تو باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: ''نہیں پھینکی تم نے بلکہ پھینکی ہم نے،نہیں تھا تمہارا ہاتھ، بلکہ تھا ہمارا ہاتھ۔'' ان دونوں واقعات میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دوئی کی تفریق کوختم کر کے عینیت کواجاگر فرمایا اور آپ ﷺ کے ہرفعل کواپنا فعل قراردیا۔جن حضرات کوحج وعمرہ کی سعادت حق تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے، وہ اس بات کے شاہد ہیں کہ حجرہ مبارک کے باہر بابِ جبریل پرجلی حروف میں آبِ زر سے صلوٰۃ وسلام کندہ ہے جو صحن مسجد نبوی ﷺ میں دور سے نمایاں نظر آتا ہے۔مزید برآن مسجد نبوی ﷺ میں حجرہ مبارک کی جالیوں کے اوپر آبِ زر سے نہایت خوبصورت خط میں آیت شریف ''لاترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ان تحبط اعمالکم و انتم لا تشعرون'' (ترجمہ:اپنی آوازوں کو نبی ﷺ کی آواز پر بلند نہ کروایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال اکارت کردیئے جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو) رقم ہے

جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ رحمت للعالمین دیکھ رہے ہیں، سن رہے ہیں۔ نعوذ باللہ اگر یہ بات نہ ہوتی تو آج بعدِ وصال نبی محترم ﷺ کے حجرے مبارک پر ان تحریروں کی کیا ضرورت تھی، جب کہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ایک پتہ بھی ہماری مرضی کے بغیر نہیں ہل سکتا۔ تو مذکورہ بالا آیات اللہ رب العزت کی مرضی کے بغیر اس کے پیارے حبیب ﷺ کے حجرے مبارک پر کیسے ثبت ہوسکتی تھیں۔ یقیناً یہ رب العزت کا اپنے پیارے حبیب ﷺ سے اظہار محبت ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پر ہی موقوف نہیں فرمایا بلکہ اپنی آیات کے نہ ماننے والوں کو بھی وعید سنادی۔ سورہ العنکبوت آیت نمبر 23:

> ترجمہ: ”اور وہ جنہوں نے میری آیات اور میرے ملنے کو نہ مانا وہ ہیں جنہیں میری رحمت اور میرے ملنے کی امید نہیں اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔“

سورۃ الحج آیت 15 میں ارشاد ہورہا ہے:

> ”جو یہ خیال کرتا ہو کہ اللہ اپنے نبی ﷺ کی مدد نہ فرمائے گا دنیا و آخرت میں تو اسے چاہئے کہ اوپر کو ایک رسی تانے پھر اپنے آپ کو پھانسی دے پھر دیکھے کہ اس کی یہ تدبیر کچھ لے گئی اس بات کو جس کی اسے جلن ہے۔“

فی زمانہ انسان مادیت میں اس قدر غلطاں و پیچاں ہے کہ اس کے پاس مذہبی اقدار کی طرف متوجہ ہونے کا وقت ہی نہیں۔ اس نے ایک خواپنالی ہے کہ جو کچھ اس کے کانوں تک پہنچ گیا، اس نے اس ہی کو من وعن تسلیم کرلیا، جبکہ شریعت میں بالغ و عاقل اور صاحب علم پر اجتہاد لازم ہے۔ کم از

کم درجہ یہ ہے کہ وہ کسی مجتہد کا پیرو ہو جائے، اگر کوئی انسان آج کے دور میں ارکان خمسہ کی پابندی کر لیتا ہے تو وہ مطمئن ہو جاتا ہے، جبکہ اس دور میں ہر ہر قدم پر ایمان کے ضیاع کا ڈر ہے۔ قرآن کو بامعنیٰ پڑھنا اور سمجھنا لازم وملزم ہے تاکہ ہم احکامات خداوندی سے کماحقہٗ واقف ہوسکیں اور حق تعالیٰ کے عطا کردہ فرامین سے حقوق اللہ، حقوق الرسول ﷺ اور حقوق العباد کی ادائیگی بہ احسن انجام دے سکیں۔ ان تمام مذکورہ حقوق میں حق رسول مقبول ﷺ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ کی ذاتِ والا صفات مقامِ برزخ کبریٰ ہے۔ آپ ﷺ اللہ کو مخلوق سے اور مخلوق کو اللہ سے ملانے والے ہیں۔ آپ ﷺ نے مخلوق کو شریعت، طریقت اور حقیقت سے روشناس کرایا اور آپ ﷺ کے ذریعہ ہی ہمیں جمیع ارکان خمسہ کی تعلیمات اور ان کی ادائیگی کا عملی نمونہ عطا ہوا۔ لہٰذا اس کائنات میں اولین تعظیم وتکریم آپ ﷺ ہی کی توقیر ومنزلت ہے۔ ذات خداوندی کی شناخت بھی آپ ﷺ کے طفیل ہے ورنہ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے بھی خدا تھا، لیکن پرستش بتوں کی ہوتی تھی۔

جب خداوند قدوس نے پیغمبر آخرالزمان سیدالانبیاء، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کو کل اختیارات دے کر اور وسیلہ بنا کر اپنی مخلوق میں بھیج دیا اور آپ ﷺ نے اپنے رب کی مخلوق تک اپنے رب کے احکامات پہنچا دیئے اور مخلوق ان احکامات پر عمل پیرا ہو کر اپنے رب کے فضل وکرم سے اپنے رب کی بخشش ومغفرت کی سزاوار ہوگئی تو پھر اس تمام پیش رفت کی روح رواں وسیلوں کا وسیلہ ذات رحمت للعالمین ﷺ باعث تعظیم وتکریم نہ ہوگی؟ مقام فکر ہے کہ ہم اپنے والدین جو ہمیں آسمان سے زمین پر لائے، دوست

جنہوں نے ہم پر عنایات کیں، استاد جنہوں نے ہمیں علم وحرفت سے بہرمند کیا، ان کی تعریف وتوصیف میں تو ہم ہمہ وقت رطب اللسان رہیں اور آقاؤں کے آقا سردارِ دوجہاں رحمت للعالمین ﷺ جنہوں نے ہمیں قرآن مجید فرقان حمید عطا فرمایا اور شریعت مطہرہ سے روشناس کرایا، ان ﷺ کا ہمارے اوپر کوئی احسان نہیں، ہم قرآن کو تو مانیں، صاحب قرآن ﷺ کو نہ مانیں، ان ﷺ کی تعظیم وتکریم نہ بجالائیں، اگر آپ ﷺ کی تعظیم وتکریم ہمارے دل میں نہیں تو ہمارا ہر عمل رائیگاں ہوجائے گا، کیونکہ یہ تمام عمل (اسلام) آپ ﷺ ہی کا مرہون منت ہے۔

زیر مطالعہ تصنیف میں آیات قرآن کے ترجمہ ہی سے قاری کی توجہ آیت شریف کی جانب مبذول کروانے کے لئے ''عنوان'' قائم کردیا گیا ہے، تاکہ قاری کو زیرِنظر آیت میں ارشاد ربانی کا ادراک ہوکر اس کی توجہ آیت شریف کے متن کی جانب مبذول ہوجائے، نیز آیات مبارکہ کے ترجمہ میں سہل وآسان الفاظ کو استعمال کرکے ترجمہ کو عام فہم کردیا گیا ہے تاکہ قاری ترجمہ سے مستفید ہوسکے۔

کتابت وترجمہ میں انتہائی احتیاط کوملحوظ خاطر رکھا گیا ہے، پھر بھی نادانستہ اگر کوئی سقم اس میں واقع ہوا ہوتو میں بہ صمیم قلب بارگاہِ رب العزت سے اس کے حبیب ﷺ کے صدقہ وطفیل معافی کا خواستگار ہوں۔

آخر میں، میں جناب محترم مولوی فاضل سعید احمد بھٹو کا بھی ممنون احسان ہوں کہ آپ نے اس کتاب میں تحریر آیاتِ قرآن اور سندھی ترجمہ کے سلسلہ میں بھی میری مدد ومعاونت فرمائی تاکہ اردو داں حضرات کے ساتھ ساتھ سندھی داں حضرات بھی اس کتاب سے مستفید ہوسکیں۔ اللہ تعالیٰ

جناب مولوی فاضل محترم سعید احمد صاحب بھٹو کی اس کاوش کو مقبول فرمائے۔ (آمین)

نیز بارگاہ خداوندی میں دست بدعا ہوں کہ رب العزت اس ناچیز کی اس کاوش کو اپنے حبیب سید الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے صدقہ وطفیل بارگاہ صمدیت میں شرف قبولیت عطا فرمائی (آمین یا رب العالمین)

من یھدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ۔ وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ ونور عرشہ سیدنا ومولانا محمدٍ وآلہٖ واصحابہٖ واولیاء امتہٖ وسلم

احقر الانام

صاحبزادہ انعام الرحمٰن چشتی قادری
عرف (نشاط میاں) عفی عنہ
درگاہ شریف بابِ ظفر حسین آباد
حیدر آباد سندھ

"قرآن درِ شان صاحبِ القرآن"

جب کچھ نہ تھا تو خدا تھا، جب کچھ نہ ہوگا تو خدا ہوگا۔

جب اسے خود سے حب ہوئی تو وہ خود پر ظاہر ہوا۔

وہ عکس عکس اولین ہی جناب رسالت مآب ﷺ کا نور اور رب کی پہچان ہے اور آپ ﷺ کی یہ پہچان رب العزت ہی کی پہچان ہے۔

عکس سے محبت دراصل وجود ہی سے محبت ہے۔

نور محمد ﷺ نور خداوندی ہے۔

بس خدا سے محبت کے دعویدار خدا اور اس کے نور کو ایک دوسرے سے جدا کیوں کر سمجھ سکتے ہیں۔

دراصل یہ ایک ہی ہیں جو کبھی بہ ظاہر علیحدہ بھی معلوم ہوتے ہیں۔

حب رسول ﷺ ہی درحقیقت حب خدا ہے۔

لہٰذا انہیں علیحدہ علیحدہ سمجھنا دوئی ہے شرک ہے۔

مصنف نے اس ہی سوچ کی ترویج کے لئے یہ کتاب تحریر فرمائی ہے۔

اس کتاب میں قرآنی آیات کے حوالے سے جناب سرکار دو عالم ﷺ کے مقام اور آپ ﷺ کے درجات کو واضح کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں اردو سندھی ترجمہ ساتھ ساتھ ہیں، جو عوامی سطح پر اس کتاب سے رہنمائی حاصل کرنے والوں کے لئے مشعل راہ ہوں گے۔

اس خوبصورت تحریر کی چند خوبیاں بطور خاص سراہے جانے کے قابل

ہیں۔ مثلاً قرآنی آیات اور ترجمہ کے ہر SAGMENT سے پہلے آیت
کے مفہوم سے لیا گیا مختصر عنوان! اردو میں عربی آیت سے پہلے HEAD
LINE کے طور پر لکھا گیا ہے جو پڑھنے والے کی توجہ فوری اور فطری طریقہ
سے اپنی جانب مبذول کرلیتا ہے۔
ہر عربی آیت کے شروع ہونے سے پہلے اس آیت کو ظاہر کرنے والا یہ
PRESIZED اردو ترجمہ جہاں کتاب کے پڑھنے والے کے لئے مددگار
ثابت ہوگا وہیں یہ کتاب کے اندازِ تحریر میں ایک MEANING FULL
RYTHEM بھی پیدا کرے گا۔
ترجمہ کی ایک اور خوبی جو اسے عام فہم بنانے میں خصوصی طور پر اہم ہے
وہ یہ کہ کسی عربی اصطلاح کو اردو میں ڈھالتے ہوئے اس کی لفظی معنیٰ کو
اہمیت دینے کے علاوہ کہیں کہیں اس اصطلاح کے CONCERT کو
سامنے رکھ کر عوام کی ذہنی اور نفسیاتی سطح کے مطابق ہم معنیٰ
ALTERNATIVES کا بہترین استعمال کیا گیا ہے۔
مثلاً سورہ المائدۃ آیت 92
وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ
فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا
الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾
(ترجمہ: حکم مانو اللہ کا اور اس کے رسول ﷺ کا اور ڈرو پھر اگر تم
منہ موڑتے ہو تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ پر صرف پہنچانا ہے
ظاہر ظہور)
اس آیت مبارکہ میں (حکم) ”اطاعت“ کے ALTERNATIVE

طور پر استعمال ہوا ہے۔ جو ''اطیعوا اللہ'' کا عام فہم ترجمہ ہے اور اردو میں مستعمل بھی ہے۔ راقم کی رائے میں ''اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول ﷺ کی'' کے ترجمہ سے زیادہ ''حکم مانو اللہ کا اور اس کے رسول کا'' عامۃ الناس کی ذہنی صلاحیت ونفسیات کے لحاظ سے زیادہ موزوں تر ہے۔ خصوصاً کتاب کی بنیادی وجہ تحریر بھی یہ ہی ہے کہ عوام تک درست بات عام فہم انداز میں پہنچائی جائے۔ مجموعی طور پر یہ تصنیف انشاء اللہ اپنے مقصد کو احسن طریقہ پر پورا کرے گی۔

اختصار پسندی TO THE POINT سادگی اور اثرانگیزی اس کتاب کی نمایاں خصوصیات ہیں اور یہ بات یقین کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ یہ کتاب راہِ حق کے طلبگاروں کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوگی۔

میں صاحبزادہ جناب انعام الرحمٰن چشتی قادری مدظلہ العالی کو اس گراں قدر تصنیف ''قرآن درشان صاحب قرآن'' پر صد مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے اور آپ کو اس کے اجرِ عظیم سے نوازے، آمین۔

آخر میں، میں آپ کا تہہ دل سے مشکور وممنون ہوں کہ آپ نے مجھ عاجز وناقص کو ایسی متبرک تحریر پر کچھ رقم کرنے کی سعادت عطا فرما کر میری عزت افزائی فرمائی۔

پروفیسر حسین صمدانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جہاد اور اس کے درجات

قرآن کریم کے ارشادات کی روشنی میں جہاد فی سبیل اللہ ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔ فیروز اللغات میں لفظ جہاد کے معنیٰ ''کوشش'' - ''جدوجہد'' ''سعی'' یا ''دین کی حمایت میں ہتھیار اٹھانا'' درج ہیں اور جہاد فی سبیل اللہ کے معنیٰ ''اللہ کی راہ میں جہاد کے ہیں۔'' جہاد فی سبیل اللہ کے بغیر نجات ''بخشش''، ممکن نہیں۔ علماء کرام نے جہاد کے تین منازل ومراتب مقرر فرمائے ہیں۔ جہاد کی پہلی منزل ''جہاد فی الحیاۃ'' کو کہا گیا ہے۔ یعنی زندہ رہنے کے لئے جہاد کرنا ضروری ہے۔ اس کوشش میں مسابقت اور مطابقت کو بھی پیش نظر رکھنا ہوتا ہے۔ مطابقت کا جائز اور صحیح سمت میں ہونا ضروری ہے۔ بندہ مؤمن اگر زندگی کے لئے یہی جہاد کرے گا تو یہ جہاد بندۂ مؤمن کے لئے عبادت کے درجہ میں شمار ہوگا، لیکن اس کسب میں اطاعت الٰہی اور احکامات خداوندی کی پابندی لازم ملزوم ہے۔ اگر وہ اپنے ہاتھ سے روزی حاصل کررہا ہے تو حرام سے بچے ایسا محنت کش اللہ کا دوست ہے۔ یعنی نیک انسان جائز طریقے سے حلال روزی کمائے اور حرام سے بچے تو یہ کسب حلال ہے۔ اسے ''جہاد فی سبیل الحیاۃ'' کہا جائے گا۔

''جہاد فی سبیل الحقوق'' اس کا درجہ ''جہاد فی سبیل الحیاۃ'' سے بلند ہے۔ انسان کا اپنے حقوق کے حصول کی جدوجہد میں سب سے اہم جہاد، ''جہاد فی سبیل الحریت'' ہے یعنی شخصی اور ذاتی آزادی کے حصول کے لئے

جدو جہد کرنا اس لئے کہ یہ انسان کا بنیادی حق ہے، اگر کوئی مسلمان حدودِ شریعت میں رہ کر اس امر کی انجام دہی کرے تو یہ بھی عبادت ہی میں شمار ہوگا۔ اگر وہ اس کوشش میں شہید بھی ہو جائے تو یہ درجہ شہادت ہوگا، اگر چہ یہ شہادت وہ شہادت نہ ہوگی جو "جہاد فی سبیل اللہ" میں جان دینے سے حاصل ہوتی ہے۔ سردار دو جہاں سید احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: من قتل دون مالہ فھو شھید (بخاری شریف) جو شخص جان و مال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ مگر یہ ضروری ہے کہ شہادت کے درجات کو بھی مدنظر رکھا جائے۔

"نظریاتی جہاد" یہ جہاد کا اعلیٰ ترین مقام ہے۔ اس کا تعلق انسانی نظریات، افکار، خیالات اور عقائد سے ہے۔ چنانچہ اپنے پسند کے نظریہ کو عام کرنا اس کی ترویج و تشہیر کرنا اور اس نظریہ پر مبنی نظام مروج کرنے کی جہد کو "نظریاتی جہاد" کہا جاتا ہے۔ اسلام کا اپنا ایک نظریہ حیات ہے اور اس کا اپنا ایک نظام زندگی ہے۔ ایمان و توحید کو اسلامی نظریات میں خاص مقام حاصل ہے۔ اس ہی نظریہ کو قرآن میں "دین حق" کہا گیا ہے۔ نظریہ توحید کو عام کرنا، اور دین حق کو قائم کرنا ہی دراصل جہاد فی سبیل اللہ ہے اور اس کے بھی تین درجات ہیں: پہلا درجہ جہاد فی النفس کا ہے، اس لئے کہ اپنے آپ کو شرعی احکامات کا پابند بنانے کے لئے نفس سے جہاد کرنا ہے اور یہ ہی جہاد فی سبیل اللہ کی پہلی منزل ہے۔ حضرت ابوذر غفاریؓ روایت بیان فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ افضل جہاد یہ ہے کہ تم اپنے نفسوں اور اپنی خواہشات کو اللہ کا فرمانبردار بنانے کے لئے ان کے خلاف جہاد کرو۔ سردار دو جہاں سید احمد مختار ﷺ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ

جہاد سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ واپس تشریف لا رہے ہیں۔ دورانِ راہ ارشاد ہو رہا ہے "رجعنا من الجهاد الاصغر الیٰ الجهاد الاکبر" (ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹ رہے ہیں) اس حدیث مبارک میں نور مجسم رحمت عالم ﷺ نے گردن کٹا کر شہید ہونے کو چھوٹا جہاد اور زندہ رہ کر اپنے نفس کو اپنا مطیع و فرمانبردار بنانے کو بڑا جہاد ارشاد فرمایا۔ دراصل ہمارا نفس، ہماری خواہشات کو ابھارتا اور ہمیں بھلائی سے روکتا ہے۔ برائی کو حسین پیرائے میں ہمارے سامنے پیش کر کے ہمیں اس کی جانب راغب کرتا ہے۔ قرآن پاک میں ارشادِ باریٰ تعالیٰ ہے: "دراصل شیطان تمہارا دشمن ہے لہٰذا تم بھی اسے اپنے دشمن ہی سمجھو۔" (سورہ فاطر آیت نمبر 6) دراصل شیطان اور اس ذریت کے ساتھ جہاد ایک ضروری امر ہے۔ معاشرتی برائیوں کو دور کرنا اور معاشرے سے بے حیائی، سرکشی اور خداوند کریم کے احکامات سے روگردانی کے خلاف مقابلے پر ڈٹ جانا اور ان تمام برائیوں کے خلاف سینہ سپر ہو جانا بھی جہاد ہی ہے کہ وقت اور مخلوق اس کارِ خیر میں ہمنوا نہ ہو سکیں تو مخلوق کو صراطِ مستقیم کی جانب مبذول کرنے کے لئے جہاد ضروری ہے۔

جہاد فی سبیل اللہ کا دوسرا درجہ غلط عقائد اور غلط نظریات کے خلاف جہاد ہے۔ ان نظریات کے خلاف جہاد کے لئے مختلف اصطلاحات مروج ہیں مثلاً دعوت و تبلیغ، وعظ و نصیحت، امر بالمعروف و نہی عن المنکر۔ اس میں جامع ترین اصطلاح وعظ و نصیحت کو قرار دیا جاتا ہے۔ شہادت علی الناس یعنی دعوت دین کا حق اس طرح ادا کیا جائے کہ بروز قیامت بارگاہ صمدیت میں یہ گواہی دے سکیں کہ اے رب العزت! ہم نے تیرا پیغام، تیرے بندوں تک پہنچا دیا۔ خداوند قدوس نے قرآن مجید، فرقان حمید میں دعوت و تبلیغ کے تین

درجات بیان فرمائے ہیں۔ اول دانائی اور حکمت کے ساتھ تبلیغ کرنا۔ اس بات کو رد نہیں کیا جاسکتا کہ ہر تبدیلی عمل میں سب سے پہلے معاشرے کا ذہین طبقہ ان عقائد کو قبول کرتا ہے جن کی ترویج وتشہیر کی جاتی ہے۔ پھر ان کی اتباع میں عوام الناس اس تبدیلی کو قبول کرتے ہیں۔ اس طبقے کے دماغوں میں مختلف افکار نظریات اور اقدار محفوظ ہوتے ہیں یا ان کا تسلط ہوتا ہے۔ موعظ حسنہ کے ذریعہ ایسے عوام الناس جو کہ خالی الذہن ہوتے ہیں، ان کو دین کی صحیح سمت میں گامزن کرنے کے لئے ایسے لوگوں کی ضرورت ہوتی ہے جو ان سے ان کی سطح پر بات کرسکیں اور ان لوگوں کو دین کی صحیح سمت گامزن کرنے کے لئے بہترین حکمت وصلاحیت کا مظاہرہ کرسکیں یہ ''موعظ حسنہ'' کا درجہ ہے۔

تیسرا درجہ ''جدال حسنہ'' کا ہے یہ جدال ان لوگوں کے خلاف جہاد ہوگا جو معاشرے میں خلاف شرع حرکات میں مشغول ہوں اور اپنے کردار وافعال کی ترویج میں مصروف رہتے ہوں۔ چنانچہ ان کے ان کردار وافعال کے خلاف بحث وتمحیص کی ضرورت پیش آئے تو بلا دریغ ان سے مناظرہ کیا جائے اور حق ان کے روبرو رکھا جائے۔ قرآن کریم ''جہاد بالنفس'' کے لئے ایک مؤثر ہتھیار ہے اور دعوتِ حق کے لئے بھی قرآن ہی کو دلائل کے طور پیش کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے کہ حکمت کا منبع وسرچشمہ قرآن حکیم ہی ہے اور ''موعظہ حسنہ'' بھی قرآن ہی ہے۔ اس طرح جہاد فی سبیل اللہ کی تمام منازل میں جو تعینات درکار ہوں گے وہ سب کے سب قرآن میں موجود ہیں۔ جہاد فی سبیل اللہ کا تیسرا درجہ نظام کو بدلنے کے لئے جدوجہد کا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ احکامات کی روشنی میں اس کے قائم کردہ نظام کو قائم ودائم کرنے کے لئے باطل نظام اور طاغوت کے خلاف جہاد ہے۔ اس کے

لئے قرآن مجید کی سورہ مدثر میں اصطلاح ''تکبیر رب'' ہے۔ ارشاد ہے: ''اپنے رب کی کبریائی کا اعلان کرو'' اس کی خدائی کو نافذ کرو۔ بیشک وہ عظیم ہے۔ مگر اس کی عظمت کا اقرار نہیں ہو رہا۔ اس کی عظمت کو تسلیم کروانا ہے۔ اس ہی سلسلے کی دوسری اصطلاح کو ''اقامت'' کہا جاتا ہے۔ سورہ شوریٰ میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''قائم کرو اس کے دین کو اور اس میں متفرق نہ ہو جاؤ۔'' (سورہ شوریٰ آیت نمبر 13) دین اسلام کی ترویج اس کی حفاظت اور اس کے بقا کی جدوجہد ہر مسلمان پر فرض عین ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ کے اس درجہ یعنی اقامت دین کی جدوجہد کے لئے دین دار پاک باز افراد کی جماعت جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کے ساتھ ساتھ احکاماتِ خداوندی کی بجا آوری کے لئے عوام الناس کو راغب کرنے کا قیام لازم وملزم ہے۔ ان لوگوں کی خصوصیات میں صبر محض کا بدرجہ اتم ہونا ضروری ہے۔ اس لئے کہ اس کار خیر میں رکاوٹیں اور پریشانیاں بھی لاحق ہوں گی اور رکاوٹیں بھی پیش آئیں گی۔ صبر محض کے حامل افراد کو خاموش اکثریت کی ہمدردیاں منعطف ہو جاتی ہیں اور جب ایسے صبر والے لوگ باطل نظام کے سامنے سینہ سپر ہو جاتے ہیں تو یہ ہی شکل قتال فی سبیل اللہ کی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اپنی استطاعت کے مطابق ''جہاد فی سبیل اللہ'' کی توفیق عنایت فرمائے (آمین)

وما توفیقی الا باللہ

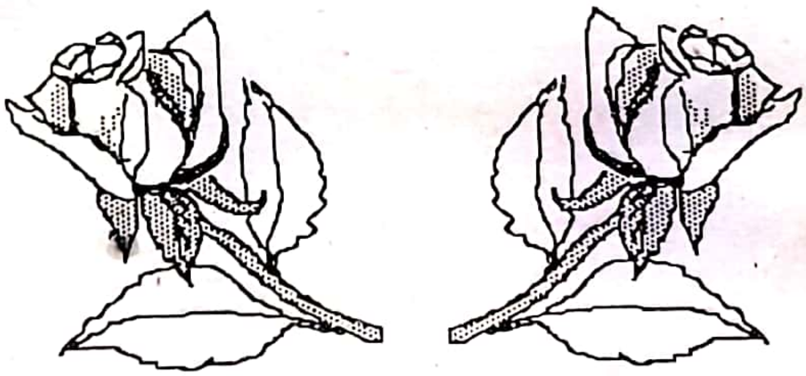
احقر انعام الرحمٰن عفی عنہ
چشتی قادری (عرف نشاط میاں)
سجادہ نشین درگاہ شریف باب ظفر حسین آباد حیدر آباد

معجزہ سید الابرار ﷺ

صلیبی جنگوں کے دوران 557ھ میں آقائے نامدار رحمت عالم ﷺ نے نورالدین زنگی والیٔ شام کو خواب میں بشارت دی اور دو صورتیں دکھائیں کہ یہ دونوں ہمیں تنگ کر رہے ہیں، تم آ کر ہمیں ﷺ ان دونوں سے نجات دلاؤ۔ نور الدین زنگی نے اس بشارت کے بعد اپنے مقصد کو پوشیدہ رکھتے ہوئے اپنے سپہ سالار کو طلب کر کے فوج کے دستوں کیساتھ مدینہ منورہ روانگی کا حکم دیا۔ مدینہ منورہ پہنچ کر شہر مدینہ منورہ کا محاصرہ کر لیا اور اپنا خیمہ نصب کروا کر حکم دیا کہ مدینہ منورہ کے مردوں کو ایک ایک کر کے میرے سامنے پیش کیا جائے وہ آنے والوں کا چہرہ بغور دیکھتا اور ان کی خدمت میں دو اشرفیاں پیش کرتا۔ یہ سلسلہ کئی روز جاری رہا۔ آخر سپہ سالار نے عرض کیا کہ مدینہ منورہ کے تمام مرد آپ (نورالدین زنگی) کے سامنے پیش ہو چکے، البتہ نبی پاک ﷺ کے روضہ مبارک سے متصل حجرے میں دو نیک شخص مقیم ہیں جو کسی سے نہیں ملتے۔ نورالدین زنگی نے انہیں بھی اپنے حضور حاضر کرنے کا حکم دیا۔ جیسے ہی وہ دونوں اس کے حضور حاضر ہوئے، نور الدین زنگی نے فوراً انہیں پہچان لیا کہ یہ دونوں صورتیں تو وہ ہی ہیں جو سرکار مدینہ رحمت عالم ﷺ نے اسے خواب میں دکھائی تھیں۔ ان سے پوچھا کہ سچ سچ بتاؤ کہ تم کون ہو اور تمہارے کیا مقاصد ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم تارک الدنیا ہیں، رات میں عبادت کرتے ہیں اور دن میں زائرین کو پانی پلاتے ہیں۔ نورالدین زنگی

نے ان کے حجرے کی تلاشی کا حکم دیا۔ حجرے میں دو مشکیں ٹنگی ہوئی تھیں۔ ایک کے منہ پر مٹی لگی ہوئی تھی اور دوسری مشک میں پانی کی تری تھی اور ایک چٹائی بچھی ہوئی تھی، جب چٹائی کو اٹھایا گیا تو اس کے نیچے دو تختے بچھے ہوئے تھے۔ جب تختوں کو ہٹایا گیا تو ایک کھدی ہوئی سرنگ نکلی جب ان دونوں کو جو بظاہر بزرگی کے لباس میں تھے، سرزنش کی گئی تو انہوں نے بتایا کہ ہم دن میں تو زائرین کو پانی پلاتے تھے اور رات کو اس سرنگ کو کھود کھود کر مٹی مشک میں بھر بھر کر دور پھینکتے تھے۔ ہم دونوں عیسائی ہیں اور ہمارا مشن سرکار دو عالم ﷺ کے جسد اقدس کو یہاں سے روم لے جانا تھا۔

نور الدین زنگی نے ان دونوں کے سر قلم کروا کر حکم دیا کہ رحمت عالم ﷺ کی لحد مبارک کے چاروں طرف سخت چٹان کی سطح تک کھدائی کر کے اس میں سیسہ (ایک دھات کا نام) بھر دیا جائے تا کہ پھر کوئی ایسی مذموم حرکت نہ کر سکے۔ یہ سیسہ لحد مبارک کے چاروں طرف اب بھی بھرا ہوا ہے۔



بیسویں صدی میں
دو جلیل القدر صحابہ کرام کی زیارت

''ایک عظیم معجزہ''

جناب سید عثمان حیدر برطانوی دور تسلط میں 1928 تا 1933 مشرق وسطیٰ میں کلیدی عہدے پر فائز رہے۔ اس دوران ان کی بیگم محترمہ محمودہ عثمان حیدر نے اپنے شوہر کے ساتھ بلاد اسلامیہ کی سیاحت کی اور ''مشاہدات بلاد اسلامیہ'' کے نام سے سفرنامہ تحریر کیا۔ اس سفرنامے کی دوسری اشاعت مشہور آفسٹ پریس کراچی سے ستمبر 1962 میں ہوئی جس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی میرے پاس محفوظ ہے۔

یوں تو یہ پورا سفرنامہ انتہائی دلچسپ اور منفرد ہے لیکن اس کی خاص بات بلاد اسلامیہ میں واقع صحابہ کرام اور بزرگان عظام کے مزارات اور ان کے محل وقوع کی تفصیلات کو مصنفہ نے جس دلکش انداز میں تحریر کیا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ مصنفہ کے اس ہی دوران قیام عراق میں واقع شہر مدائن میں دو جلیل القدر صحابہ کرام حضرت حذیفہ الیمانیؓ اور حضرت جابرؓ بن عبداللہ انصاری کے تبدیلئ مزارات کا واقعہ اب سے تقریباً 70 سال قبل شاہ فیصل اول کے دور حکومت میں رونما ہوا۔ اس تقریب سعید میں مصنفہ نے مع اپنے شوہر شرکت کی اور اس پُر وقار تقریب کا آنکھوں دیکھا حال اپنے سفرنامہ میں قلمبند کیا جو ان ہی کی تحریر میں نذر قارئین ہے۔

مذکورہ بالا صحابہ کرام کے مزارات شاہ فیصل اول کے دور میں ان کی دوبارہ تدفین کے بعد بنوائے گئے ہیں۔ پہلے یہ دونوں ''سلمان پاک'' سے دو فرلانگ کے فاصلہ پر ایک غیر آباد جگہ پر دفن تھے۔ شاید ہی کبھی کبھار کوئی فاتحہ پڑھنے چلا جاتا۔ البتہ اتنا لوگوں کو معلوم تھا کہ یہ دو صحابہ کے مزار ہیں وگرنہ وہاں جانے اور فاتحہ پڑھنے پر کوئی اہمیت نہیں دی جاتی تھی۔ اگر کسی کا بہت جی چاہا تو اس نے ''سلمان پاک'' سے ہی فاتحہ خوانی کردی ورنہ اللہ اللہ خیر صلا۔ مگر ہماری خوش قسمتی سے ہمارے قیامِ بغداد میں ان دونوں کو پرانے مزارات سے نکال کر ''مقبرہ سلمان پاک'' میں دفن کیا گیا۔

یہ واقعہ آج دنیا میں صداقت اسلام کی زندہ مثال ہے جس کی تصدیق کے لئے نہ صرف ہم دو بلکہ لاکھوں آدمی جو اس وقت حاضر تھے موجود ہیں۔

واقعہ یوں ہے کہ حضرت حذیفہ الیمانیؓ نے خواب میں ملک فیصل شاہ عراق سے خواہش ظاہر کی کہ ہم دونوں کو اصل مقام سے منتقل کر کے دریائے دجلہ سے ذرا فاصلہ پر دفن کردیا جائے۔ کیونکہ میرے مزار میں پانی اور (حضرت) جابرؓ بن عبداللہ کے مزار میں نمی آنی شروع ہوگئی ہے۔

امور سلطنت میں انہماک کے باعث ملک فیصل دن کے وقت یہ خواب قطعی بھول گئے۔

دوسری شب انہیں پھر ارشاد ہوا اور اگلی صبح وہ پھر بھول گئے۔

تیسری شب حضرت حذیفہ الیمانیؓ نے عراق کے مفتی اعظم کو خواب میں اسی غرض کی ہدایت کی۔ نیز فرمایا کہ ہم دو راتوں سے بادشاہ سے برابر کہہ رہے ہیں لیکن وہ مصروفیت کی بنا پر بھول جاتا ہے۔ اب یہ تمہارا فرض ہے کہ اسے اس طرف متوجہ کرو۔ اس سے کہہ کر ہمیں موجودہ قبروں سے منتقل کرانے

کا فوری بندوبست کراؤ۔

چنانچہ مفتی اعظم نے اگلے روز صبح ہی صبح نوری السعید پاشا کو جو اس زمانہ میں وزیراعظم تھے فون کیا کہ میں آپ سے ملنا چاہتا ہوں۔

غرض یہ کہ نوری السعید سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے تمام ماجرا نوری السعید کو سنایا۔ نوری السعید نے بادشاہ سے ان کی ملاقات کا فوری بندوبست کیا، خود بھی ہمراہ گئے۔ مفتی صاحب نے اپنا خواب بیان کیا تو بادشاہ نے کہا کہ بیشک میں نے دو راتوں کو متواتر انہیں خواب میں دیکھا ہے اور ہر بار انہوں نے مجھے بھی یہی حکم دیا ہے اور تو اور میں نے گذشتہ شب بھی انہیں خواب میں دیکھا ہے۔ میں حیران تھا کہ یہ کس قسم کا خواب ہے لیکن چونکہ اب اس غرض سے آپ بھی تشریف لے آئے ہیں تو یہ بہت اچھا ہوا۔ اب آپ ہی بتائیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔

مفتی اعظم نے کہا کہ وہ صاف الفاظ میں کہہ رہے ہیں کہ ہم دونوں کو وہاں سے نکال کر دریا سے ذرا فاصلہ پر کہیں دفن کرو۔ اب اس سے زیادہ واضح بات اور کیا ہوسکتی ہے۔

شاہ فیصل نے کہا کہ میرا خیال ہے بطور احتیاط پہلے اس کی تصدیق کرا لی جائے کہ آیا دریا کا پانی اس طرف آ بھی رہا ہے یا نہیں؟

مفتی اعظم اس پر رضامند ہوگئے۔

چنانچہ عراق کے محکمہ تعمیرات عامہ کے چیف انجینئر کو شاہی فرمان جاری ہوا کہ مزارات سے دریا کے رخ پر 20 فٹ کے فاصلہ پر بورنگ کرا کے معلوم کیا جائے کہ آیا دریا کا پانی اس طرف رس رس کر آ رہا ہے یا نہیں؟ اور شام تک رپورٹ پیش کردی جائے۔ چنانچہ تمام دن جگہ جگہ کھدائی کی گئی،

لیکن پانی تو درکنار کافی نیچے سے مٹی نکلی اس میں نمی تک نہیں تھی۔ مفتی اعظم تمام دن وہیں خود موجود رہے اور تمام کاروائی بذات خود دیکھتے رہے۔

غرض یہ کہ انہیں بڑی مایوسی ہوئی۔ شام کو بادشاہ کو اطلاع دے دی گئی۔ اس رات حضرت حذیفہ الیمانیؓ نے پھر خواب میں بادشاہ کو تاکید کی کہ ہمیں ہٹاؤ، جلدی کرو۔ دریا کا پانی ہمارے مزارات میں جمع ہونا شروع ہوگیا ہے۔ بادشاہ کو چونکہ رپورٹ مل ہی چکی تھی۔ اس نے کہا کہ یہ محض خواب ہے اس میں کوئی حقیقت نہیں۔ چنانچہ اس نے اس بار پھر اس خواب کو نظر انداز کردیا۔ اگلے روز حضرت حذیفہ الیمانیؓ مفتی اعظم صاحب کے خواب میں تشریف لائے اور ان سے بھی وہی کہا اور سختی سے کہا کہ ہم کہہ رہے ہیں کہ ہمیں یہاں سے جلد از جلد منتقل کرو۔ پانی ہے کہ ہمارے مزارات میں گھستا چلا آرہا ہے۔ مفتی اعظم صاحب صبح ہی صبح ہراساں پریشان قصر شاہی پر پہنچے اور بادشاہ کو پھر اپنے خواب سے مطلع کیا۔

بادشاہ جھلا اٹھا، اس نے کہا کہ مولانا! آپ خود ہی سوچئے کہ میں کیا کرسکتا ہوں؟ آپ خود ہی وہاں تمام دن رہے اور کاروائی بھی ساری آپ ہی کے سامنے ہوتی رہے۔ ماہرین ارضیات کی رپورٹ بھی آچکی ہے کہ پانی تو درکنار وہاں نمی بھی نہیں۔ چنانچہ اب مجھے پریشان کرنے سے اور خود پریشان ہونے سے کیا فائدہ؟ جایئے آرام کیجئے۔ مفتی اعظم نے کہا کہ بیشک ساری کاروائی میرے سامنے ہوئی اور جو رپورٹ آئی وہ بھی میرے علم میں ہے۔ لیکن آپ کو اور مجھے متواتر حکم ہورہا ہے۔ اب خواہ کچھ بھی کیوں نہ ہو آپ مزارات کھلوادیجئے۔

شاہ عراق نے کہا کہ بہت اچھا۔ آپ فتویٰ دے دیں۔

مفتی اعظم نے صحابہ کرام کے مزارات کو کھولنے کا اور انہیں وہاں سے منتقل کرنے کا دہیں بیٹھے بیٹھے فتویٰ دے دیا۔ چنانچہ یہ فتویٰ اور شاہ عراق کا فرمان اخبارات میں شایع کر دیا گیا کہ بروز عید قربان بعد نماز ظہر محترم صحابہ کرام کے مزارات کھولے جائیں گے۔

اخبارات میں فتویٰ اور فرمان کا چھپنا تھا کہ تمام دنیائے اسلام میں جوش وخروش پھیل گیا۔ رائٹر اور دیگر خبر رساں ایجنسیوں نے اس خبر کی تمام دنیا میں تشہیر کر دی۔ حج کے موقع پر تمام دنیا کے مسلمان مکہ معظّمہ آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ مزارات عید قربان سے کچھ روز بعد کھولے جائیں تاکہ ہم بھی شرکت کر سکیں۔ ادھر ایران، ترکی، مصر، شام، لبنان، فلسطین، حجاز، بلغاریہ، شمالی افریقہ، روس، ہندوستان، وغیرہ وغیرہ ممالک سے شاہ عراق کے نام تاروں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہوگیا کہ ہم جنازوں میں شرکت کرنا چاہتے ہیں براہ کرم کچھ روز مہلت دیجئے۔

ایک طرف تمام دنیائے اسلام کا پیہم اصرار اور دوسری طرف خوابوں میں عجلت کی تاکید۔ سوال یہ پیدا ہوا کہ اگر پانی مزارات میں واقعی رس رہا ہے تو اس رسم کو ملتوی کرنے سے مزارات کو نقصان نہ پہنچ جائے۔ مفتی اعظم کے مشورہ سے دریا کے رخ پر 10 فٹ کے فاصلہ پر احتیاطاً ایک طویل گہری خندق کھدوا کر سمیٹ اور بجری بھروادی گئی۔

ساتھ ہی دوسرا فرمان جاری ہوا جس میں کہا گیا کہ مسلمانانِ عالم کی خواہش پر اب یہ رسم عید قربان کے دس روز بعد ادا ہوگی۔ مدائن جیسا چھوٹا سا کم آباد قصبہ ان دنوں دس روز کے اندر اندر ہی آبادی اور رونق کے لحاظ سے دوسرا بغداد بن گیا۔ بستی کے تمام مہمان نواز گھر مہمانوں سے اور

مسلمانوں سے کھچا کھچ بھر گئے۔ گلیاں، کوچوں، بازاروں میں ہجوم کی یہ کثرت تھی کہ کھوے سے کھوا چھلتا تھا۔ میدان، صحرا دور دور تک ڈیرے خیموں سے پٹ گئے۔ جگہ جگہ سفری قہوہ خانے، ہوٹل، سرائے وغیرہ قائم ہو گئے۔ شاہی لنگر خانہ اس پہ مستزاد تھا۔

اس موقع پر حکومت عراق نے خاص طور پر کسٹم اور روپیہ پیسہ کی تمام پابندیاں ختم کر دیں۔ حتیٰ کہ پاسپورٹ کی بھی قید باقی نہ رکھی۔ شاہی فرمان کے ذریعہ یہ عام اعلان کر دیا گیا تھا کہ باہر سے آنے والے اپنے متعلقہ ممالک کا محض اجازت نامہ لے آئیں۔ پھر بھی مدائن میں آنے والوں میں حجاج کی کثرت تھی جن کے پاس باقاعدہ پاسپورٹ تھے۔

ان کے علاوہ ترکی اور مصر سے اس موقعہ پر خاص سرکاری وفود آئے۔ نیز صحابہ کرام کو سلامی دینے کی غرض سے اُن کے ساتھ اپنے اپنے ملکوں کا سرکاری بینڈ آیا۔ مصطفیٰ کمال اور جمہوریہ ترکی کی نمائندگی ایک وزیر مختار نے کی۔ مصری وفد میں علماء، وزرا کے علاوہ سابق شاہ فاروق والئ مصر نے (جو اس وقت ولی عہد تھے) بطور رئیس وفد شرکت کی۔

دونوں مزارات کے گرد کافی گہری اور دور تک پہلے ہی کھدائی کرالی گئی تھی اور ایک طرف سے مزارات کی طرف ڈھلان رکھ دی گئی تھا تاکہ کرین کا پھل (جو پھاوڑے کے پھل سے مشابہ تھا) ڈھلان کی طرف آکر مزار کے فرش کو کاٹتا ہوا نعش مبارک کو زمین پر سے اٹھالے۔ کرین کے پھل سے اسٹریچر پہلے ہی کس دیا گیا تھا تاکہ نعش ہائے مبارک کو تابوت میں رکھنے میں سہولت رہے۔

غرض یہ کہ ان دس دنوں میں جن جن خوش نصیب لوگوں کی قسمت میں

ان بزرگوں کی زیارت لکھی تھی وہ سلمان پاک پہنچ گئے۔ بغداد ایک بار پھر اجڑ گیا۔ مدائن ایک بار پھر آباد ہو گیا۔ اس موقعہ پر انتہائی محتاط اندازے کے مطابق پانچ لاکھ اشخاص نے شرکت کی جن میں ہر ملک ہر مذہب، ہر فرقہ، ہر عقیدہ کے لوگ شامل تھے۔

آخر کار وہ دن بھی آ گیا جس کے آرزو میں لوگ جوق در جوق سلمان پاک میں جمع ہو گئے تھے۔ دوشنبہ کے دن 12 بجے کے بعد لاکھوں نفوس کی موجودگی میں مزار کھولے گئے تو معلوم ہوا کہ حضرت حذیفہ الیمانیؓ کے مزار میں کچھ پانی آ چکا تھا اور حضرت جابرؓ کے مزار میں نمی پیدا ہو چلی تھی۔ حالانکہ دریائے دجلہ وہاں سے کم از کم دو فرلانگ دور تھا۔ تمام سفرائے دول، عراق کی پارلیمنٹ کے تمام ممبران اور اعلیٰ حضرت شاہ فیصل کی موجودگی میں پہلے حضرت حذیفہ الیمانیؓ کی نعش مبارک کو کرین کے ذریعہ زمین سے اس طرح اٹھایا گیا کہ ان کی نعش کرین پر نصب کئے ہوئے اسٹریچر پر خود بخود آ گئی۔ اب کرین سے اسٹریچر کو علیحدہ کر کے ہز میجسٹی شاہ فیصل، مفتی اعظم عراق، وزیر مختار جمہوریہ ترکی اور پرنس فاروق ولی عہد مصر نے کندھا دیا اور بڑے احترام سے ایک شیشے کے تابوت میں رکھ دیا۔ پھر اسی طرح حضرت جابرؓ کی نعش مبارک کو مزار سے باہر نکالا گیا۔

نعش ہائے مبارک کا کفن حتیٰ کہ ریش ہائے مبارک کے بال تک بالکل صحیح حالت میں تھے۔ لاشوں کو دیکھ کر یہ اندازہ ہرگز نہیں ہوتا تھا کہ یہ تیرہ سو سال قبل کی لاشیں ہیں بلکہ گمان یہ ہوتا تھا کہ شاید انہیں رحلت فرمائے دو تین گھنٹے سے زائد وقت نہیں گذرا۔ سب سے عجیب بات تو یہ تھی کہ ان دونوں کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان میں اتنی پراسرار چمک تھی کہ بہتوں نے چاہا کہ اُن کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں۔ لیکن اُن کی نظریں اس چمک

کے سامنے ٹھہرتی ہی نہ تھیں .... ٹھہر بھی کیسے سکتی تھیں؟

بڑے بڑے ڈاکٹر یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ ایک جرمن ماہر چشم جو بین الاقوامی شہرت کا مالک تھا اس تمام کاروائی میں بڑی دلچسپی لے رہا تھا۔ اس نے جو دیکھا تو بس دیکھتا ہی رہ گیا وہ اس منظر سے کچھ اتنا ہی بے اختیار ہوا کہ ابھی نعش ہائے مبارک تابوتوں میں ہی رکھی گئی تھیں کہ آگے بڑھ کر مفتی اعظم کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ آپ کے مذہب اسلام کی حقانیت اور صحابہ کی بزرگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔ لائیے مفتی اعظم ہاتھ بڑھائیے! میں مسلمان ہوتا ہوں۔ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

غرض یہ کہ لاشوں کو نکال کر شیشے کے بنے ہوئے خوبصورت تابوتوں میں رکھا گیا۔ رونمائی کی غرض سے چہروں پر سے کفن ہٹا دیا گیا۔

عراقی فوج نے باقاعدہ سلامی اتاری۔ توپیں سر ہوئیں۔ اس کے بعد مجمع نے نماز جنازہ پڑھی۔ بادشاہوں اور علماء کے کندھوں پر تابوت اُٹھے۔ چند قدم کے بعد سفرائے دول نے کندھا دیا۔ پھر اعلیٰ حکام کو یہ شرف عطا ہوا۔ اس کے بعد ہر شخص جو وہاں موجود تھا اس کی سعادت سے مشرف ہوا۔ اس موقعہ پر ایک جرمن فلم ساز کمپنی نے کمال کیا۔ کمال کیا کیا بلکہ دور دراز سے آئے ہوئے مشتاقانِ دیدار پر احسان کیا کہ اس نے شاہ عراق کی منظوری سے اپنے خرچ پر عین مزارات کے اوپر دو سو فٹ بلند فولاد کے چار کھمبوں پر کوئی تیس فٹ لمبا 20 فٹ چوڑا ٹیلی ویژن اسکرین لگا دیا۔ پھر اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ کھمبوں کے چاروں طرف بھی چھت سے ملحق چار اسکرین لگا دیئے گئے۔ اس سے یہ فائدہ ہوا کہ ہر کوئی اپنی جگہ کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر مزارات کے کھلنے کے وقت سے آخری وقت تک تمام کاروائی دیکھتا

رہا۔ زیارت کے جوش میں کوئی ریل پیل نہیں ہوئی اور اس طرح ہزاروں لوگ اس ہڑبونگ میں پس کر مرنے سے بچ گئے اور مردوں عورتوں اور بچوں نے نہایت اطمینان سے پوری کاروائی دیکھی۔

جس وقت یہ مقدس جنازے پوری احترام کے ساتھ لے جائے جارہے تھے۔ ہوائی جہاز نے غوطے لگا لگا کر سلامی اتاری اور ان پر پھول برسائے۔ جب مرد کندھا دے چکے تو عورتوں کو شرف دیدار سے نوازا گیا۔ عورتوں نے جگہ جگہ ان دونوں کے تابوتوں پر منوں پھولوں کی بارش کی۔ اس غرض سے راستہ میں کئی بار تابوت رکوائے گئے۔ غرض یہ کہ اس شان سے چار گھنٹے بعد جب دونوں تابوت ''مقبرہ سلمان پاک'' پر پہنچے تو اعلیٰ فوجی حکام نے پہلے گارڈ آف آنر پیش کیا۔ اس کے بعد سفرائے دول نے پھول نچھاور کئے اور پھر ان ہی اعلیٰ ہستیوں نے جنہوں نے ان مقدس لاشوں کو سب سے پہلے کرین پر سے اتارا تھا پورے ادب واحترام سے اب نئے مزارات میں رکھا اور توپوں کی گرج، فوجی بینڈوں کی گونج اور اللہ اکبر کے فلک شگاف نعروں کے درمیان اسلام کے یہ دونوں زندہ شہید سپرد خاک کردیئے گئے۔ دوسرے دن بغداد کے سینماؤں میں اس واقعہ کے فلم دکھائی گئی جس میں کندھا دینے والوں میں عثمان صاحب بھی کئی بار نظر پڑے مگر میں خودکو ڈھونڈتی رہ گئی۔ عورتوں کے ہجوم میں کچھ پتہ نہ چلا۔ خیر اس سے کیا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ دونوں اپنی خوش قسمتی پر ہمیشہ نازاں رہیں گے۔

اب تک بزرگوں کی زبانی سنا ہی سنا تھا اور کتابوں میں پڑھا ہی پڑھا تھا کہ فلاں بزرگ نے ایسا وعظ کہا کہ بے شمار کافر مسلمان ہوگئے، اور فلاں بزرگ نے مناظرہ میں ایسا سماں باندھا کہ بیشمار نصرانی اور یہودی دولت

ایمان سے مالا مال ہوگئے وغیرہ وغیرہ۔لیکن یہ بھی ہم نے اپنی ان گنہگار آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اس واقعہ کے فوری بعد بغداد میں کھلبلی مچ گئی اور بیشمار یہودی اور نصرانی خاندان بلا کسی جبر کے اپنے جہل وگمراہی پر افسردہ، اپنے گناہوں پر نادم، ترساں ولرزاں جوق در جوق مسجدوں میں قبول اسلام کے لئے آتے تھے، اور مطمئن وشاداں وفرحان واپس جاتے تھے۔

اس موقعہ پر مشرف بہ اسلام ہونے والوں کی تعداد اتنی تھی کہ ان کا اندازہ لگانا آسان نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ۙ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے، ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں۔خوش ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اور خوشیاں منا رہے ہیں، اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہیں ملے کہ ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم۔

قرآن اور سماع

قرآن کریم فی نفسہٖ سماع کے باب میں خاموش ہے۔ نہ کہیں حرمت کا حکم ہے نہ حلت کا۔ اسی لئے اسے مباح کیا گیا ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ قرآن پاک حسن وجمال پسند کرتا ہے، خواہ اس کا تعلق دید سے ہو یا شنید سے۔ اسی لئے قرآن میں خوش لحنی کو پسندیدہ کہا گیا ہے۔ غنا کے عدم جواز کی دلیل بعض آیات قرآنی کو بنایا جاتا ہے۔ تین آیات پر زور دیا گیا ہے، جس سے حرمت سماع ثابت ہوتی ہے۔ ان آیات میں ایک جگہ "لہو الحدیث" (۳۱:۶-۷) دوسری جگہ "سمد" (۵۳:۵۷: یا ۶۱) اور تیسری جگہ "صوت الشیطان" (۱۷-۶۴) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جن سے بعض مفسرین نے غنا مراد لیا ہے۔ "لہو الحدیث" کی بحث تفسیر ابن کثیر میں مکمل طور پر دی ہوئی ہے۔ کتاب "اسلام اور موسیقی" میں بھی حضرت شاہ جعفر ندوی پھلواری نے دلچسپ بحث کی ہے جس میں انہوں نے مختلف حضرات کی تفاسیر جمع کر دی ہیں۔ سماع کے متعلق یہ چونکہ مکمل تصنیف نہیں ہے، اس لئے تفصیل سے پہلوتہی کی گئی ہے۔ محض چند ارشادات دیئے گئے ہیں۔ بہرکیف ان سب کے مطالعہ سے یہ واضح ہوجاتا ہے کہ غنا یا سماع کے متعلق براہ راست مطلق عدم جواز یا حرمت کا کوئی پہلو نہیں نکلتا۔ اگر ہے تو اس سے وہی لہو و لعب مراد ہے جس میں منہیات شرعیہ شامل ہیں جس کا ذکر پہلے بھی ہو چکا ہے۔ خود صحابہ سے مختلف تفسیریں مروی ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک کی تفسیر قبول کی جائے تو دوسرے کی تفسیر بھی اسی طرح تسلیم کی جاسکتی ہے اور اگر آیات سے غنا ہی مراد لیا جائے تو ان صحیح احادیث کی توجیہہ مشکل ہوجاتی ہے، جن سے خود حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور بعد کے اکابر صحابہ اور محدثین کا گانا سننا

ثابت ہے۔ یہ روایات آگے کے صفحات میں دی گئی ہیں۔

قرآن پاک پر نظر کرنے سے سب سے پہلے ایک جلیل القدر پیغمبر پر نظر پڑتی ہے۔ پیغمبروں پر ایمان لانے کا حکم ہم کو خود خداوند قدوس نے عطا فرمایا ہے۔ وہ پیغمبر ہیں سیدنا داؤد علیہ السلام جن کے متعلق قرآن پاک اور انجیل کے شواہد سے ''غنا'' و ''مزامیر'' سے گہری دلچسپی لینا بصراحت ثابت ہے۔ قرآن پاک کے فرمان کے بموجب ''زبور'' کتاب حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ یہ ساری کتاب نظم میں ہے۔ اس لئے زبور کو ''مزامیر داؤد'' بھی کہتے ہیں۔ مزامیر ''زمر'' سے مشتق ہے جس کے معنیٰ بانسری وغیرہ پر گانا ہے۔

صرف حضرت داؤد ہی نہیں بلکہ حضرت سلیمان علیہ السلام اور ان کے وزیر آصف کا بھی گیت گانا ثابت ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام زبور میں حکم دیتے ہیں کہ نرسنگے کی آواز کے ساتھ بربط اور ستار بجاتے ہوئے اور ناچتے ہوئے اس کی حمد کرو۔ یہ باتیں صرف بائبل میں ہی نہیں بلکہ اس کا اقرار شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی، محمد شاہ اور حافظ ابن حجر عسقلانی بھی کرتے ہیں۔ مسلم اور نسائی میں حضرت ابوموسیٰ اشعری کی قراتِ قرآن کو حضور کا ''لحن داؤدی'' کہنا ثابت ہے۔

احادیث اور سماع

جیسا کہ پہلے کہا جاچکا ہے کہ احادیث میں کہیں سماع کی ممانعت نہیں آئی۔ جو احادیث حرمت غنا کی پیش کی جاتی ہیں وہ غیر جانب دار محققین کے نزدیک ضعیف اور موضوعہ ہیں اور کہیں اگر عدم جواز کا پہلو نکلتا ہے تو وہ اس غنا کے متعلق ہے جس میں غیر شرعی امور شامل ہوں۔ محققین نے حرمتِ غنا

کی تمام احادیث کو جانچا ہے اور اس کی تشریحات لکھی ہیں کہ کن حالات میں سماع ناجائز ہے۔ اس مختصر مضمون میں یہ سب تفصیل ممکن نہیں۔ مولانا محمد فائق صاحب کی ''تحقیق السماع'' مولانا شاہ جعفر ندوی پھلواری کی ''اسلام اور موسیقی'، حضرت علامہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی ''مدارج النبوت'' حضرت داتا گنج بخش لاہوری کی ''کشف المحجوب'' حضرت شہاب الدین سہروردی کی ''عوارف المعارف'' مولانا محمد علی میکش اکبر آبادی کی ''غنا اور اسلام'' اور دیگر متعدد کتابوں میں اس قسم کی احادیث نقل کی گئی ہیں اور ان کی تشریحات کی گئی ہیں جس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ سماع اسی وقت ناجائز ہے جب منہیاتِ شرعیہ سے آلودہ ہو، ورنہ وہ مباح ہے۔ اس ضمن میں ہم صرف چند احادیث لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

احادیث مبارکہ

۱- ربیعہ بنت معوذ روایت کرتی ہیں کہ جب میری رخصتی ہوئی تو حضور ﷺ تشریف لائے اور اسی طرح بیٹھ گئے جس طرح تم سامنے بیٹھے ہو۔ اتنے میں ہماری کچھ باندیوں نے دف پر گا کر میرے مقتول آباؤ اجداد کی تعریف وماتم شروع کیا۔ ان میں سے ایک نے ایک مصرعہ یوں کہا ''ہم میں ایک نبی ﷺ ایسا ہے جو کل کی بات بھی جانتا ہے۔'' حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام'' نے فرمایا اسے چھوڑ دو، وہی کہہ جو پہلے کہہ رہی تھی۔ (بخاری، ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد، نمبر 2986)

۲- حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ انصار کی قوم میں ایک عورت بیاہی گئی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہارے ساتھ کوئی اور نہیں ہے، انصار کو کھیل کود اور گانا بجانا (لہو) اچھا لگتا ہے۔ (بخاری حدیث نمبر 2987)

۳- عامر بن سعد ایک بار ابو مسعود انصاری، قرعہ بن کعب ثابت بن یزید کے پاس گئے تو وہاں گانا ہو رہا تھا۔ انہوں نے کہا تم لوگ حضور کے صحابی ہو کر یہ حرکتیں کر رہے ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ شادی بیاہ کے موقعوں پر حضور نے غنا کی اجازت دی ہے (بخاری، مسلم، نسائی، مشکوٰۃ نمبر 3005)

۴- انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ ایک گلی سے گزرے تو دیکھا کہ کچھ لڑکیاں دف بجا کر یہ گا رہی ہیں "ہم سب بنی نجار کی لڑکیاں ہیں، خوش نصیب کہ آج محمد ﷺ ہمارے پڑوسی ہوئے ہیں۔" یہ سن کر حضور نے فرمایا "اللہ خوب جانتا ہے کہ میں تم لڑکیوں سے محبت رکھتا ہوں۔" (ابن ماجہ) یعنی آپ نے پسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔

۵- ایک عورت حضور ﷺ کے پاس آئی۔ حضور ﷺ نے پوچھا عائشہ تم اسے پہچانتی ہو؟ کہا نہیں۔ فرمایا کہ فلاں قبیلے کی مغنیہ ہے۔ کیا تم اس کا گانا سننا پسند کرو گی؟ اس کے بعد اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو گانا سنایا۔ حضور نے سن کر فرمایا کہ یہ تو بلا کی گانے والی ہے۔ (نسائی بروایت بن یزید، طبرانی بروایت جعید)

۶- حضور ﷺ ایک مرتبہ کسی غزوہ سے تشریف لائے تو ایک کالی سی لڑکی حضورؐ کے پاس آ کر کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ! میں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ حضورؐ کو سلامتی سے واپس لے آئے تو میں حضورؐ کے سامنے دف بجا کر گاؤں گی۔ حضور نے فرمایا منت مانی ہے تو گا بجا ورنہ رہنے دے۔ وہ گانے بجانے لگی۔ اتنے میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے وہ گاتی بجاتی رہی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آئے وہ گاتی بجاتی رہی، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے تو اپنا دف الٹ کر اس پر

بیٹھ گئی۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے عمرؓ! تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے۔ (ترمذی بروایت بریدہ بن الصیب) اس سے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ کا گانا سننا بھی ثابت ہے۔ بعض روایات میں حضرت علیؓ کا نام بھی ہے۔ اس روایت سے بعض لوگوں نے یہ اخذ کیا کہ یہ شیطانی فعل تھا جو حضرت عمرؓ کے دخل سے بند ہوا۔ مگر غور طلب بات یہ ہے کہ اگر یہ فعل شیطانی تھا تو حضورؐ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کس طرح گوارا کرلیا۔ اصل میں اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دبدبے کا اظہار ہوتا ہے۔

۷- خوشی کے موقعہ پر گانے بجانے اور کھیل تماشہ کے جواز کا ثبوت اس روایت سے ملتا ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حبشی حضور کے سامنے پاؤں مار مار کر، تھرک تھرک کر ناچتے اور یہ راگ الاپتے تھے کہ ''محمد رسول اللہ، اللہ کے صالح بندے ہیں۔'' (مسند احمد)

۸- جب حضورؐ مدینہ تشریف لائے تو عورتیں اور بچے یہ استقبالی نغمہ الاپ رہے تھے جس کا پہلا شعر ہے ''طلع البدر علینا من ثنیات الوداع'' (یعنی آج ہمارے گھر چاند طلوع ہوا ہے وداع کے ٹیلوں سے) بعض رایتوں سے یہ ثابت ہے کہ عورتیں دف پر گا رہی تھیں۔ حضور ﷺ نے اور تمام مجمع صحابہؓ نے ان عورتوں کا گانا دف پر سنا (یہ روایت متفقہ ہے)

۹- ترمذی احمد بن منیع سے اور ابن ماجہ محمد بن طالب حاطب الجمعی سے حضورؐ کا ایک ارشاد یوں نقل کرتے ہیں ''جائز وناجائز نکاحوں میں صرف دف اور گانے کا فرق ہے۔'' (مشکوٰۃ 2999 احمد، ترمذی، ابن ماجہ اور نسائی) یہ روایت دوسری اسناد میں عائشہؓ، جابر اور ربیع بنت معوذہ سے بھی مروی ہے۔ احمد بن حنبلؒ نے اپنی سند میں اور نسائی نے اپنے سنن میں اور حاکم

نے اپنی مستدرک میں بھی اس کو روایت کیا ہے۔ اس روایت سے دف اور گانے کا جواز ہی ثابت نہیں ہوتا، بلکہ گانا بجانا بعض اوقات شادی بیاہ کے لئے اتنا ضروری ہو جاتا ہے کہ اگر اس تقریب کو اس سے الگ رکھا جائے تو حلال وحرام کے ملتبس ہو جانے کا اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کی ایک حدیث جامع ترمذی میں ہے۔

۱۰- حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نکاح کا اعلان کیا کرو۔ عقد مسجد میں ہوا کرے اور دف بجایا کرو (احمد ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، شریفین)

۱۱- عید خوشی کے موقع پر گانے بجانے اور کھیل تماشہ کے جواز کے لئے یہ روایت قابل توجہ ہے۔ حضرت عائشہؓ نقل کرتی ہیں۔ حضورؐ میرے پاس تشریف لائے تو میرے پاس دو لڑکیاں بعاث کے گیت گا رہی تھیں۔ حضورؐ میرے بستر پر لیٹ گئے اور دوسری طرف کروٹ پھیر لی۔ اتنے میں حضرت ابوبکرؓ آئے تو مجھے ڈانٹ کر کہا کہ حضورؐ کے پاس یہ شیطانی گانے۔ حضورؐ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ چھوڑ دو ان کو۔ جب حضرت ابوبکرؓ کا غصہ ذرا تھما تو میں نے ان دونوں لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ باہر چلی گئیں۔ یہ عید کا دن تھا اور حبشی ڈھالوں اور نیزوں کے کھیل مسجد میں دکھا رہے تھے۔ حضورؐ نے از خود یا میرے کہنے سے دریافت فرمایا کہ کیا تم بھی دیکھنا چاہتی ہو۔ میں نے عرض کی ہاں تو حضورؐ نے مجھے اپنے پیچھے سے اس طرح کھڑا کر لیا کہ میرا رخسار حضورؐ کے رخسار سے ملا ہوا تھا اور حضورؐ فرماتے جاتے تھے کہ ہاں بنی ارفدہ (حبشیو!) دکھائے جاؤ اپنے کرتب۔ جب میں تھک گئی تو پوچھا بس! میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا واپس جاؤ (بخاری مسلم، نسائی)

۱۲- حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہ صدیقہ نے ایک رشتہ دار انصاری عورت کا نکاح کیا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو فرمایا کہ کیا تم نے لڑکی کو اس کے شوہر کے پاس بھیج دیا؟ عرض کیا ہاں! فرمایا کیا تم نے اس کے ساتھ کسی گانے والے کو بھیجا۔ عرض کیا نہیں۔ فرمایا انصار ایسی قوم ہے جس میں گانے کا شوق ہے۔ کاش تم اس کے ساتھ کسی ایسے شخص کو بھیجتے جو یہ گاتا ہوا جاتا ''ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے، خداوند تعالیٰ تم کو زندہ سلامت رکھے اور ہم کو بھی۔'' (مشکوٰۃ 3001 از ابن ماجہ شریف)

۱۳- حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک انصار لڑکی تھی، میں نے اس کا نکاح کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عائشہؓ! تم گانا نہیں کراتیں۔ قوم انصار گانے کو بہت پسند کرتی ہے۔ (مشکوٰۃ 3000 از صحیح ابن حبان)

ان تمام روایتوں سے یہ چند باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

(الف): شادی بیاہ کے موقع پر گانا سنا گیا۔

(ب): عید اور دیگر خوشی کے موقعوں پر گانا بجانا سنا گیا۔

(ج): دف پر گانا سنا گیا۔

(د): لڑکیوں سے گانا سنا گیا۔

(ہ): کھیل تماشہ دیکھا گیا بلکہ ازواج مطہرات کو دکھایا گیا۔

(ز): غلط مضمون کی اصلاح کی گئی۔

(ح): صحیح مضمون کو دف پر گانے کی فرمائش کی گئی۔

(ط): صحابہ کرامؓ نے بھی حضورؐ کے ساتھ گانا سنا۔

غرض گانا بجانا فی نفسہٖ شادی بیاہ، دلیمہ، مسافر کا بعد مدت گھر واپس

آنا، عقیقہ، ولادت فرزند، حفظ قرآن سے فراغت کی تقاریب، عباداللہ الصالحین کے دلوں کو نرم کرنے کے لئے مسنون ومباح اور صحاح ستہ اور فقہ سے ثابت ہے۔البتہ جس سماع کے ساتھ فواحش ومکروہات شرعیہ شامل ہوں وہ بالاتفاق حرام ہے۔اول الذکر قسم کی غنا کو حرام کہنے والے گنہگار ہیں کیونکہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور اجازت دی۔

احادیث اور بھی بہت ہیں لیکن بخوف طوالت، اتنے پر اکتفا کی گئی جو سمجھنے والے ہیں، ان کے لئے ایک ہی صحیح حدیث کافی ہے۔ نہ ماننے والوں کے لئے دفتر کے دفتر بھی بیکار ہیں۔

نوٹ: یہ تحریر حضرت ڈاکٹر میرزا اختیار حسین کیف نیازی مدظلہ عالی کی تصنیف "مزارات اور بدعت" سے ماخوذ ہے۔



امیر المؤمنین، امام المتقین علی بن ابی طالبؓ کا خارجیوں کے خلاف قتال

خلافت راشدہ کا درخشاں باب

تمام علمائے اہل سنت اس بات پر متفق ہیں کہ خلفاء راشدین کے عمل اور فتویٰ کو تسلیم کرنا، ان پر عمل پیرا ہونا سنت یا واجب ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے کہ: علیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین (او کما قالؐ) تم پر میری سنت بھی لازمی ہے اور خلفاء راشدین کی سنت بھی۔ مثلاً: حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ، حضرت سیدنا عمر فاروقؓ اور حضرت سیدنا عثمان غنیؓ کے دورِ خلافت میں مرتدین اور منکرین زکوٰۃ کے خلاف جہاد کا ہونا، قرآن کریم کو جمع کرنا اور ترتیب دینا، باجماعت تراویح کا اجراء، جمعہ کی اذانِ ثانی کا اجراء اور ایسے بہت سے امورِ دین کا نفاذ ہوا۔ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے دورِ خلافت میں ایسے فتویٰ اور احکامات کا اجراء کہ آپ اگر جاری نہ فرماتے تو آج امتِ محمدی ﷺ اصل دین و شریعت سے ناواقف رہ جاتی، بالخصوص آپ کا خارجی مرتدوں اور منافقین کے خلاف قتال فرمانا، اسلامی تاریخ کا ایسا عظیم کارنامہ ہے کہ سرکار کائنات ﷺ نے اس کی پہلے ہی توثیق و تاکید فرمادی تھی اور لسان رسالتؐ سے پیشگی ان کے ساتھ لڑنے والوں کو دہرے اجر کی

خوشخبری سنائی جا چکی تھی۔

خارجی کون تھے؟ افسوس ہے کہ اس موضوع پر کوئی مستقل کتاب نظر نہیں آتی۔ مگر ان کو جاننا اس لئے ضروری ہے کہ سرکار دو جہاں ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ مسلمانوں کا یہ بگڑا اور مرتد ٹولہ خروج دجال تک ہر زمانہ میں نکلتا رہے گا، دین اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اپنی سازشیں اور چیرہ دستیاں روا رکھتا رہے گا اور اللہ تعالیٰ بھی ایسا انتظام فرمائے گا کہ ان کے سروں کی فصل کٹتی رہے گی۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں: لا یزالون یخرجون حتیٰ یخرج آخرھم مع الدجال - رواہ احمد وفی روایة کلما طلع منھم قرن قطعه الله عز وجل فردد ذالک رسول الله ﷺ عشرین مرة (مجمع الزوائد ص۲۲۹ ج۶) قیامت تک یہ لوگ یعنی ان کی ذریات سیئہ یا ان کی خصوصیتوں کے حامل نکلتے رہیں گے، یہاں تک کہ ان کا آخری شخص دجال کے ساتھ نکل کر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف کاروایاں کرے گا اور جب کبھی ان کی کوئی جماعت کسی زمانہ میں نکلے گی اور فساد پھیلائے گی تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو کاٹ کر رکھ دے گا۔

احادیث میں ان کی خصوصیات یہ بتائی گئی ہیں کہ یہ پہلے مسلمان تھے، پھر مرتد ہو گئے تھے یا نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں جو منافقین تھے، ان کی باقیات السیئات تھے، کیونکہ بظاہر وہ دین اسلام کے مدعی تھے، لمبی چوڑی نمازیں پڑھنے والے، تہجد و اشراق کا اہتمام کرنے والے، اس کثرت کے ساتھ قرآن پڑھنے والے تھے کہ فرمایا گیا کہ قرآن کو اس طرح پئیں گے جس طرح آدمی دودھ پیتا ہے، قائم الیل و صائم النہار

یعنی راتوں میں عبادت کرنے والے اور دن کو روزے رکھنے والے، اور نیکی کے بڑے بڑے کام کرنے والے تھے، مگر لسان نبوت ؐ نے پہلے ہی ان کو مرتد اور واجب القتل قرار دیا تھا اور ان کو ''کلاب النار'' (دوزخ کے کتے) تک فرمادیا تھا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ ان کے جو قائدین تھے وہ سرکار دوجہاں کے زمانہ میں موجود تھے، اور آپ کی شان اقدس میں گستاخیاں کرتے تھے، اپنے آپ کو سب سے بڑا بزرگ اور متقی خیال کرتے تھے، یہاں تک کہ صحابہ کرام کو بھی اپنے آپ سے ہیچ سمجھتے تھے، بلکہ ان کو کافر اور واجب القتل سمجھتے تھے۔ نہ صرف اتنا بلکہ اللہ کے حبیب لبیب ﷺ کی شان اقدس میں زبان طعن دراز کرتے تھے، جیسا کہ مفسرین کرام نے **ومنھم من یلمزک فی الصدقات** اور دیگر آیات کی شان نزول میں تفصیل کے ساتھ اس مضمون کو صحیح روایات کی روشنی میں بیان کیا ہے۔

ابوبکر بن شیبہ نے اپنی مسند میں، ابویعلی اور بزار نے اپنی مسند میں، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حاکم نے مستدرک میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے، ابن مدینی نے مسند الصدیق میں حضرت زید بن حباب سے، عبدالرزاق نے معمر سے اور رقاشی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے علاوہ مرسل سند سے نقل کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص کا ذکر ہوا۔ جہاد میں اس کی شدت و بہادری اور عبادت میں اس کی محنت و مشقت کے بارے میں تذکرہ ہوا، اتنے میں وہ شخص خود ادھر آ گیا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! یہی وہ شخص ہے جس کے بارے میں ہم ذکر کر رہے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری

جان ہے! میں اس کے چہرے پر شیطان کا عکس دیکھ رہا ہوں۔ وہ شخص آگے آیا اور اس نے آپ کو سلام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جب تو ہماری طرف آ رہا تھا تو کیا اپنے دل میں یہ خیال نہیں کر رہا تھا کہ لوگوں میں مجھ سے بہتر کوئی نہیں ہے؟ اس نے کہا ہاں! پھر وہ مسجد چلا گیا۔ اس نے ایک خط کھینچا، اپنے پاؤں سیدھے کیے اور نماز پڑھنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون اس کی طرف جائے گا اسے قتل کرنے کے لئے؟ ابوبکر صدیقؓ نے عرض کیا حضور میں! جب حضرت ابوبکر صدیقؓ گئے تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے۔ آپؓ نے اس کے قتل کرنے سے خوف کیا اور واپس ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیا کر آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اسے نماز پڑھتے ہوئے پایا، اس لئے اس کے قتل سے خوف کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا کون ہے جو اسے قتل کرنے کے لئے جائے؟ حضرت عمرؓ نے عرض کیا میں! حضرت عمرؓ تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے۔ انہوں نے اسے قتل کرنے سے خوف کیا اور رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس واپس آ گئے۔ آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ کیا کر آئے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں نے دیکھا کہ وہ کھڑا نماز پڑھ رہا ہے، اس لئے قتل کرنے سے خوف کیا۔ فرمایا بیٹھ جاؤ۔ پھر فرمایا تم میں سے کون ہے جو اسے قتل کرنے کے لئے جائے؟ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کیا میں! نبی پاک ﷺ نے فرمایا: "ہاں تو ہی اسے قتل کرے گا بشرطیکہ وہ تجھے مل جائے۔" جب تک حضرت علیؓ تشریف لے گئے تو اس وقت تک وہ جا چکا تھا، پس آپ واپس آ گئے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا کر کے آئے ؟ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ! وہ جاچکا تھا۔ سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ یہ پہلا فتنہ ہے جو میری امت میں ظاہر ہوگا۔ اگر تو اسے قتل کر دیتا تو پھر کبھی میری امت میں یہ فتنہ ظاہر نہ ہوتا۔ بیشک بنی اسرائیل اکہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت بہتّر فرقوں میں بٹے گی۔ سوائے ایک کے باقی سب جہنمی ہوں گے۔ قتادہ نے کہا وہ ''الجماعۃ'' ہے۔ (اس سے مراد وہ فرقہ ہے جو سنتِ نبویؐ اور جماعتِ صحابہ کی پیروی کرے گا۔ علاوہ ازیں الجماعۃ سے مراد اکثریت بھی ہوسکتی ہے جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان ہوا ہے کہ میری امت کبھی گمراہی پر جمع نہ ہوگی لہٰذا اس فرقہ کی پیروی کرو جو مسلمانوں کے سوادِ اعظم پر مشتمل ہو)

ابویعلی نے بھی اس کی تخریج الگ سند کے ساتھ کی ہے اور ابن منیع کی سندوں میں مذکورہ حدیث کی سند مسلم کی شرائط کے مطابق صحیح ہے اس لئے یزید بن ہارون اور عوام بن حوشب صحیحین کے راویوں میں سے ہیں جبکہ ابوسفیان طلحہ بن نافع مسلم کے راویوں میں سے ہیں (حضور کی حکمرانی از علامہ محمد اکبر علی خان قادری)

دین سے نکل جائیں گے

تفسیر قرطبی ص۱۶۰ ج۸ آیت شریف: ومنھم من یلمزک فی الصدقات (سورہ توبہ پارہ۱۰) میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ اس دوران کہ سرکارِ دوعالم ﷺ مالِ غنیمت تقسیم فرمارہے تھے۔ حرقوص بن زہیر جو خوارج کا سرغنہ تھا، اس کا نام عبداللہ بن ذی الخویصرہ تمیمی

ہے(بخاری شریف حدیث نمبر:۶۹۳۳) وہ آیا کہنے لگا: اے اللہ کے رسول ﷺ! انصاف کریں۔ ارشاد فرمایا تیرا ستیا ناس، اگر میں بھی انصاف نہیں کروں گا تو پھر کون انصاف کرے گا؟ اس واقعہ پر مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی کہ اے محبوب ﷺ! ان (منافقین) میں سے بعض وہ ہیں جو آپ ﷺ پر صدقات کی تقسیم کے بارے میں طعنہ زنی کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ عمر بن خطاب ؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اجازت عنایت فرمائیں تو اس منافق کی گردن اڑا کر رکھ دوں۔ فرمایا معاذ اللہ! لوگ کیا کہیں گے کہ میں اپنے ساتھیوں کو قتل کروا رہا ہوں۔ بیشک یہ اور اس کے ساتھی قرآن پڑھیں گے جو ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ (یعنی ان کے دلوں پر اس کا اثر نہیں ہوگا) دین اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے۔ اس ہی تفسیر کی ج۲۰ ص۲۸ آیت شریف وجوہ یومئذ خاشعة (اس دن بعض چہرے دہشت زدہ اور خوف زدہ ہوں گے) کی تشریح میں حضرت امام المتقین علی بن ابی طالب ؓ کی حدیث ہے کہ اس سے حروراء والے یعنی خارجی مراد ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا: تحقرون صلاتکم مع صلاتھم وصیامکم مع صیامھم واعمالکم مع اعمالھم یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیة (تم اپنی نمازوں کو، اپنے روزوں کو، اپنے اعمال کو ان کی نمازوں، ان کے روزوں اور ان کے اعمال کے مقابلہ میں ہیچ سمجھو گے۔ یہ لوگ دین سے یوں نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے) تفسیر طبری ص۱۵۷ ج۱۰ میں بھی تفصیل سے یہی مضمون موجود ہے۔ اس میں مزید فرمایا گیا

ہے کہ ان کے ایک نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا شخص ہوگا، جس کے ایک ہاتھ پر یا فرمایا دونوں ہاتھوں پر عورت کے پستان کی مانند لوتھڑا یعنی گوشت کا ٹکرا ابھرا ہوا ہوگا جو تھر تھر کرتا ہوگا۔ تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۳۴۷

آیت مبارکہ **فاما الذین فی قلوبھم زیغ** (آل عمران پ ۳) کی تشریح میں ہے کہ جن کے دلوں میں (منافقت کا) روگ ہے، اس سے صاحبِ تفاسیر مراد خوراج لیتے ہیں۔ مسلم شریف میں باب **ذکر الخوارج وصفاتھم** کی حدیث ۱۰۶۳ سے باب **الخوارج شر الخلق والخلیقۃ** حدیث نمبر ۱۰۶۷ تک ان کی علامتیں تفصیل سے بیان کی گئی ہیں۔ ان میں یہ بھی ہے کہ خالد بن ولید نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اجازت دیں تو اس کی گردن اڑا دوں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ شاید وہ نماز پڑھتا ہو۔ عرض کیا کہ سرکارِ دو جہاں ﷺ! بہت لوگ نماز پڑھتے ہیں مگر ان کے دل ایمان سے خالی ہیں۔ ارشاد فرمایا کہ مجھے لوگوں کے دل ٹٹولنے کا حکم نہیں ہے۔ ابوذرؓ کی حدیث میں فرمایا کہ مخلوق میں سب سے بدترین خوارج ہیں۔ (مسلم حدیث ۱۰۶۷)

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافعؓ کے بیٹے عبیداللہ فرماتے ہیں کہ جب امیر معاویہ کے لشکر والوں نے جنگ کے دوران نیزوں پر قرآن اٹھا کر کہا کہ ہمارا تمہارا فیصلہ یہ قرآن کرے گا، اس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا لشکر دو حصوں میں تقسیم ہوگیا۔ ایک گروہ نے کہا: **لا حکم الا للہ** (حکم فقط اللہ کا ہی ہے) یہ خارجیوں کا قول تھا، جو مسئلہ تحکیم پر جدا ہوگئے تھے۔ حضرت حیدر کرارؓ نے فرمایا کہ بات تو صحیح ہے مگر ان لوگوں کا اس سے مقصد "باطل" ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی جو

صفات بیان فرمائی ہیں، ان کو میں جانتا ہوں۔ یہ لوگ حق بات کہتے ہیں (مگر حلق کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) اس سے نیچے ان کی بات نہیں جاتی۔ مخلوق میں یہ بدترین لوگ ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ دوزخ کے کتے ہیں یعنی کلاب النار (مترجم) ان میں ایک کالا شخص ہے، اس کے ہاتھ پر بکری کے تھن یا عورت کے پستان کی طرح گوشت ابھرا ہوا ہوگا۔ جب حضرت علیؓ نے انہیں نہروان کے مقام پر قتل کیا تو فرمایا جاؤ، ان کے مقتولوں میں اس صفت والے شخص کو تلاش کرو۔ لوگوں نے تلاش بسیار کے بعد واپس آ کر عرض کیا کہ جناب! ان میں تو ایسا کوئی نہیں۔ فرمایا پھر جاؤ، نہ میں نے جھوٹ بولا، نہ میرے ساتھ جھوٹ بولا گیا (یعنی اللہ کے رسولؐ کا فرمایا ہوا سچ ہے) پھر دوبارہ اسے تلاش کیا گیا تو اس کی لاش ایک ویرانے میں پڑی ملی، لاش لا کر آپ کے سامنے پٹخ دی گئی۔

حضرت وہب جہنیؓ ارشاد فرماتے ہیں کہ خوارج کی سرکوبی کے لئے بھیجے گئے لشکر میں وہ شامل تھے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے لوگوں کو خوارج کے خلاف قتال پر ابھارا اور فرمایا کہ ان کی علامت یہ ہے کہ ان میں ایک شخص ہوگا جس کا بازو ہوگا، مگر ہاتھ نہ ہوگا۔ اس بازو کے آخری سرے پر عورت کے پستان کی مانند گوشت ہوگا، جس پر کچھ بال ہوں گے۔ ہم اس پل پر پہنچے جہاں خوارج کا محاذ تھا، اس دن خوارج کا سردار عبداللہ بن وہب راسی تھا۔ حضرت علی کے لشکر کو دیکھ کر وہ لوگ دہشت زدہ ہو کر ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے۔ پس لوگوں نے بھی انہیں قتل کرنا شروع کر دیا۔ حضرت علیؓ کے لشکر میں سے صرف دو آدمی شہید ہوئے۔ پھر حضرت علیؓ نے مذکورہ بالا صفات کے شخص کی تلاش کا حکم دیا جو نہ ملا۔ تب

حضرت علیؓ خود آگے بڑھے اور ان لوگوں کی لاشوں کے پاس آئے جنہوں نے از خود اپنے آپ کو قتل کیا تھا، چنانچہ ایک ویران جگہ پر اس کی لاش کو پایا۔ آپؓ نے فرمایا کہ اللہ نے سچ کہا اور اس کے رسولؐ نے اس کی بات اور پیغام پہنچا دیا۔ اس موقع پر حضرت عبیدة السلمانی نے کہا کہ اے امیر المؤمنین! اس اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث میں نے بھی سنی تھی۔ آپؓ نے بھی تین بار قسم کھا کر یہی بات ارشاد فرمائی۔ (مسلم حدیث نمبر ۱۰۶۵)

محمد عبیدة نے حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت حیدر کرارؓ نے فرمایا کہ اگر تم فخر نہ کرو تو میں تمہیں بتاؤں کہ ان لوگوں (خارجیوں) کو قتل کرنے میں کتنا اجر ہے؟ (اللہ کے رسول پاکؐ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے ان کو قتل کیا، اسے ایک یا دو شہیدوں کا اجر ملے گا اور جو شخص خارجیوں کے ہاتھوں قتل ہوگا وہ رتبۂ شہادت پر فائز ہوگا۔ بخاری) ان کو لسانِ نبوت سے قتل کرنے کا حکم ملا ہے، لوگوں نے کہا کیا واقعی آپ نے سرکارِ کائنات ﷺ کو یہ حکم فرماتے ہوئے سنا ہے؟ فرمایا ہاں ہاں رب کعبہ کی قسم! ہاں ہاں رب کعبہ کی قسم! ہاں ہاں رب کعبہ کی قسم! (مسلم حدیث ۱۰۶۶)

بخاری شریف حدیث نمبر ۳۱۶۶ میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث سے چند باتیں مزید معلوم ہوتی ہیں وہ یہ کہ حضرت علیؓ نے بحیثیت عامل کچھ سونا نبی ﷺ کی خدمتِ اقدس میں بھیجا تھا جو آپ نے چار اشخاص میں تقسیم فرمایا: (۱) اقرع بن حابس حنظلیؓ (۲) مجاشعیؓ (۳) عیینہ بن بدر فرازیؓ (۴) زید طائیؓ۔ اس کے بعد جو بچا تو بنونبہان کے ایک

آدمی اور علقمہ بن علاثہ عامری اور بنوکلاب کے ایک آدمی کو بھی دیا۔ قریش اور انصار ناراض ہوئے۔ کہنے لگے نجدی سرداروں کو دیا جارہا ہے اور ہمیں نظرانداز کیا جارہا ہے۔ فرمایا میں ان کی تالیف قلبی (دل جوئی) کر رہا ہوں۔ تب دھنسی ہوئی آنکھوں، لمبی پلکوں، گھنی ڈاڑھی والا سر منڈا شخص ذوالخویصرۃ تمیمی کہنے لگا کہ اے محمد ﷺ! خدا کا خوف کرو۔ فرمایا میں بھی اللہ سے نہ ڈرا تو پھر کون ڈرے گا؟ ایک شخص غالباً خالد بن ولید نے کہا کہ مجھے اجازت دیں تو میں اسے قتل کردوں۔ آپ نے منع فرمادیا۔ جب وہ (گستاخ) چلتا بنا تو فرمایا کہ اس کی اولاد میں سے یا ان کے بعد آنے والوں میں سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن پڑھیں گے مگر ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا۔ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے ان کو اس حالت میں پایا تو ان کو قومِ عاد کی طرح قتل کروں گا۔

صحیح بخاری میں یہ سارا واقعہ ابوخدریؓ سے مروی ہے۔ اس میں یہ وضاحت ہے کہ اس گستاخِ رسول ﷺ کو ٹھکانے لگانے کی اجازت حضرت عمرؓ نے طلب کی تھی۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ متعدد بار پیش آیا تھا، اس وجہ سے بعض روایات میں وارد ہے کہ حضرت خالد بن ولیدؓ نے اس کے قتل کرنے کی اجازت مانگی اور بعض میں ہے کہ حضرت عمرؓ نے اجازت طلب کی تھی۔ بعض میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں اس کے قتل کی اجازت کیونکر دے سکتا ہوں، لوگ کیا کہیں گے کہ "محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کرواتے ہیں" یا فرمایا کہ "شاید وہ نماز پڑھتا ہو" اور یہ کہ

مجھے لوگوں کے دل ٹٹول کر اور ان میں جھانک کر ان کے ایمان کو جانچنے کا حکم نہیں ملا اور بعض روایات میں ہے کہ آپ نے اس (ذوالخویصرہ) کو قتل کرنے کے لئے حضرت ابوبکرؓ، وعمرؓ وعلیؓ کو بھیجا، مگر حضرات شیخین اسے حالت نماز میں قتل کرنے کی ہمت نہ کر سکے اور حضرت علیؓ گئے تو وہ رفو چکر ہو چکا تھا (واللہ اعلم) بخاری شریف کی حدیث نمبر ۴۰۹۴ میں یہ وضاحت ہے کہ جس مال کی تقسیم پر اس گستاخ نے اعتراض کیا تھا، وہ حضرت علیؓ نے اس وقت بھیجا تھا جب آپؓ یمن کے عامل تھے۔ اس حدیث شریف میں قومِ عاد کی جگہ ''قوم ثمود'' کے الفاظ ہیں۔

حدیث کی مشہور کتاب ''مجمع الزوائد'' جو احادیث کی اسناد سے بحث کرتی ہے، اس میں منجملہ اور امور کے دیگر باتیں بھی بیان کی گئی ہیں مثلاً یہ کہ:

بہت سے خارجی تائب ہو گئے

عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ خوارج کی تعداد آٹھ ہزار تھی (مجمع الزوائد ص ۲۳۵ ج ۶) دیگر روایات کے مطابق تعداد اس سے زیادہ تھی۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ''حروریہ'' کے مقام پر خوارج جدا ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ امیر المؤمنین! اجازت عطا فرمائیں تو میں ان کو سمجھاتا ہوں۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مجھے خطرہ ہے کہ کہیں یہ آپؓ کو قتل نہ کر دیں۔ میں نے کہا ہرگز نہیں انشاء اللہ۔ میں نے بہترین لباس زیبِ تن کیا اور ان کے پاس گیا۔ اس وقت وہ ''نحر ظہیریہ'' میں قیلولہ کر رہے تھے۔ کہنے لگے: ابن عباسؓ! مرحبا! کچھ نے کہا ان سے بات مت کرو،

کچھ نے کہا ہم ضرور ان سے بات کریں گے۔ میں نے کہا مجھے بتاؤ تم کس وجہ سے رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی اور داماد سے بدلہ لے رہے ہو؟ بولے تین اسباب ہیں۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں؟ کہنے لگے کہ (۱) انہوں نے ثالثی کو تسلیم کیا، یعنی امیر معاویہؓ کے ساتھ صلح کے لئے ایک ثالث اپنا اور ایک معاویہؓ کا دونوں ثالث باہم مل کر جو فیصلہ کریں وہ ان کو منظور ہے حالانکہ اللہ فرماتا ہے کہ "ان الحکم الا للہ" (حکم صرف اللہ کا ہے) (۲) انہوں نے جنگ کی، مگر نہ مال غنیمت لیا نہ کسی کو لونڈی غلام بنایا۔ (یعنی خوارج نے کہا حضرت علیؓ نے جن سے جنگ کی وہ یا تو کافر تھے، اس لئے ان کی غنیمت لینا اور ان کو لونڈی غلام بنانا حلال ہے یا وہ مسلمان تھے تو پھر اس صورت میں ان سے لڑائی حرام ہے۔ پھر ان کے خلاف کیوں لڑے؟) (۳) یہ کہ انہوں نے اپنے نام سے امیر المؤمنین کا لقب ختم کیا۔ (یعنی بوقت صلاح یہ اصول طے ہوا کہ فی الحال علیؓ خود کو امیر المؤمنین نہیں کہلوائیں گے جب تک حضرت امیر معاویہؓ کے ساتھ صلح نہ ہوجائے) ابن عباسؓ نے فرمایا کہ اگر میں تمہیں ان اعتراضات کا کتاب اللہ و سنتِ رسول ﷺ سے جواب دوں تو لوٹ آؤ گے؟ کہنے لگے "بالکل!" آپؓ نے فرمایا: (۱) اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ: "**یحکم به ذوا عدل منکم**" یعنی اے ایمان والو! حالتِ احرام میں شکار مت کرو، جو ایسا کرے وہ ایسا ہی جانور جرمانے کے طور پر دے۔ اس کا فیصلہ تم میں سے دو انصاف پسند آدمی کریں گے۔ (المائدہ آیت نمبر۹۵) اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ زوجین کے تنازعہ کی صورت میں ایک ثالث شوہر کا اور ایک بیوی کا باہم مل کر فیصلہ کریں۔ "حکما من

اهله وحکما من اهلها......" ابن عباسؓ نے ان کو اللہ کی قسم دے کر فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے پہلے اعتراض کا کافی شافی جواب دے دیا؟ بولے یقیناً! (۲) دوسرے اعتراض کے بارے میں فرمایا تم کہتے ہو کہ جنگ کرنے کے باوجود حضرت علیؓ نے مالِ غنیمت لیا، نہ کسی کو غلام باندی بنایا۔ مجھے بتاؤ کہ تم میں سے کون اپنی ماں کو باندی بنائے گا؟ کیونکہ حضرت علیؓ کے خلاف جنگ کرنے والوں میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بھی تھیں۔ (جنگ جمل میں) اگر تم اپنی ماں کو حلال کرتے ہو تو تم کافر ہو گئے اور اگر تم کہتے ہو کہ وہ ماں نہیں تو بھی تم کافر ہو گئے اور اسلام سے نکل گئے کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسهم وازواجه امهاتهم." یعنی اہلِ ایمان کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جانوں سے زیادہ اولیٰ اور عزیز ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج اہلِ ایمان کی مائیں ہیں۔ پھر فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے اس اعتراض کو بھی رد کر دیا؟ کہنے لگے یقیناً! (۳) تم کہتے ہو کہ کیوں انہوں نے اپنے نام سے امیر المؤمنین کا لقب ختم کیا؟ کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفارِ مکہ کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر جو صلح نامہ کیا تھا، اس کی تحریر پر کافروں نے اعتراضات وارد کیے تھے۔ کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اس پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بجائے "باسمہ" اور محمد رسول اللہ کی بجائے "محمد بن عبداللہ" لکھا جائے کیونکہ اگر ہم آپ کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مانتے ہوتے تو تنازعہ ہی ختم ہو جاتا۔ تب آپؐ نے ان کی بات مانی اور اپنے دستِ مبارک سے "محمد رسول اللہ" مٹا کر "محمد بن عبداللہ" لکھا۔ یعنی آپ نے ضرورتاً کافروں کا فیصلہ تسلیم کر لیا۔ ابن عباسؓ نے

خوارج سے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے تیسرے سوال کا بھی تسلی بخش جواب دے دیا؟ کہنے لگے خدا کی قسم! ہاں۔ پھر دس ہزار نے توبہ کی اور چار ہزار اپنی ضد پر اڑے رہے جو قتل کیے گئے۔

دوزخ کے کتے

تفسیر قرطبی ص۹ ج۴ آیت **فاما الذین فی قلوبھم زیغ** (آل عمران پ۳) کی تفسیر میں ہے کہ ابوغالب کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوامامہؓ کے ساتھ چل رہا تھا۔ وہ گدھے پر سوار تھے۔ جب جامع مسجد دمشق کے قریب آئے تو وہاں لوگوں کے سر لٹکے دیکھے۔ صحابی رسول ﷺ نے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ عرض کیا گیا کہ عراق سے خارجیوں کے سروں کو لا کر لٹکایا گیا ہے۔ تب آپؓ نے تین بار فرمایا: دوزخ کے کتے، دوزخ کے کتے، دوزخ کے کتے۔ آسمان کے تحت بدترین مقتول ہیں۔ اسے مبارکباد دیتا ہوں جس نے انہیں قتل کیا یا جس کو ان لوگوں نے قتل کیا۔ پھر رونے لگے۔ پوچھا گیا کہ اب آپ رو کیوں رہے ہیں؟ فرمایا ان پر رحم کھاتے ہوئے۔ مسلمان تھے پھر دین سے نکل گئے۔ (نیز دیکھیئے یہی تفسیر ص۱۶۸ ج۴، ابن کثیر ص۳۹۱ ج۱) مستدرک حاکم میں ہے کسی نے کہا یہ بات آپ اپنی طرف سے کہہ رہے ہیں یا رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ فرمایا کہ اگر ایک بار نہیں، سات بار یہ بات جناب رسالتِ مآب ﷺ سے نہ سنی ہوتی تو کیا میں اس طرح کہنے کی جرأت کر سکتا تھا؟ نیز ترمذی ص۲۲۵ ج۵ حدیث نمبر۳۰۰۰ مجمع الزوائد، مسند ابن ابی شیبہ، احمد وغیرہ بہت سی کتابوں میں بھی یہ حدیث موجود ہے۔

خارجیوں کی نشانی سر منڈانا

فتح الباری شرح صحیح البخاری ص۲۹۵ ج۱۲ میں خوارج کی تفصیلی علامات ہیں جن میں سے بیشتر بیان ہوچکیں۔ ایک روایت کے مطابق یہ علامت بھی بیان کی گئی ہے کہ وہ گنجے ہوں گے۔ "سیماھم التحلیق" ان کی علامت سر منڈانا ہے۔ اس کے علاوہ احمد، بخاری، ابن حبان، حاکم، ابن ماجہ، بزار، نیل الاوطار میں بھی یہ روایت موجود ہے۔

جنات کی اولاد

مجمع الزوائد ص۲۳۵ ج۶: حضرت علیؓ نے فرمایا کہ بیشک میرے خلیل ﷺ نے مجھے بتایا تھا کہ وہ مخدج (پستان والا) شخص تین بھائی ہیں جو جنات کی اولاد ہیں۔ یہ سب سے بڑا تھا، دوسرا بھائی بڑی طاقت والا اور تیسرا ضعیف وکمزور ہے (اسے عبداللہ بن احمد نے روایت کیا) اسی کتاب کے ص۲۳۴ ج۶ پر مشہور صحابی ابوسعید خدریؓ روایت ہے کہ حنین کی تقسیم غنیمت کے موقع پر اس گستاخ نے سرکارِ مدینہ ﷺ پر اعتراض کیا۔ آپ ﷺ نے اس کی علامت "پستان" بتائی۔ پھر میں نے نہروان کی جنگ میں شرکت کی جب حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جاکر اس کی لاش تلاش کرو۔ تلاش بسیار کے بعد لاش ایک دیوار تلے پائی گئی، جو لاکر حضرت علیؓ کے سامنے پٹخ دی گئی۔ آپ نے فرمایا: اسے کون پہچانتا ہے؟ لوگوں نے کہا ہم اسے پہچانتے ہیں۔ یہ حرقوس یمنی ہے۔ اس کی ماں یہاں موجود ہے۔ فرمایا اسے بلاؤ۔ وہ آئی تو آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟

بولی امیر المؤمنین! میں تو نہیں جانتی مگر جاہلیت کے زمانے میں ''ربضہ'' نامی جگہ پر بکریاں چرا رہی تھی کہ ایک تاریک چیز نے مجھے ڈھانپ لیا۔ اس کے بعد مجھے حمل ہوا تو یہ اس وقت پیدا ہوا۔

آمدم بر سر مطلب، اس تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جس طرح فرمایا تھا، ویسا ہی ہوا اور ہوتا رہے گا چنانچہ آج بھی ان مذموم صفات کے حامل لوگ مسلمانوں کی صفوں میں دندناتے نظر آتے ہیں۔ کیونکہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ خارجیوں کی ذریات میں سے یا ان کی صفات والے لوگ خروج دجال تک نکلتے رہیں گے۔ غور فرمائیں گے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ کی صفوں میں ایسے بہت سے لوگ ہیں جو اپنے ماتھوں پر تقویٰ و پرہیزگاری کا جھومر سجانے، پارسائی اور علم و دینداری کا دعویٰ کرنے، قرآن و حدیث کے علمبردار ہونے کے باوجود رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام اور اولیاء کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں، کافروں سے یارانہ گانٹھتے ہیں، مسلمانوں کو قتل کرتے ہیں اور مشرکوں کو کچھ نہیں کہتے کیونکہ قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔ دین اسلام کے حقیقی مفہوم سے وہ آشنا نہیں ہیں۔ اللہ مسلمانوں کے دین ایمان کی حفاظت فرمائے (آمین یا رب العالمین!)

خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ بِالۡحَـقِّ بَشِيۡرًا وَّنَذِيۡرًا ‌ۙ وَّلَا تُسۡـئَلُ عَنۡ اَصۡحٰبِ الۡجَحِيۡمِ ﴿۱۱۹﴾

ترجمہ: "بیشک ہم نے تمھیں حق کے ساتھ بھیجا، خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور تم سے دوزخ والوں کے بارے میں سوال نہ ہوگا۔"

ترجمو: "(اي پيغمبر!) بيشڪ اسان تو کي سچ سان خوشخبري ڏيندڙ ۽ ڊيڄاريندڙ ڪري موڪليو ۽ (تون) دوزخين بابت نه پڇبين." (سورة البقرة آيت نمبر:١١٩)

نگہبان و گواہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَكَذٰلِكَ جَعَلۡنٰكُمۡ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَکُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ عَلَيۡكُمۡ شَهِيۡدًا ‌ؕ وَمَا جَعَلۡنَا الۡقِبۡلَةَ الَّتِىۡ كُنۡتَ عَلَيۡهَآ اِلَّا لِنَعۡلَمَ مَنۡ يَّتَّبِعُ الرَّسُوۡلَ مِمَّنۡ يَّنۡقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيۡهِ‌ ؕ وَاِنۡ كَانَتۡ لَكَبِيۡرَةً اِلَّا عَلَى الَّذِيۡنَ هَدَى اللّٰهُ ‌ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيۡعَ اِيۡمَانَكُمۡ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۱۴۳﴾

ترجمہ: "اور بات یوں ہی ہے کہ ہم نے تمھیں کیا سب امتوں میں افضل کہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول ﷺ تمہارے نگہبان و گواہ اور اے محبوب ﷺ! تم پہلے جس قبلہ پر تھے وہ اس لئے مقرر تھا تاکہ ہم دیکھیں کہ کون رسول ﷺ کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔ اور بیشک یہ

بھاری تھی، مگر ان پر جنہیں اللہ نے ہدایت کی، اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ تمہارا ایمان اکارت کرے بیشک اللہ آدمیوں پر بہت مہربان اور رحم والا ہے۔"

ترجمو: "(جهڙي طرح اوهان جو قبلو پلو ڪيوسين) اهڙي طرح اوهان کي پلي ٽولي ڪئي سون تہ ماڻهن تي شاهد هجو ۽ پيغمبر (محمد صلي الله عليہ وسلم) اوهان تي شاهد هجي ۽ (اي پيغمبر!) جنهن (طرف) تي (اڳي) هئين تنهن کي قبلو مقرر نہ ڪيو هوسون مگر هن لاءِ تہ جيڪو پيغمبر جي پٺيان لڳي تنهن کي انهيءَ کان نکيڙيون جيڪو پنهنجين ڪڙين (پر پوئتي) ڦري ۽ بيشڪ (اهي) جن کي الله هدايت ڪئي تن کان سواءِ (ٻين تي) ضرور ڏکيو آهي ۽ الله جو شان اهڙو نہ آهي جو اوهان جي ايمان کي وڃائي، ڇو تہ الله ماڻهن سان ضرور شفقت ڪندڙ ۽ مهربان آهي."

(سورة البقرة آيت نمبر:١٤٣)

نبی ﷺ کو پہچاننے والے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلَّذِيۡنَ اٰتَيۡنٰهُمُ الۡكِتٰبَ يَعۡرِفُوۡنَهٗ كَمَا يَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَهُمۡ ؕ وَاِنَّ فَرِيۡقًا مِّنۡهُمۡ لَيَكۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿١٤٦﴾

ترجمہ: "جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی ﷺ کو ایسا پہچانتے ہیں جیسا کہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں سے ایک گروہ جان بوجھ کر سچ چھپاتا ہے۔"

ترجمو: "جن کي ڪتاب ڏنوسون سي ان (قبلي جي ڦير) کي ائين

سجاڻندا آهن جيئن پنهنجن پٽن کي سڃاڻندا آهن ۽ منجهانئن هڪ ٽولي ڄاڻ هوندي بہ البتہ سچ کي لڪائيندي آهي."
(سورة البقرة آيت نمبر: ١٤٦)

پاک کرنے والا رسول ﷺ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

كَمَآ اَرۡسَلۡنَا فِيۡكُمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡكُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِنَا وَ يُزَكِّيۡكُمۡ وَيُعَلِّمُكُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ وَيُعَلِّمُكُمۡ مَّا لَمۡ تَكُوۡنُوۡا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿١٥١﴾

ترجمہ: "جیسا کہ ہم نے بھیجا ایک رسول ﷺ تم میں سے کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا اور کتاب اور علم سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا۔"

ترجمو: "اهڙي طرح اوهان منجهان پيغمبر اوهان ۾ موڪليوسون جيڪو اسان جون آيتون اوهان تي پڙهي ٿو ۽ اوهان کي پاڪ ڪري ٿو ۽ اوهان کي ڪتاب ۽ حڪمت سيکاري ٿو ۽ جيڪي نتا ڄاڻو سو (پڻ) اوهان کي سيکاري ٿو."
(سورة البقرة آيت نمبر: ١٥١)

اللہ کی دوستی کیلئے شرط رسول ﷺ کی فرمانبرداری

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوۡنِىۡ يُحۡبِبۡكُمُ اللّٰهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوۡبَكُمۡ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿٣١﴾

ترجمہ: "اے محبوب ﷺ! تم فرمادو کہ لوگو! تم اگر اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ، اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

ترجمو: "(اي پيغمبر!) چؤ تہ جيڪڏهن اوهين الله کي دوست رکندا آهيو تہ منهنجي تابعداري ڪريو تہ الله اوهان کي دوست رکندو ۽ اوهان جا گناه اوهان کي بخشيندو ۽ الله بخشڻهار مهربان آهي." (سورة آل عمران آيت نمبر: ٣١)

حکم مانو اللہ اور رسول ﷺ کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾

ترجمہ: "فرمادو کہ حکم مانو اللہ اور رسول ﷺ کا، پھر اگر وہ منہ پھیریں تو بیشک اللہ پسند نہیں کرتا انکار کرنے والوں کو۔"

ترجمو: "(اي پيغمبر!) چؤ تہ الله ۽ پيغمبر جي فرمانبرداري ڪريو پوءِ جيڪڏهن ڦري ويا تہ بيشڪ الله (بہ) ڪافرن کي دوست نہ رکندو آهي." (سورة آل عمران آيت نمبر: ٣٢)

رسول ﷺ کی خدمت میں حاضری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٧٢﴾

ترجمہ: "وہ جو اللہ اور رسول ﷺ کے بلانے پر حاضر ہوئے بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکا تھا۔ ان میں سے جنہوں نے نیکی اور پرہیزگاری کی، ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔"

ترجمو: "جن پاڻ کي زخم پهچڻ کان پوءِ بہ الله ۽ رسول جو حڪم قبول ڪيو انهن مان جن چڱائي ڪئي ۽ ڊنا تن لاءِ وڏو اجر آهي." (سورة آل عمران آيت نمبر: ١٧٢)

اللہ کا احسان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لَقَدۡ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اِذۡ بَعَثَ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ ۚ وَ اِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ﴿۱۶۴﴾

ترجمہ: "بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان ہی میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے، اور اگرچہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔"

ترجمو: "بيشڪ الله مؤمنن تي وڏو احسان ڪيو آهي جڏهن تہ انهن ۾ سندن قوم مان پيغمبر موڪليائين جو ڪين سندس آيتون پڙهي ٻڌائي ٿو ۽ ڪين پاڪ ڪري ٿو ۽ ڪين ڪتاب ۽ دانائي سيکاري ٿو ۽ جيتوڻيڪ هن کان اڳ پڌري گمراهيءَ ۾ هئا." (سورة آل عمران آيت نمبر: ١٦٤)

رسول ﷺ کو علم غیب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ص فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾

ترجمہ: ''اللہ کی شان یہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑ دے جس پر تم ہو، یہاں تک کہ گندے کو ستھرے سے جدا اور نمایاں کرے اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے عام لوگو! تمہیں غیب کا علم دے دے، لیکن اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے، تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسولوں پر اور اگر ایمان لاؤ گے اور پرہیزگاری کرو گے تو تمہیں بڑا ثواب ہے۔''

ترجمو: "الله کي نتو جڳائي تہ جنهن (حالت) تي اوهين آهيو تنهن تي مؤمنن کي (بہ) ڇڏي ڏي تانجو پليت کي پاڪ کان ڌار ڪري ۽ الله کي نتو جڳائي تہ اوهان کي ڳجهہ تي واقف ڪري پر الله پنهنجن پيغمبرن مان جنهن کي گهرندو آهي تنهن کي چونڊيندو آهي، پوءِ الله ۽ سندس پيغمبرن کي مڃيو ۽ جيڪڏهن اوهين مڃيندؤ ۽ ڊڄندؤ تہ اوهان لاءِ وڏو اجر آهي."

(سورة آل عمران آيت نمبر: ۱۷۹)

شفاعتِ رسول ﷺ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ جَآءُوۡكَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰهَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَهُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيۡمًا ﴿۶۴﴾

ترجمہ: ”اور ہم نے کوئی رسول ﷺ نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب ﷺ! تمہارے حضور میں حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی مانگیں اور رسول ﷺ بھی ان کی شفاعت فرمائے تو اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔“

ترجمو: ”ڪوئي پيغمبر نہ موڪليوسون پر ھن لاءِ تہ اللہ جي حڪم سان سندس تابعداري ڪئي وڃي، ۽ جڏھن انھن (ماڻھن) پاڻ تي ظلم ڪيو تڏھن جيڪڏھن تو وٽ اچن ھا پوءِ اللہ کان بخشش گھرن ھا ۽ پيغمبر انھن لاءِ بخشش گھري ھا تہ اللہ کي ٻاجھہ سان موٽندڙ لھن ھا.“(سورۃ النسآء آيت نمبر: ٦٤)

آپس کے جھگڑوں میں حاکم بنانے کا حکم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوۡكَ فِيۡمَا شَجَرَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡا فِىۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيۡتَ وَيُسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ﴿۶۵﴾

ترجمہ : "(اے محبوب ﷺ!) تمہارے رب کی قسم! وہ مسلمان نہ ہوں گے، جب تک آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں، پھر جو کچھ تم فرمادو اس سے اپنے دلوں میں رکاوٹ نہ پائیں اور دل سے مان لیں۔"

ترجمو: "(اي محبوب صلي الله عليه وسلم!) پوءِ تنهنجي پالڻهار جو قسم آهي تہ (اهي ماڻهو) مسلمان نہ آهن جيستائين انهيءَ تڪرار ۾ جو سندن وچ ۾ پيو آهي توهان ڪان فيصلو نہ ڪرائن پوءِ (تون) جيڪو نبيرو ڪرائين تنهن ڪان پنهنجين دلين ۾ تنگي محسوس نہ ڪن ۽ دل سان مڃين."

(سورة النسآء آيت نمبر: ٦٥)

جو اللہ اور رسول ﷺ کا حکم مانے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمَ اللّٰهُ عَلَيۡهِمۡ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيۡقِيۡنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيۡنَ‌ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيۡقًا ؕ ﴿٦٩﴾

ترجمہ : "اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانے گا تو اسے ان کا ساتھ ملے گا، جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء اور صدیق اور شہید اور نیک لوگ، یہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔"

ترجمو: "۽ جيڪي الله ۽ رسول صلي الله عليه وسلم جي تابعداري ڪندا سي انهن سان گڏ رهندڙ آهن جن تي الله فضل ڪيو آهي (يعني) پيغمبرن، صديقن، شهيدن ۽ صالحن

سان گڏ ۽ اهي چڱا ساٿي آهن." (سورة النسآء آيت نمبر:٦٩)

رسول ﷺ کا حکم یقیناً اللہ کا حکم ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ‌ ۚ وَمَنۡ تَوَلّٰى فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰكَ عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا ؕ‏ ﴿۸۰﴾

ترجمہ: "جس نے رسول ﷺ کا حکم مانا، بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا تو ہم نے تمہیں ان کا محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔"

ترجمو: "جنهن رسول صلي الله عليه وسلم جي فرمانبرداري ڪئي تنهن بيشڪ الله جي فرمانبرداري ڪئي ۽ جيڪو ڦرندو، انهن تي اسان تو کي نگهبان ڪري نه موڪليو آهي." (سورة النسآء آيت نمبر:٨٠)

ایمان والوں کو اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان رکھنے کی ہدایت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَالۡكِتٰبِ الَّذِىۡ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوۡلِهٖ وَالۡكِتٰبِ الَّذِىۡۤ اَنۡزَلَ مِنۡ قَبۡلُ‌ ؕ وَمَنۡ يَّكۡفُرۡ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓـئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا‏ ﴿۱۳۶﴾

ترجمہ: "اے ایمان والو! ایمان رکھو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسول ﷺ پر اتاری اور اس کتاب پر جو

پہلے اتاری اور جو نہ مانے اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور قیامت کو تو وہ ضرور دور کی گمراہی میں پڑا۔"

ترجمو: "اي ايمان وارؤ! ايمان آڻيو الله، سندس رسول ۽ جيڪو ڪتاب پنهنجي رسول تي لاٿائين ۽ جيڪو ڪتاب ڪانئس اڳ لاٿائين ۽ جيڪو الله ۽ سندس ملائڪن ۽ سندس ڪتابن ۽ سندس رسولن ۽ قيامت جي ڏينهن کي نہ مڃيندو سو بيشڪ وڏيءَ گمراهيءَ ۾ پيو."

(سورة النسآء آيت نمبر:١٣٦)

اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے والے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَلَمۡ يُفَرِّقُوۡا بَيۡنَ اَحَدٍ مِّنۡهُمۡ اُولٰٓئِكَ سَوۡفَ يُؤۡتِيۡهِمۡ اُجُوۡرَهُمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۵۲﴾

ترجمہ: "اور جو لوگ اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی پر ایمان میں فرق نہ کیا تو عنقریب اللہ ان کو ثواب دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

ترجمو: "۽ جن الله ۽ سندس رسولن کي مڃيو ۽ منجهانئن ڪنهن هڪ جي وچ ۾ فرق نہ ڪيائون، سگهوئي انهن کي الله سندن اجر ڏيندو ۽ الله بخشڻهار مهربان آهي."

(سورة النسآء آيت نمبر:١٥٢)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم حق کے ساتھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَکُمُ الرَّسُوۡلُ بِالۡحَقِّ مِنۡ رَّبِّکُمۡ فَاٰمِنُوۡا خَیۡرًا لَّکُمۡ ؕ وَاِنۡ تَکۡفُرُوۡا فَاِنَّ لِلّٰہِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ﴿۱۷۰﴾

ترجمہ: "اے انسانو! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق کے ساتھ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آچکا، پس ایمان لاؤ، تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر انکار کروگے تو بیشک آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے وہ اللہ کے لئے ہی ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔"

ترجمو: "اي انسانوؤ! بيشڪ اوهان وٽ اوهان جي پالڻهار طرفان رسول (صلي الله عليہ وسلم) سچ سان اچي چڪو آهي پوءِ (مٿس) ايمان آڻيو. اهو اوهان لاءِ چڱو آهي ۽ جيڪڏهن نہ مڃيندؤ تہ پوءِ بيشڪ جيڪي آسمانن ۽ زمين ۾ آهي سو الله جو آهي ۽ الله ڄاڻندڙ حڪمت وارو آهي."

(سورة النسآء آيت نمبر: ۱۷۰)

صاف دلیل اور روشن نور

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَکُمۡ بُرۡهَانٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ وَ اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ نُوۡرًا مُّبِیۡنًا ﴿۱۷۴﴾

ترجمہ : "اے لوگو! بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا۔"

ترجمو: "اي انسانؤ! بيشڪ اوهان وٽ اوهان جي پالڻهار طرفان پڪي دليل اچي چڪو ۽ اسان اوهان ڏانهن روشن نور (قرآن) لاٿو آهي." (سورة النسآء آيت نمبر:١٧٤)

نور اور روشن کتاب

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قَدۡ جَآءَكُمۡ مِّنَ اللّٰهِ نُوۡرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيۡنٌ ۙ﴿۱۵﴾

ترجمہ : "بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔"

ترجمو: "بيشڪ اوهان وٽ الله وٽان نور ۽ پڌرو ڪتاب (قرآن) آيو آهي." (سورة المائده آيت نمبر:١٥)

خوشی اور ڈر سنانے والا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

فَقَدۡ جَآءَكُمۡ بَشِيۡرٌ وَّنَذِيۡرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ﴿۱۹﴾

ترجمہ : "تو بیشک خوشی اور ڈر سنانے والے (رسول ﷺ) تمہارے پاس تشریف لائے ہیں اور اللہ کو سب قدرت ہے۔"

ترجمو: "بيشڪ اوهان وٽ خوشخبري ڏيندڙ ۽ ڊيڄاريندڙ (رسول) آيو آهي ۽ الله سڀ ڪنهن شيءِ تي وس وارو آهي." (سورة المائده آيت نمبر:١٩)

اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابۡتَغُوۡۤا اِلَیۡهِ الۡوَسِیۡلَةَ
وَجَاهِدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِهٖ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ﴿۳۵﴾

ترجمہ: ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔“

ترجمو: "اي ايمان وارؤ! الله کان ڊڄو ۽ ان ڏانهن وسيلو ڳولهيو ۽ سندس واٽ ۾ ڪوشش ڪريو مَن اوهان ڪامياب ٿيو."
(سورة المائده آيت نمبر: ٣٥)

اللہ رسول ﷺ کا نگہبان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
وَاللّٰهُ یَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِی
الۡقَوۡمَ الۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۶۷﴾

ترجمہ: اور اللہ ﷺ تمہاری نگہبانی کرے گا لوگوں سے بیشک اللہ کافروں کو راہ نہیں دیتا۔“

ترجمو: "۽ الله توهان کي ماڻهن کان پناه ڏيندو ۽ الله ڪافرن جي قوم کي سڌو رستو نه ڏيکاريندو آهي."
(سورة المائده آيت نمبر: ٦٧)

حکم مانو اللہ اور حکم مانو رسول ﷺ کا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاحۡذَرُوۡا ۚ فَاِنۡ تَوَلَّیۡتُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوۡلِنَا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۹۲﴾

ترجمہ: "اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول ﷺ کا اور ہوشیار ہو پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے۔"

ترجمو: "۽ الله جي فرمانبرداري ڪريو، ۽ رسولن جي فرمانبرداري ڪريو ۽ ڊڄو، پوءِ جيڪڏهن اوهين ڦرندؤ ته (پڪ) ڄاڻو ته اسان جي رسول (صلي الله عليه وسلم) تي رڳو پڌرو پيغام پهچائڻ آهي."

(سورة المائده آیت نمبر: ۹۲)

روشن دلیل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اِنِّیۡ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنۡ رَّبِّیۡ وَکَذَّبۡتُمۡ بِہٖ ؕ مَا عِنۡدِیۡ مَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِہٖ ؕ

ترجمہ: "تم فرماؤ میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور تم اسے جھٹلاتے ہو۔ میرے پاس وہ چیز نہیں جس کی تم جلدی مچا رہے ہو۔"

ترجمو: "فرمايو ته آءُ پنهنجي پالڻهار طرفان پڌري حجت تي آهيان ۽ اوهان ان کي ڪوڙو ڀانيو آهي، جنهن شيءِ جي

باري ۾ جلدي ڪريو ٿا. سا مون وٽ نه آهي."

(سورة الانعام آيت نمبر:۵۷)

تمہارے پاس تم میں سے رسول ﷺ آئیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰبَنِيۡۤ اٰدَمَ اِمَّا يَاۡتِيَنَّكُمۡ رُسُلٌ مِّنۡكُمۡ يَقُصُّوۡنَ عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِىۡ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصۡلَحَ فَلَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۳۵﴾

ترجمہ: "اے آدم! کی اولاد اگر تمہارے پاس تم میں سے رسول ﷺ آئیں میرے آیتیں پڑھتے تو جو پرہیزگاری کرے اور سنورے تو اس پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ کچھ غم۔"

ترجمو: "اي آدم جا اولاد جيڪڏهن اوهان وٽ اوهان مان رسول اچن (جيڪي) اوهان کي منهنجيون آيتون پڙهي ٻڌائين پوءِ جيڪو ڊڄندو ۽ پاڻ کي سڌاريندو، ته پوءِ انهن تي نڪي ڀؤ آهي ۽ نڪي اهي غمگين ٿيندا."

(سورة الاعراف آيت نمبر:۳۵)

بے پڑھا غیب بتانے والا رسول ﷺ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَيۡكُمۡ جَمِيۡعَا ۨالَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ‌ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحۡىٖ وَيُمِيۡتُ‌ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ

وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾

ترجمہ: ”تم فرماؤ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ﷺ ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اس ہی کے لئے ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، جِلاتا ہے اور مارتا ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول ﷺ ”بے پڑھے“ غیب بتانے والے پر، جو اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی اطاعت کرو کہ تم راہ پاؤ۔“

ترجمو: "(اي پيغمبر) چئو تہ اي انسانؤ! آءٌ اوهان مڙني ڏانهن انَ الله جو رسول (ٿي آيو) آهيان جنهن جي آسمانن ۽ زمين ۾ بادشاهي آهي، انَ الله کان سواءِ (ٻيو) ڪو عبادت جي لائق نہ آهي اُهو جياريندو آهي ۽ ماريندو آهي، پوءِ الله ۽ سندس انهي امي نبيءَ (صلي الله عليہ وسلم) تي ايمان آڻيو جيڪو الله ۽ سندس حڪمن کي مڃيندو آهي ۽ انَ جي تابعداري ڪريو، منَ اوهان سڌي واٽ لهو."

(سورة الاعراف آيت نمبر:١٥٨)

اللہ اور رسول ﷺ کا حکم مانو اگر تم مؤمن ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ①

ترجمہ: ”اور اللہ اور رسول ﷺ کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔“

ترجمو: "۽ جيڪڏهن مؤمن آهيو تہ الله ۽ سندس رسول جي

فرمانبرداري ڪريو."
(سورة الانفال آيت نمبر: ١)

نبی ﷺ کے عمل کو اللہ نے اپنا عمل کہا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَمَا رَمَيۡتَ اِذۡ رَمَيۡتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ

ترجمہ: "وہ خاک جو تم نے پھینکی تم نے نہ پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی۔"

ترجمو: "(اي رسول صلي الله عليه وسلم) جڏهن توهان (مٽيءَ جي مُٺ) اُڇلائي ته (اُها) توهان نه پر الله تعاليٰ اڇلائي."
(سورة الانفال آيت نمبر:١٧)

اللہ اور رسول ﷺ کا حکم سن کر اس سے نہ پھرو

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَلَا تَوَلَّوۡا عَنۡهُ وَاَنۡتُمۡ تَسۡمَعُوۡنَ ۝٢٠ وَلَا تَكُوۡنُوۡا كَالَّذِيۡنَ قَالُوۡا سَمِعۡنَا وَهُمۡ لَا يَسۡمَعُوۡنَ ۝٢١

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانو اور سن سنا کر اس سے نہ پھرو اور ان جیسے نہ ہونا جنہوں نے کہا ہم نے سنا اور وہ نہیں سنتے۔"

ترجمو: "۽ ان کان منهن نه موڙيو جڏهن ته اوهان (قرآن) ٻڌو ٿا ۽ انهن (ڪافرن ۽ منافقن) جهڙا نه ٿيو جن چيو ته ٻڌوسون ۽ اهي نه ٿا ٻڌن."(سورة الانفال آيت نمبر: ٢٠-٢١)

بلانے پر حاضر ہو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَجِیۡبُوۡا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوۡلِ اِذَا دَعَاکُمۡ لِمَا یُحۡیِیۡکُمۡ ۚ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ یَحُوۡلُ بَیۡنَ الۡمَرۡءِ وَقَلۡبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَیۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۲۴﴾

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ اور رسول ﷺ کے بلانے پر حاضر ہو جاؤ، جب رسول ﷺ تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی بخشے گی اور جان لو کہ اللہ کا حکم آدمی اور اس کے دلی ارادوں میں حائل ہوتا ہے اور تمہیں اس کی طرف اٹھنا ہے۔"

ترجمو: "اي مؤمنو! الله ۽ رسول ﷺ جو حڪم قبول ڪريو جڏهن اوهان کي سڏي انهيءَ ڳالهه ڏانهن جيڪا اوهان کي جيئرو ڪري ۽ يقين ڄاڻو ته الله آدمي ۽ سندس دل جي وچ ۾ اوٽ هوندو آهي ۽ ان ڏانهن ئي توهان کي گڏ ڪيو ويندو." (سورة الانفال آيت نمبر: ٢٤)

اللہ اور رسول ﷺ سے خیانت نہ کرو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَخُوۡنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوۡلَ وَتَخُوۡنُوۡۤا اَمٰنٰتِکُمۡ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۷﴾

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ اور رسول ﷺ سے خیانت نہ کرو اور نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت کرو۔"

ترجمو: "اي مؤمنو! الله ۽ رسول سان خيانت نہ ڪريو ۽ اوهين ڄاڻي واڻي پاڻ ۾ (هڪ ٻئي سان بہ) خيانت نہ ڪريو."
(سورة الانفال آيت نمبر: ٢٧)

اس کے دوست تو پرہیزگار ہی ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٤﴾

ترجمہ: "اس کے دوست تو پرہیزگار ہی ہیں مگر ان میں اکثر کو علم نہیں۔"

ترجمو: "پرهيزگارن ڪان سواءِ ٻيو ڪو ان جو دوست نہ آهي پر انهن مان گهڻا نہ ڄاڻندا آهن." (سورة الانفال آيت نمبر: ٣٤)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا ط

ترجمہ: "اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمہاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی اور صبر کرو۔"

ترجمو: "۽ الله ۽ سندس رسول جي فرمانبرداري ڪريو ۽ پاڻ ۾ تڪرار نہ ڪريو نہ تہ ڪمزور ٿيندؤ ۽ اوهان جي (ايڪي ۽ اتفاق جي) طاقت هلي ويندي ۽ صبر ڪريو."

(سورة الانفال آيت نمبر: ٤٦)

اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٤﴾

ترجمہ: ”اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی ﷺ) اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیروکار ہوئے۔“

ترجمو: "اي نبي صلي الله عليه وسلم تنهنجي لاءِ الله ۽ مؤمنن مان جن تنهنجي تابعداري ڪئي، ڪافي آهن."

(سورة الانفال آيت نمبر: ٦٤)

اے غیب کی خبریں بتانے والے جہاد کی ترغیب دو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ط

ترجمہ: ”اے غیب کی خبریں بتانے والے مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔“

ترجمو: "اي غيب جي خبر ٻڌائيندڙ مؤمنن کي لڙائي لاءِ همت ڏيار."

(سورة الانفال آيت نمبر: ٦٥)

بیشک تمہارے پاس تشریف لائے وہ رسول ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٢٨﴾

ترجمہ :"بیشک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول ﷺ جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے، تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر کمال درجہ مہربان ہیں۔"

ترجمو: "(اي ماڻھو) بيشڪ اوھان جي جنس منجھان اوھان وٽ پيغمبر آيو آھي جو ڏک مٿس اوکو آھي اوھان (جي ھدايت) تي حريص آھي مسلمانن تي شفقت ڪندڙ مھربان آھي."

(سورة التوبة آيت نمبر:١٢٨)

اللہ کے دوستوں کو خوف و غم نہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٦٢﴾

ترجمہ :"سن لو! بیشک اللہ کے دوستوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔"

ترجمو: "خبردار! الله جي پيارن کي نڪي پؤ آھي ۽ نڪي اھي غمگين ٿيندا."

(سورة يونس آيت نمبر:٦٢)

حرام نہیں مانتے جس کو حرام کیا اللہ اور رسول ﷺ نے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ :"اور حرام نہیں مانتے اس چیز کو جس کو حرام کیا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے۔"

ترجمو: "۽ نڪي الله ۽ سندس رسول صلي الله عليه وسلم جي

حرام ڪيل شيءِ کي حرام ڪري ڄاڻندا آهن."

(سورة التوبة آيت نمبر: ٢٩)

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا منصب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾

ترجمہ: "وہ ہی ہے جس نے اپنا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے چاہے برامانیں مشرکین۔"

ترجمو: "اهو (الله) آهي جنهن پنهنجي رسول صلي الله عليہ وسلم کي هدايت ۽ سچي دين سان موڪليو تان تہ ان کي سيني دينن تي غالب ڪري جيتوڻيڪ مشرڪ ناپسند ڪن."

(سورة التوبة آيت نمبر: ٣٣)

اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّآ اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ وَلَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَهُمْ كُسَالٰى وَلَا يُنْفِقُوْنَ اِلَّا وَهُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿٥٤﴾

ترجمہ: "اور وہ جو خرچ کرتے ہیں اس کا قبول ہونا بند نہ ہوا مگر اس لئے کہ

وہ اللہ ورسول ﷺ سے منکر ہوئے اور نماز کو نہیں آتے مگر ناگواری سے۔"

ترجمو: "۽ سندن صدقات قبول نہ ڪرڻ جو سبب هي آهي تہ اهي الله ۽ سندس پيغمبر جا منڪر آهن ۽ سستيءَ کان سواءِ نماز نٿا پڙهن ۽ ڪراهيت کان سواءِ خرچ نٿا ڪن."

(سورة التوبة آيت نمبر: ٥٤)

اللہ اور رسول ﷺ کے دینے پر راضی ہوتے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۙ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَرَسُوْلُهٗٓ ۙ اِنَّآ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۝٥٩

ترجمہ: "اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ و رسول ﷺ نے ان کو دیا اور کہتے ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتا ہے اللہ ہمیں اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ﷺ ہمیں اللہ ہی کی طرف رغبت ہے۔"

ترجمو: "۽ الله ۽ سندس پيغمبر جيڪي کين ڏنو آهي تنهن تي جيڪڏهن راضي رهن ها ۽ چون ها تہ اسان لاءِ الله ڪافي آهي. سگهوئي اسان کي الله ۽ سندس رسول پنهنجي فضل سان ڏيندو."

(سورة التوبة آيت نمبر: ٥٩)

غیب کی خبر دینے والے کو ستاتے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمِنْهُمُ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ النَّبِيَّ وَيَقُوْلُوْنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ

ترجمہ: " اور ان میں کوئی وہ ہیں کہ ان غیب کی خبریں دینے والے کو ستاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ تو کان ہیں۔"

ترجمو: "۽ منجهائن کي اهڙا آهن جيڪي پيغمبر کي ايذائيندا آهن ۽ چوندا آهن تہ اهو پرٻڌڙو آهي."

(سورة التوبة آيت نمبر: ٦١)

مجسم رحمت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اُذُنُ خَیۡرٍ لَّکُمۡ یُؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَ یُؤۡمِنُ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ رَحۡمَۃٌ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ ؕ

ترجمہ: "تم فرماؤ تمہارے بھلے کے لئے کان ہیں اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں اور جو تم میں مسلمان ہیں ان کے واسطے رحمت ہیں۔"

ترجمو: "فرمايو تہ اوهان لاءِ پرٻڌڙو يلو آهي الله کي مڃيندو آهي ۽ مؤمنن (جي صلاح) کي (بہ) مڃيندو آهي، ۽ اوهان مان ايمان وارن لاءِ ٻاجهارو آهي." (سورة التوبة آيت نمبر: ٦١)

رسول ﷺ کو ایذا دینے والوں کو عذاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۶۱﴾

ترجمہ: "اور جو رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دیتے ہیں ان کے لئے دردناک

عذاب ہے۔"

ترجمو: "۽ جيڪي الله جي پيغمبر کي ايذائيندا آهن تن لاءِ ڏکوئيندڙ عذاب آهي." (سورة التوبة آيت نمبر:٦١)

اللہ ورسول ﷺ کا زیادہ حق ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰہِ لَکُمۡ لِیُرۡضُوۡکُمۡ ۚ وَاللّٰہُ وَرَسُوۡلُہٗۤ اَحَقُّ اَنۡ یُّرۡضُوۡہُ اِنۡ کَانُوۡا مُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۶۲﴾

ترجمہ: "تمہارے سامنے اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ تمہیں راضی کرلیں اور اللہ اوراس کا رسول ﷺ زیادہ حقدار ہے اس بات کا کہ اسے راضی کرتے اگر ایمان رکھتے تھے۔"

ترجمو: "اوهان لاءِ الله جو قسم کڻن ٿا تان ته اوهان کي راضي ڪن الله ۽ سندس رسول صلي الله عليہ وسلم وڌيڪ حقدار آهن ته انهن کي راضي ڪن جيڪڏهن اهي مؤمن آهن."

(سورة التوبة آيت نمبر:٦٢)

جو خلاف کرے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلَمۡ یَعۡلَمُوۡۤا اَنَّہٗ مَنۡ یُّحَادِدِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَاَنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خَالِدًا فِیۡہَا ؕ ذٰلِکَ الۡخِزۡیُ الۡعَظِیۡمُ ﴿۶۳﴾

ترجمہ: ”کیا انہیں خبر نہیں کہ جو خلاف کرے گا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا تو اس کے لئے جہنم کی آگ ہے کہ ہمیشہ اس میں رہے گا یہ ہی بڑی رسوائی ہے۔“

ترجمو: ”ڇا نٿا ڄاڻن تہ جيڪي اللہ ۽ سندس رسول صلي اللہ عليہ وسلم جي مخالفت ڪندو تنهن لاءِ دوزخ جي باهہ آهي؟ منجهس سدائين رهڻ وارا آهن.“ (سورة التوبة آيت نمبر:٦٣)

کیا اللہ، اس کی آیتوں اور اسکے رسول ﷺ سے ہنستے ہو؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿٦٥﴾

ترجمہ: ”تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول ﷺ سے ہنستے ہو۔“

ترجمو: ”فرمايو تہ ڇا اللہ ۽ سندس آيتن ۽ سندس رسول صلي اللہ عليہ وسلم سان مسخري ڪريو ٿا؟“ (سورة التوبة آيت ٦٥)

اللہ گواہ کافی ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًۢا بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ ۙ وَمَنۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ الۡـكِتٰبِ ﴿٤٣﴾

ترجمہ: ”تم فرماؤ اللہ گواہ کافی ہے مجھ میں اور تم میں اور وہ جسے کتاب کا علم ہے۔“

ترجمو: ”فرمايو تہ منهنجي وچ ۾ ۽ اوهان جي وچ ۾ اللہ شاهد بس آهي ۽ اهو (بہ) جنهن ڪتاب جو علم ڏنو آهي.“

(سورة الرعد آيت نمبر:٤٣)

وعدہ خلاف نہیں کرے گا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰہَ مُخۡلِفَ وَعۡدِہٖ رُسُلَہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ﴿۴۷﴾

ترجمہ: تو ہرگز گمان نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کرے گا بیشک اللہ غالب ہے بدلہ لینے والا۔"

ترجمو: "پوءِ الله کي پنهنجن پيغمبرن سان پنهنجي وعدي جي خلافي ڪندڙ هرگز نہ ڀانءِ بيشڪ الله غالب بدلي وٺڻ وارو آهي." (سورة ابراهيم آيت نمبر:٤٧)

صاف ڈر سنانے والا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَقُلۡ اِنِّیۡۤ اَنَا النَّذِیۡرُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۸۹﴾ۚ

ترجمہ: "اور فرماؤ کہ میں ہی ہوں صاف ڈر سنانے والا۔"

ترجمو: "۽ فرمايو تہ بيشڪ آئون پڌرو ڊيڄاريندڙ آهيان."

(سورة الحجر آيت نمبر:٨٩)

ان ہنسنے والوں پر کفایت کرتے ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّا کَفَیۡنٰکَ الۡمُسۡتَہۡزِءِیۡنَ ﴿۹۵﴾ۙ

ترجمہ: "ان ہنسنے والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں۔"

ترجمو: "بيشڪ اسان تنهنجي طرفان چٺر ڪندڙن جي مقابلي ۾ پورا ٿياسون." (سورة الحجر آيت نمبر: ٩٥)

ہدایت ور حمت ایمان والوں کے لئے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَمَآ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخۡتَلَفُوۡا فِيۡهِ‌ۙ وَهُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿٦٤﴾

ترجمہ: "اور ہم نے تم پر یہ کتاب نہ اتاری مگر اس لئے کہ تم لوگوں کے لئے اچھی طرح بیان کردو اس چیز کو جس میں وہ اختلاف کریں اور ہدایت اور رحمت ایمان والوں کے لئے۔"

ترجمو: "۽ اسان توتي ڪتاب نازل نہ ڪيو مگر هن لاءِ تہ جن ان بابت جهڳڙو ڪيو تن کي تون بيان ڪرين ۽ مؤمن قوم لاءِ هدايت ۽ ٻاجهہ آهي." (سورة النحل آيت نمبر: ٦٤)

انہوں نے جھٹلایا تو انہیں عذاب نے پکڑا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَلَقَدۡ جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡهُمۡ فَكَذَّبُوۡهُ فَاَخَذَهُمُ الۡعَذَابُ وَهُمۡ ظٰلِمُوۡنَ ﴿١١٣﴾

ترجمہ: "اور بے شک ان کے پاس انہیں میں سے ایک رسول ﷺ تشریف لایا تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں عذاب نے پکڑا اور وہ بے انصاف تھے۔"

ترجمو: "۽ بيشڪ منجهانئن (هڪ) رسول صلي الله عليہ وسلم

وٽن آيو پوءِ ڪيس ڪوڙو ڀانيائون تنهن ڪري کين عذاب پڪڙيو ۽ اهي ظالم هئا." (سورة النحل آيت ١١٣)

جہاں سب تمہاری حمد کریں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا ﴿۷۹﴾

ترجمہ: "قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سے سب تمہاری حمد کریں۔"

ترجمو: "تنهنجو پالڻهار تو کي سگهوئي ساراهيل جاءِ ۾ اٿاريندو." (سورة الاسراء آيت نمبر: ٧٩)

خوشی اور ڈر سنانے والا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَمَا نُرۡسِلُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِلَّا مُبَشِّرِیۡنَ وَمُنۡذِرِیۡنَ ۚ

ترجمہ: "اور ہم رسولوں کو نہیں بھیجتے مگر خوشی اور ڈر سنانے والے۔"

ترجمو: "۽ اسان پيغمبرن کي رڳو خوشخبري ڏيندڙ ۽ ڊيڄاريندڙ ڪري موڪليون ٿا." (سورة الڪهف آيت نمبر: ٥٦)

آیات اور رسولوں کی ہنسی بنانے والوں کو بدلہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ذٰلِکَ جَزَآؤُہُمۡ جَہَنَّمُ بِمَا کَفَرُوۡا وَاتَّخَذُوۡۤا اٰیٰتِیۡ وَرُسُلِیۡ ہُزُوًا ﴿۱۰۶﴾

ترجمہ: " یہ ان کا بدلہ ہے جہنم اس پر کہ انہوں نے انکار کیا اور میری آیتوں اور میرے رسولوں کی ہنسی بنائی۔"

ترجمو: "اها سندن سزا دوزخ انهيءَ ڪري آهي جو ڪفر ڪيائون ۽ منهنجي آيتن ۽ منهنجي پيغمبرن کي ٺٺولي ڪري ورتائون."

(سورۃ الکھف آیت نمبر: ١٠٦)

غیب کی خبریں بتانے والا نبی ﷺ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ﴿٤٩﴾

ترجمہ: "اور ہر ایک کو غیب کی خبریں بتانے والا نبی ﷺ کیا۔"

ترجمو: "۽ هر هڪ کي پيغمبر ڪيوسون."

(سورۃ مریم آیت نمبر: ٤٩)

شفاعت کی خوشخبری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَوْمَئِذٍ لَّا تَنفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَرَضِيَ لَهُ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾

ترجمہ: "اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی مگر اس کی جسے رحمٰن نے اجازت دے دی اور اس کی بات پسند فرمائی۔"

ترجمو: "انهيءَ ڏينهن شفاعت فائدو نہ ڏيندي سواءِ ان جي جنهن کي رحمان اجازت عطا ڪري ۽ سندس ڳالهہ کان راضي رهي."

(سورۃ طٰہٰ آیت نمبر: ١٠٩)

سارے جہانوں کے لئے رحمت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۱۰۷﴾

ترجمہ: "اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہانوں کے لئے۔"

ترجمو: "۽ اسان (اي رسول صلي الله عليه وسلم) تو کي خاص جهانن لاءِ رحمت ڪري موڪليو آهي."

(سورۃ الانبیآء آیت نمبر:۱۰۷)

اللہ اپنے نبی ﷺ کی مدد فرمائے گا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مَنۡ كَانَ يَظُنُّ اَنۡ لَّنۡ يَّنۡصُرَهُ اللّٰهُ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ فَلۡيَمۡدُدۡ بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لۡيَقۡطَعۡ فَلۡيَنۡظُرۡ هَلۡ يُذۡهِبَنَّ كَيۡدُهٗ مَا يَغِيۡظُ ﴿۱۵﴾

ترجمہ: "جو یہ خیال کرتا ہو کہ اللہ اپنے نبی ﷺ کی مدد نہ فرمائے گا دنیا و آخرت میں تو اسے چاہئے کہ اوپر کو ایک رسی تانے پھر اپنے آپ کو پھانسی دے لے۔ پھر دیکھے اس کی یہ تدبیر کچھ لے گئی اس بات کو جس کی اسے جلن ہے۔"

ترجمو: "جيڪو ڀانئي ٿو تہ الله ان (رسول صلي الله عليه وسلم) جي دنيا ۽ آخرت ۾ ڪڏهن مدد نہ ڪندو، تنهن کي گهرجي تہ آسمان ڏانهن رسيءَ سان چڙهي پوءِ ان کي ڪٽي ڇڏي ۽ ڏسي تہ آن جي تدبير آن شيءِ کي ختم ڪيو جنهن آن

کي ڪاوڙايو." (سورة الحج آيت نمبر: ١٥)

صاف ڈر سنانے والا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمۡ نَذِیۡرٌ مُّبِیۡنٌ ﴿۴۹﴾

ترجمہ: "تم فرمادو کہ اے لوگو! میں تو یہی تمہارے لئے صاف ڈر سنانے والا ہوں۔"

ترجمو: "فرمايو تہ اي انسانو! آءٌ توهان لاءِ رڳو پڌرو ڊيڄاريندڙ آهيان." (سورة الحج آيت نمبر: ٤٩)

بیشک نافرمان جہنم میں ہمیشہ رہیں گے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ؕ وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡهَاۤ اَبَدًا ﴿ؕ۲۳﴾

ترجمہ: "(میرا کام نہیں) مگر اللہ کے پیام پہنچانا اور اس کی رسالتیں اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم نہ مانے ان کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔"

ترجمو: "مگر الله جي طرفان خبر ۽ سندس پيغام پهچائڻا آهن ۽ جيڪو الله ۽ سندس رسول صلي الله عليہ وسلم جي نافرماني ڪندو تنهن لاءِ بيشڪ دوزخ جي باھ آهي جنهن ۾ سدائين رهندا." (سورة الجن آيت نمبر:٢٣)

غیب جاننے والا اللہ اپنے غیب پر مطلع نہیں کرتا سوائے پسندیدہ رسولوں کے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾

ترجمہ: ”غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے پہرہ مقرر کر دیتا ہے۔“

ترجمو: "ڳجھ جو ڄاڻندڙ آهي پوءِ پنهنجي ڳجھ تي ڪنهن کي واقف نہ ڪندو آهي. سواءِ انهيءَ جي جنهن رسول کي پسند ڪري، بيشڪ سندس اڳيان ۽ سندس پويان نگهبان مقرر ڪري ٿو." (سورة الجن آيت نمبر: ٢٦-٢٧)

ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے کہ تم پر حاضر وناظر ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

ترجمہ: ”بے شک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے کہ تم پر حاضر ناظر ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا۔“

ترجمو: "بيشڪ اسان توهان ڏانهن هڪ رسول صلي الله عليہ وسلم توهان تي شاهدي ڏيندڙ موڪليو آهي جهڙي طرح فرعون

ڏانهن (موسيٰ) پيغمبر (ڪري) موڪليوسون."

(سورة المزمل آيت نمبر: ١٥)

جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ مانے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَمَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَاۤ اَبَدًا ؕ﴿۲۳﴾

ترجمہ: "جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم نہ مانے تو بیشک ان کے لئے جہنم کی آگ ہے جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔"

ترجمو: "۽ جيڪو الله ۽ سندس رسول صلي الله عليه وسلم جي نافرماني ڪندو، بيشڪ تنهن لاءِ دوزخ جي باهه آهي جنهن ۾ سدائين رهندا."

(سورة الجن آيت نمبر: ٢٣)

بیشک یہ عزت والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّہٗ لَقَوۡلُ رَسُوۡلٍ کَرِیۡمٍ ۙ﴿۱۹﴾

ترجمہ: "بیشک یہ عزت والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا ہے۔"

ترجمو: "بيشڪ اهو هڪ سڳوري رسول جو پيغام آهي."

(سورة التڪوير آيت نمبر: ١٩)

اور یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب بتانے میں بخیل نہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَمَا ہُوَ عَلَی الۡغَیۡبِ بِضَنِیۡنٍ ﴿ۚ۲۴﴾

ترجمہ: "اور یہ نبی ﷺ غیب بتانے میں بخیل نہیں۔"

ترجمو: "۽ اهو ڳجهه تي بخل ڪندڙ نه آهي."

(سورة التكوير آيت نمبر: ٢٤)

کتنے ہی شہر تھے جنہوں نے سرکشی کی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَكَاَيِّنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ عَتَتۡ عَنۡ اَمۡرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبۡنٰهَا حِسَابًا شَدِيۡدًا ۙ وَّعَذَّبۡنٰهَا عَذَابًا نُّكۡرًا ۞٨

ترجمہ: کتنے ہی شہر تھے جنہوں نے اپنے رب کے حکم اور اس کے رسولوں سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے سخت حساب لیا اور انہیں بری مار دی۔"

ترجمو: "۽ ڪيترا ڳوٺ هئا جن پنهنجي پالڻهار جي حڪم ۽ سندس پيغمبرن کان سرڪشي ڪئي، پوءِ سخت عذاب سان انهن کي پڪڙيوسون ۽ سخت عذاب سان ڪين عذاب ڪيوسون."

(سورة الطلاق آيت نمبر:٨)

وہ اسے باغوں میں لے جائے گا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

رَّسُوۡلًا يَّتۡلُوۡا عَلَيۡكُمۡ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ لِّيُخۡرِجَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوۡرِ ؕ وَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ وَيَعۡمَلۡ صَالِحًا يُّدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدۡ اَحۡسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزۡقًا ۞١١

ترجمہ: "وہ رسول ﷺ کہ تم پر اللہ کی روشن آیتیں پڑھتا ہے تاکہ انہیں جو ایمان لائے اور اچھا کام کرے وہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہتیں ہیں جن میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے بیشک اللہ نے اس کے لئے اچھی روزی رکھی ہے۔"

ترجمو: "هڪ رسول آهي جيڪو توهان تي الله جون پڌريون آيتون پڙهندو آهي تہ جن ايمان آندو ۽ چڱا ڪم ڪيا تن کي اونداهين کان روشني ڏانهن ڪڍي ۽ جيڪو الله تي ايمان آڻيندو ۽ چڱا ڪم ڪندو تنهن کي اهڙن باغن ۾ داخل ڪندو جن جي هيٺان واهيون وهنديون آهن، اتي هميشہ رهندا. بيشڪ ان جي روزي چڱي طرح ٺاهي آهي." (سورة الطلاق آيت نمبر: ١١)

بیشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول ﷺ سے باتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝٤٠ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝٤١ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝٤٢ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٤٣

ترجمہ: "بیشک یہ قرآن ایک کرم والے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے باتیں ہیں اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں کتنا کم یقین رکھتے ہو اور نہ کسی کاہن کی بات کتنا کم دھیان کرتے ہو ☆ اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے"

ترجمو: "بيشڪ هي (قرآن) هڪ سڳوري قاصد جو ڪلام آهي ۽ اهو ڪنهن شاعر جو ڪلام نہ آهي. توهين ٿورڙو يقين رکو ٿا ۽ نہ ڪي ڪنهن پوپو جو ڪلام آهي، توهان ٿوري نصيحت وٺو

تا. (هيءُ) جهانن جي پالڻهار کان نازل ٿيل آهي."

(سورة الحاقه آيت نمبر: ٤٠-٤١-٤٢-٤٣)

وہ اللہ کا رسول ﷺ کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۙ﴿۲﴾

ترجمہ: "وہ کون وہ اللہ ﷺ کا رسول کہ پاک صحیفے پڑھتا ہے۔"

ترجمو: "الله جو رسول صلي الله عليہ وسلم آهي جيڪو پاڪ صحيفا پڙهي ٿو." (سوره البينة آيت نمبر: ٢)

انہیں پاک کرتے اور کتاب وحکمت کا علم فرماتے ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

هُوَ الَّذِىۡ بَعَثَ فِى الۡاُمِّيّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡهُمۡ يَتۡلُوۡا عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيۡهِمۡ وَيُعَلِّمُهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡحِكۡمَةَ ۚ وَاِنۡ كَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِىۡ ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍۙ ﴿۲﴾

ترجمہ: "وہ ہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہیں میں سے ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب وحکمت کا علم عطا فرماتے ہیں اور بے شک وہ اس سے پہلے ضرور کھلی گمراہی میں تھے۔"

ترجمو: "(الله) اهو آهي جنهن اڻ پڙهيلن ۾ انهن مان هڪ رسول موڪليو جيڪو وٽن سندس آيتون پڙهي ٿو ۽ کين پاڪ ڪري

تو ۽ کين ڪتاب ۽ دانائي سيکاري ٿو ۽ جيتوڻيڪ اِهي (هن کان) اڳ پڌري .گمراهي ۾ هئا." (سوره الجمعة آيت نمبر:۲)

عزت اللہ، رسول ﷺ اور مسلمانوں کے لئے ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾

ترجمہ: "اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور مسلمانوں کے لئے ہے، مگر منافقوں کو خبر نہیں۔"

ترجمو: "تنهن ڪري الله ۽ سندس رسول تي ايمان آڻيو ۽ انهيءَ نور (قرآن) تي بہ جيڪو اسان نازل ڪيو آهي ۽ جيڪي ڪريو ٿا تنهن جي الله خبر رکندڙ آهي."

(سوره المنافقون آيت نمبر:۸)

ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس نور پر جو ہم نے اتارا ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۸﴾

ترجمہ: "تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس نور پر جو ہم نے اتارا ہے، اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے۔"

ترجمو: "۽ عزت الله، سندس رسول ۽ مؤمنن لاءِ آهي پر منافق نہ ڄاڻندا آهن."

(سوره التغابن آيت نمبر:۸)

پھر اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ پر صرف صاف پہنچادینا ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّیۡتُمۡ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوۡلِنَا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۲﴾

ترجمہ: "اور اللہ کا حکم مانو اور رسول ﷺ کا حکم مانو اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ پر صرف صریح پہنچادینا ہے۔"

ترجمو: "۽ الله جو حڪم مڃيو ۽ رسول صلي الله عليہ وسلم جو حڪم مڃيو، پوءِ جيڪڏهن مُنهن موڙيندؤ تہ اسان جي رسول تي رڳو پڌرو پيغام پهچائڻ آهي."

(سوره التغابن آيت نمبر: ۱۲)

اے نبی ﷺ! جب تمہارے پاس مسلمان عورتیں حاضر ہوں تو ان سے بیعت لو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَکَ الۡمُؤۡمِنٰتُ یُبَایِعۡنَکَ عَلٰۤی اَنۡ لَّا یُشۡرِکۡنَ بِاللّٰہِ شَیۡئًا وَّلَا یَسۡرِقۡنَ وَلَا یَزۡنِیۡنَ وَلَا یَقۡتُلۡنَ اَوۡلَادَہُنَّ وَلَا یَاۡتِیۡنَ بِبُہۡتَانٍ یَّفۡتَرِیۡنَہٗ بَیۡنَ اَیۡدِیۡہِنَّ وَاَرۡجُلِہِنَّ وَلَا یَعۡصِیۡنَکَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ فَبَایِعۡہُنَّ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَہُنَّ اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۲﴾

ترجمہ: "اے نبی ﷺ! جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں

اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا کچھ شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گے نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

ترجمو: "اي نبي صلي الله عليہ وسلم! جڏهن تو وٽ مؤمنياڻيون اچن تان تہ توسان بيعت ڪن تہ ڪنهن کي الله سان شريڪ نہ ڪنديون ۽ نڪي چوري ڪنديون ۽ نڪي زنا ڪنديون ۽ نڪي پنهنجي اولاد کي قتل ڪنديون ۽ نڪي ڪنهن چڱي ڪم ۾ تنهنجي نافرماني ڪنديون، تہ پوءِ سندن بيعت قبول ڪر ۽ انهن لاءِ الله کان بخشش گهر. بيشڪ الله بخشڻهار مهربان آهي."

(سوره الممتحنه آيت نمبر: ١٢)

اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

هُوَ الَّذِىۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ

لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوۡ كَرِهَ الۡمُشۡرِكُوۡنَ ۝٩

ترجمہ: "وہ ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے چاہے برا مانے مشرک۔"

ترجمو: "(الله) اهو آهي جنهن پنهنجي رسول کي هدايت ۽ سچي

دين سان موڪليو تان تہ ان کي سيني دينن تي غالب ڪري جيتوڻيڪ مشرڪن کي ناپسند هجي."

(سوره الصف آيت نمبر: ۹)

ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَتُجَاہِدُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ بِاَمۡوَالِکُمۡ وَاَنۡفُسِکُمۡ ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿ۙ۱۱﴾

ترجمہ: "ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو کہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔"

ترجمو: "الله ۽ سندس رسول تي ايمان آڻيو ۽ پنهنجن مالن ۽ پنهنجن جانين سان الله جي واٽ ۾ لڙائي ڪريو جيڪڏهن ڄاڻو تا تہ اهو اوهان لاءِ ڀلو آهي." (سوره الصف آيت نمبر: ۱۱)

جب تم رسول ﷺ سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِذَا نَاجَیۡتُمُ الرَّسُوۡلَ فَقَدِّمُوۡا بَیۡنَ یَدَیۡ نَجۡوٰىکُمۡ صَدَقَۃً ؕ

ترجمہ: "اے ایمان والو! جب تم رسول ﷺ سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو۔"

ترجمو: "اي ايمان وارؤ! جڏهن اوهين (ڳجهو تہ) رسول سان ڪا

ڳجهي ڳالهه ڪريو ته پنهنجي ڳجهي ڳالهه ڪرڻ کان اڳ
پهريائين خيرات ڏيو." (سوره المجادله آيت نمبر: ١٢)

یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے علیحدہ رہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٤﴾

ترجمہ: "یہ اس لئے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے علیحدہ رہے اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے علیحدہ ہوا تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے۔"

ترجمو: "اِهو (عذاب) هن ڪري آهي جو انهن الله ۽ سندس رسول صلي الله عليہ وسلم جي مخالفت ڪئي ۽ جيڪو الله جي رسول جي مخالفت ڪندؤ ته بيشڪ الله سخت عذاب (ڪرڻ) وارو آهي." (سوره الحشر آيت نمبر: ٤)

ہاں اللہ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ

ترجمہ: "ہاں اللہ اپنے رسولوں کے قابو میں دے دیتا ہے جسے چاہے۔"

ترجمو: "ليڪن الله پنهنجن رسولن کي جنهن تي وٽيس (تنهن تي) غالب ڪندو آهي." (سوره الحشر آيت نمبر: ٦)

تي) غالب کندو آهي." (سوره الحشر آيت نمبر: ٦)

اور جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں لے لو

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَمَا نَهٰىكُمۡ عَنۡهُ فَانۡتَهُوۡا‌ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۘ‏ ﴿۷﴾

ترجمہ: "اور جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ کا عذاب شدید ہے"

ترجمو: "۽ جيڪي اوهان کي عطا ڪري، اهو وٺو ۽ جنهن کان اوهان کي منع ڪري تنهن کي ڇڏي ڏيو ۽ الله کان ڊڄو بيشڪ الله سخت عذاب (ڪرڻ) وارو آهي."

(سوره الحشر آيت نمبر:٧)

بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

لَقَدۡ اَرۡسَلۡنَا رُسُلَنَا بِالۡبَيِّنٰتِ وَاَنۡزَلۡنَا مَعَهُمُ الۡكِتٰبَ وَالۡمِيۡزَانَ لِيَقُوۡمَ النَّاسُ بِالۡقِسۡطِ‌ ۚ

ترجمہ: "بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور عمل کی ترازو اتاری کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔"

ترجمو: "بيشڪ اسان پنهنجن رسولن کي پڌرين نشانين سان موڪليو ۽ ساڻن ڪتاب ۽ تارازي لاٿي تان ته ماڻهو انصاف تي قائم رهن." (سوره الحديدآيت نمبر:٢٥)

یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝۴

ترجمہ: "یہ اس لئے کہ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور منکروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

ترجمو: "اِهو هن لاءِ آهي تہ الله ۽ سندس رسول (جي حڪم). کي مڃيو ۽ اهي الله جون حدون آهن ۽ منڪرن لاءِ ڏکوئيندڙ عذاب آهي."

(سوره المجادله آيت نمبر: ٤)

بے شک جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَاۗدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝۵

ترجمہ: "بے شک وہ جو مخالفت کرتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی، ذلیل کئے گئے جیسے ان سے اگلوں کو ذلت دی گئی اور بیشک ہم نے روشن آیتیں اتاریں اور منکروں کے لئے خواری کا عذاب ہے۔"

ترجمو: "بيشڪ جيڪي الله ۽ سندس رسول جي مخالفت ڪن ٿا تن کي (ائين) خوار ڪيو ويو جيئن انهن کي خوار ڪيو ويو جيڪي ڪانئن اڳ هئا بيشڪ اسان پڌريون آيتون نازل ڪيون آهن ۽ منڪرن لاءِ خوار ڪندڙ عذاب آهي."

(سوره المجادله نمبر: ٥)

اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝۹

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم جب آپس میں مشورہ کرو تو گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو اور نیکی اور پرہیزگری کا مشورہ کرو اور اللہ سے ڈرو جس کی طرف اٹھائے جاؤ گے۔"

ترجمو: "اي ايمان وارؤ! جڏهن (اوهين) پاڻ ۾ (ڪا) ڳجهي صلاح ڪريو تہ گناهہ ۽ حد کان لنگھڻ ۽ رسول جي نافرماني بابت ڳجهي صلاح نہ ڪريو ۽ پاڻ ۾ چڱائي ۽ پرهيزگاريءَ بابت صلاح ڪريو ۽ انهي الله کان ڊڄو جنهن ڏانهن توهان اتاريا ويندؤ."

(سوره المجادله آيت نمبر: ۹)

حالانکہ یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بلا رہے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ مَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَ الرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَ قَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۸

ترجمہ: "اور تمہیں کیا ہے کہ اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ یہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ اور بے شک وہ تم سے یہ عہد لے چکا ہے اگر تمہیں یقین ہو۔"

ترجمو: "۽ توهان کي (ڇا) ٿيو آهي جو الله تي ايمان نہ ٿا آڻيو؟ حالانڪ رسول توهان کي سڏي ٿو تہ توهين پنهنجي پالڻهار تي ايمان آڻيو ۽ بيشڪ توهان کان انجام ورتو اٿس جيڪڏهن مجڻ وارا آهيو." (سوره الحديدآيت نمبر:٨)

تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے فرمانبردار رہو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فَاِذۡ لَمۡ تَفۡعَلُوۡا وَتَابَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمۡ فَاَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَاَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ ؕ وَاللّٰہُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۳﴾

ترجمہ: "پھر جب تم نے یہ نہ کیا اور اللہ نے اپنی محبت سے تم پر رجوع فرمائی تو نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اللہ اور رسول ﷺ کی فرمانبردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔"

ترجمو: "پوءِ جڏهن توهان نہ ٿا ڪريو ۽ الله توهان تي ٻاجھ سان موٽيو تہ پوءِ نماز پڙهو ۽ زڪوٰت ڏيو ۽ الله ۽ سندس رسول جو چيو مڃيو ۽ جيڪي ڪريو ٿا تنهنجي الله خبر رکندڙ آهي."
(سوره المجادله آيت نمبر: ١٣)

اللہ اور رسول ﷺ کی مخالفت کرنے والے ذلیل ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحَآدُّوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗۤ اُولٰٓئِکَ فِی الۡاَذَلِّیۡنَ ﴿۲۰﴾

ترجمہ: ''بیشک وہ جو اللہ اور رسول ﷺ کی مخالفت کرتے ہیں وہ سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں۔''

ترجمو: "بيشڪ جيڪي الله ۽ سندس رسول جي مخالفت ڪن ٿا سي تمام خواريءَ وارن مان آهن."

(سوره المجادله آيت نمبر: ٢٠)

اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں اور میرا رسول ﷺ غالب آئے گا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾

ترجمہ: ''اللہ لکھ چکا کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول ﷺ بیشک اللہ قوت والا عزت والا ہے۔''

ترجمو: "بيشڪ الله لکي ڇڏيو آهي تہ آئون ضرور غالب رهندس ۽ منهنجا رسول بہ بيشڪ الله سگهارو غالب آهي."

(سوره المجادله آيت نمبر: ٢١)

اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ﷺ ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ﴿۷﴾

ترجمہ: ''اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول ﷺ ہیں بہت معاملوں میں

اگر یہ تمہاری خوشی کریں تو تم ضرور مشقت میں پڑو لیکن اللہ نے تمہیں ایمان پیارا کر دیا اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا اور انکار اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی ایسے ہی لوگ راہ پر ہیں۔"

ترجمو: "۽ ڄاڻو تہ بيشڪ توهان ۾ الله جو رسول آهي، جيڪڏهن گهڻن ڪمن ۾ هو توهان جو چيو مڃي تہ توهين ڏکيا ٿيندؤ پر الله توهان لاءِ ايمان کي پيارو ڪيو ۽ توهان جي دلين ۾ ان کي چڱو ڪيائين ۽ توهان وٽ ڪفر ۽ بني ديني ۽ گناھ کي ناپسند ڪيائين، اهي ئي سڌي واٽ وارا آهن."

(سورہ الحجرات آیت نمبر:۷)

اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو گے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَاِنۡ تُطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَا یَلِتۡکُمۡ مِّنۡ اَعۡمَالِکُمۡ شَیۡئًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۱۴﴾

ترجمہ: "اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو گے تو تمہارے کسی عمل کا تمہیں نقصان نہ رہے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

ترجمو: "۽ جيڪڏهن الله ۽ سندس رسول جو چيو مڃيندؤ تہ توهان جي عملن مان توهان لاءِ ڪجھ (بہ) نہ گهٽائيندو، بيشڪ الله بخشڻهار مهربان آهي."

(سورہ الحجرات آیت نمبر: ۱۴)

ایمان لانے والے تو وہ ہی ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ ثُمَّ لَمۡ یَرۡتَابُوۡا وَ جٰہَدُوۡا بِاَمۡوَالِہِمۡ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الصّٰدِقُوۡنَ ﴿۱۵﴾

ترجمہ: "ایمان لانے والے تو وہ ہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کی وہ ہی سچے ہیں۔"

ترجمو: "بيشڪ مؤمن رڳو اهي آهن جن الله ۽ سندس رسول تي ايمان آندو پوءِ (ڪو) شڪ نه ڪيائون ۽ الله جي واٽ ۾ پنهنجن مالن ۽ پنهنجين جانين سان جهاد ڪيائون. اهي ئي سچا آهن."

(سوره الحجرات آيت نمبر: ١٥)

اوروں کا جانشین کیا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ اَنۡفِقُوۡا مِمَّا جَعَلَکُمۡ مُّسۡتَخۡلَفِیۡنَ فِیۡہِ ؕ فَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ اَنۡفَقُوۡا لَہُمۡ اَجۡرٌ کَبِیۡرٌ ﴿۷﴾

ترجمہ: "اللہ اور اس کے رسول ﷺ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لاؤ اور اس کی راہ میں کچھ وہ خرچ کرو جس میں تمہیں اوروں کا جانشین کیا تو جو تم میں ایمان لائے اور اس کی راہ میں خرچ کیا ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔"

ترجمو: "الله ۽ سندس رسول تي ايمان آڻيو ۽ انهي مال مان خرچ

ڪريو جنهن ۾ اوهان کي ٻين جو وارث ڪيو اٿس ۽ توهان مان جن ايمان آندو ۽ (الله جي واٽ ۾) خرچ ڪيو تن لاءِ وڏو اجر آهي."
(سوره الحديد آيت نمبر:٧)

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھو

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُقَدِّمُوۡا بَيۡنَ يَدَىِ اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيۡعٌ عَلِيۡمٌ ۝١

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سنتا جانتا ہے۔"

ترجمو: "اي ايمان وارؤ! الله ۽ سندس رسول جي آڏو اڳرائي نه ڪريو ۽ الله کان ڊڄو. بيشڪ الله ٻڌندڙ ڄاڻندڙ آهي."
(سوره الحجرات آيت نمبر: ١)

آوازیں اونچی نہ کرو اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تَرۡفَعُوۡۤا اَصۡوَاتَكُمۡ فَوۡقَ صَوۡتِ النَّبِىِّ وَلَا تَجۡهَرُوۡا لَهٗ بِالۡقَوۡلِ كَجَهۡرِ بَعۡضِكُمۡ لِبَعۡضٍ اَنۡ تَحۡبَطَ اَعۡمَالُكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ۝٢

ترجمہ: "اے ایمان والو! اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔"

ترجمو: "اي ايمان وارؤ! پنهنجا آواز رسول صلي الله عليه وسلم جي آواز کان مٿي نه ڪريو ۽ جيئن اوهان جو هڪ ٻئي سان وڏي سڏ ڳالهائڻ آهي (تيئن) ساڻس ڏاڍيان نه ڳالهايو، متان اوهان جا عمل ڇٽ تي وڃن ۽ اوهين کي خبر به نه هجي."

(سوره الحجرات آيت نمبر: ٢)

وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الَّذِیۡنَ یَغُضُّوۡنَ اَصۡوَاتَهُمۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیۡنَ امۡتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوۡبَهُمۡ لِلتَّقۡوٰی ؕ لَهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ وَّ اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ۳

ترجمہ: "بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔"

ترجمو: "بيشڪ جيڪي پنهنجن آوازن کي الله جي رسول جي آڏو جهڪو ڪن ٿا اِهي اُهي آهن جن جي دلين کي الله پرهيزگاريءَ لاءِ آزمايو. انهن لاءِ بخشش ۽ وڏو اجر آهي."

(سوره الحجرات آيت نمبر: ٣)

وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں بے عقل ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِنَّ الَّذِيۡنَ يُنَادُوۡنَكَ مِنۡ وَّرَآءِ الۡحُجُرٰتِ اَكۡثَرُهُمۡ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۴﴾ وَلَوۡ اَنَّهُمۡ صَبَرُوۡا حَتّٰى تَخۡرُجَ اِلَيۡهِمۡ لَكَانَ خَيۡرًا لَّهُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ﴿۵﴾

ترجمہ: "بیشک وہ جو تمہیں حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں سے اکثر بے عقل ہیں اور اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ آپ ان کے پاس تشریف لاتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

ترجمو: "بيشڪ جيڪي حجرن جي ٻاهران تو کي سڏيندا آهن تن مان گهڻا بي سمجهه آهن ۽ جيڪڏهن اهي تنهنجي ڏانهن نڪرڻ تائين صبر ڪن ها ته انهن لاءِ ڀلو هجي ها، ۽ الله بخشڻهار مهربان آهي." (سوره الحجرات آيت نمبر: ٤-٥)

اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَمَنۡ لَّمۡ يُؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ سَعِيۡرًا ﴿۱۳﴾

ترجمہ: "اور جو ایمان نہ لائے اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر تو بیشک ہم نے انکار کرنے والوں کے لئے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔"

ترجمو: "۽ جنهن الله ۽ سندس رسول تي ايمان نه آندو ته بيشڪ

اسان انهن ڪافرن لاءِ ٻرندڙ باهه تيار ڪئي آهي."
(سوره الفتح آيت نمبر:١٣)

اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ يُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ‌ ۚ وَمَنۡ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبۡهُ عَذَابًا اَلِيۡمًا ﴿۱۷﴾

ترجمہ :"اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانے اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور جو پھر جائے گا اسے دردناک عذاب فرمائے گا۔"

ترجمو: "۽ جيڪو الله ۽ سندس رسول جو چيو مڃيندو تنهن کي (الله اهڙن) باغن ۾ داخل ڪندو جن جي هيٺان واهيون پيون وهن ۽ جيڪو ڦرندو تنهن کي ڏکوئيندڙ عذاب جي سزا ڏيندو."
(سوره الفتح آيت نمبر١٧)

بیعت کرتے ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

لَقَدۡ رَضِىَ اللّٰهُ عَنِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اِذۡ يُبَايِعُوۡنَكَ تَحۡتَ الشَّجَرَةِ

ترجمہ :"بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب اس پیڑ کے نیچے تمہاری بیعت کرتے ہیں۔"

ترجمو: "بيشڪ الله مؤمنن کان راضي ٿيو جنهن وقت وڻ هيٺ

تو سان بيعت تي ڪيائون." (سوره الفتح آيت نمبر١٨)

جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

هُوَ الَّذِيۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ بِالۡهُدٰى وَدِيۡنِ الۡحَـقِّ لِيُظۡهِرَهٗ عَلَى الدِّيۡنِ كُلِّهٖ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًا ؕ ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيۡنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الۡكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡ تَرٰٮهُمۡ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا سِيۡمَاهُمۡ فِىۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ ؕ

ترجمہ: "وہ ہی ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اور اللہ کافی ہے گواہ ☆ محمد ﷺ اللہ کے رسول ﷺ ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت اس کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔"

ترجمو: "(الله) اهو آهي جنهن پنهنجي رسول کي هدايت ۽ سچي دين سان موڪليو تہ اُن کي سيني دينن تي غالب ڪري ۽ الله شاهد ڪافي آهي. محمد صلي الله عليہ وسلم الله جو موڪليل آهي ۽ جيڪي سندس سنگتي آهن سي ڪافرن تي ڏاڍا سخت آهن ۽ پاڻ ۾ مهربان آهن ڪين رڪوع ڪندڙ، سجدو ڪندڙ ڏسندين، الله جو فضل ۽ رضامندي طلب ڪن ٿا. انهن جي

نشاني سندن منهن ۾ سجدي جي اثر کان (پڌري) آهي."
(سوره الفتح آيت نمبر: ۲۸-۲۹)

انوکھا رسول ﷺ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

قُلۡ مَا كُنۡتُ بِدۡعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَمَاۤ اَدۡرِىۡ مَا يُفۡعَلُ بِىۡ وَلَا بِكُمۡ‌ؕ اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوۡحٰٓى اِلَىَّ وَمَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِيۡرٌ مُّبِيۡنٌ ۝۹

ترجمہ: "تم فرماؤ میں کوئی انوکھا رسول ﷺ نہیں اور نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا میں تو ایک ہی کا تابع ہوں جو مجھے وحی ہوتی ہے اور میں نہیں مگر صاف ڈر سنانے والا۔"

ترجمو: "چئو ته آءٌ رسولن مان کو نئون (آيل) نه آهيان ۽ نه ڄاڻان ته مون سان ۽ اوهان سان ڇا ڪيو ويندو، جيڪو مون ڏانهن وحي ڪيو وڃي ٿو، تنهن کان سواءِ (ٻيءَ) ڪنهن (ڳالهه) جي تابعداري نٿو ڪريان ۽ آءٌ رڳو پڌرو ڊيڄاريندڙ آهيان."
(سوره الاحقاف آيت نمبر: ۹)

اپنے عمل باطل نہ کرو

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَطِيۡعُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَلَا تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَـكُمۡ ۝۳۳

ترجمہ: "اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول ﷺ کا حکم مانو اور اپنے

عمل باطل نہ کرو۔“

ترجمو: ”اي ايمان وارؤ! الله جو چيو مڃيو ۽ رسول صلي الله عليہ وسلم جو چيو مڃيو ۽ پنھنجا عمل نہ وڃايو."

(سوره محمد آيت نمبر: ٣٣)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ۙ﴿۸﴾ لِّتُؤۡمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَ رَسُوۡلِہٖ وَ تُعَزِّرُوۡہُ وَ تُوَقِّرُوۡہُ ؕ وَ تُسَبِّحُوۡہُ بُکۡرَۃً وَّ اَصِیۡلًا ﴿۹﴾

ترجمہ: ”بیشک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر و ناظر اور خوشی اور ڈر سناتا تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بولو۔“

ترجمو: ”بيشڪ اسان تو کي شاهدي ڏيندڙ ۽ خوشخبري ڏيندڙ ۽ ڊيڄاريندڙ ڪري موڪليو، تہ اوهين الله ۽ سندس رسول صلي الله عليہ وسلم تي ايمان آڻيو ۽ سندس (دين جي) مدد ڪريو ۽ سندس عزت ڪريو ۽ صبح ۽ سانجهيءَ جو الله ڪي پاڪائي سان ساراهيو."

(سوره الفتح آيت نمبر:٨-٩)

رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت اللہ سے بیعت ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُبَایِعُوۡنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوۡنَ اللّٰہَ ؕ یَدُ اللّٰہِ فَوۡقَ اَیۡدِیۡہِمۡ ۚ

فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا يَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿۱۰﴾

ترجمہ: "وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا اور جس نے پورا کیا وہ عہد جو اس نے اللہ سے کیا تھا تو بہت جلد اللہ اسے بڑا ثواب دے گا۔"

ترجمو: "بيشڪ جيڪي تو سان بيعت ڪن ٿا سي الله ئي سان بيعت ڪن ٿا. سندن هٿن مٿان الله جو هٿ آهي، پوءِ جيڪو پنهنجو عهد ٽوڙيندو سو رڳو پنهنجو ئي نقصان ڪندو ۽ جيڪو الله سان ڪيل پنهنجو عهد پورو ڪندو سگهوئي تنهن کي (الله) وڏو اجر ڏيندو."

(سوره الفتح آيت نمبر: ١٠)

بلکہ وہ حق لائے ہیں اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾

ترجمہ: "بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی۔"

ترجمو: "بلڪ (رسول محمد صلي الله عليه وسلم) سچ (يعني قرآن) آندو ۽ (سيني) رسولن کي سچو ڄاتائين."

(سوره الصافات آيت نمبر: ٣٧)

اور سلام ہے پیغمبروں پر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٨٢﴾

ترجمہ: "اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے۔"

ترجمو: "۽ رسولن تي سلامتي هجني ۽ جهانن جي پالڻهار الله لاءِ ئي سڀ ساراهه آهي." (سوره الصافات آيت نمبر: ١٨١-١٨٢)

ڈر سنانے والا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا مُنْذِرٌ ۖ وَّمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿٦٥﴾

ترجمہ: "تم فرماؤ میں ڈر سنانے والا ہوں اور معبود کوئی نہیں مگر ایک اللہ سب پر غالب۔"

ترجمو: "چئو ته آءٌ رڳو ڊيڄاريندڙ آهيان ۽ اڪيلي زبردست الله کان سواءِ (ٻيو) ڪو به عبادت جو لائق نه آهي."
(سوره ص آيت نمبر: ٦٥)

بے شک ضرور ہم رسولوں کی مدد کریں گے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾

ترجمہ : ”بیشک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں اور جس دن گواہ کھڑے ہوں گے۔“

ترجمو: ”بيشڪ اسين پنهنجن رسولن ۽ مؤمنن جي دنيا جي حياتيءَ ۾ ضرور مدد ڪنداسون ۽ جنهن ڏينهن شاهد ڪڙا ٿيندا (تنهن ڏينهن به مدد ڪنداسون).“ (سورة المؤمن آيت نمبر: ٥١)

ان کے پاس حق اور صاف بتانے والے رسول ﷺ تشریف لائے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بَلۡ مَتَّعۡتُ هٰٓؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمۡ حَتّٰى جَآءَهُمُ الۡحَقُّ وَرَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۲۹﴾

ترجمہ : ”بلکہ میں نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور صاف بتانے والا رسول ﷺ تشریف لایا۔“

ترجمو: ”بلڪ مون انهن ۽ سندن ابن ڏاڏن کي آسودو ڪيو تانجو وٽن سچو دين ۽ پڌرو رسول (صلي الله عليه وسلم) آيو.“ (سوره زخرف آيت نمبر: ٢٩)

ان کے پاس بیان فرمانے والا رسول ﷺ آیا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَنّٰى لَهُمُ الذِّكۡرٰى وَقَدۡ جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ﴿۱۳﴾

ترجمہ : ”کہاں سے حاصل ہو سکتی ہے انہیں نصیحت حالانکہ ان کے پاس

صاف بیان فرمانے والا رسول ﷺ تشریف لا چکا۔"

ترجمو: "ڪين نصيحت ڪتي نصيب ٿيندي حالانڪ بيشڪ وٽن پڌرو رسول آيو آهي." (سوره دخان آيت نمبر:۱۳)

اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوۡنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَ سَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ﴿۵۶﴾

ترجمہ: "بیشک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی ﷺ پر۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔"

ترجمو: "بيشڪ الله ۽ سندس ملائڪ رسول تي رحمت موڪلين ٿا. اي ايمان وارؤ! اوهين بہ متس صلوات ۽ سلام پڙهو." (سوره احزاب آيت نمبر:٥٦)

اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دینے والوں پر اللہ کی لعنت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّ الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ وَ اَعَدَّ لَہُمۡ عَذَابًا مُّہِیۡنًا ﴿۵۷﴾

ترجمہ: "بیشک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

ترجمو: "بيشڪ جيڪي الله ۽ سندس رسول کي ايذائيندا آهن .تن تي الله دنيا ۽ آخرت ۾ لعنت ڪئي آهي ۽ انهن لاءِ خواريءَ وارو عذاب تيار ڪيو اٿس." (سوره احزاب آيت نمبر:٥٧)

ہائے کسی طرح ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانتے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿٦٦﴾

ترجمہ: "جس دن ان کے منہ الٹ الٹ کر آگ میں تلے جائیں گے۔ کہتے ہوں گے ہائے کسی طرح ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانا ہوتا

ترجمو: "جنهن ڏينهن سندن منهن باهه ۾ اونڌا ڪبا (تنهن ڏينهن) چوندا ته هائي اسان لاءِ ارمان! (جيڪر) الله جي فرمانبرداري ڪريون ها ۽ رسول صلي الله عليه وسلم جي (بہ) فرمانبرداري ڪريون ها." (سوره احزاب آيت نمبر:٦٦)

جو اللہ اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾

ترجمہ: ”تمہارے اعمال تمہارے لئے سنوار دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔“

ترجمو: ”توهان جا عمل توهان لاءِ سڌاريندو ۽ توهان جا گناهه توهان کي بخشيندو ۽ جيڪو الله ۽ سندس رسول جي فرمانبرداري ڪندو تنهن بيشڪ وڏي ڪاميابي حاصل ڪئي.“

(سوره احزاب آيت نمبر: ٧١)

اے محبوب ﷺ ہم نے تم کو بھیجا ایسی رسالت سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾

ترجمہ: ”اور اے محبوب ﷺ! ہم نے تم کو بھیجا ایسی رسالت سے جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا لیکن بہت لوگ نہیں جانتے۔“

ترجمو: ”(اي محبوب!) تو کي تہ مڙني ماڻهن لاءِ خوشخبري ڏيندڙ ۽ ڊيڄاريندڙ ڪري موڪليوسون پر گهڻا ماڻهو نٿا ڄاڻن.“

(سوره سبا آيت نمبر: ٢٨)

رسول اللہ ﷺ کی پیروی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ﴿٢١﴾

ترجمہ: ”بیشک تمہیں اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لئے جو اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔“

ترجمو: ”بيشڪ توهان لاءِ الله جي رسول جي طريقي ۾ سهڻي پيروي آهي انهيءَ لاءِ جيڪو الله ۽ قيامت جي ڏينهن جو يقين رکي ٿو ۽ الله کي گهڻو ياد ڪري ٿو.“

(سوره احزاب آيت نمبر: ۲۱)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمًا ﴿۴۰﴾

ترجمہ: ”محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور سب نبیوں کے آخر اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔“

ترجمو: ”محمد (صلي الله عليہ وسلم) توهان جي مردن مان ڪنهن هڪ جو پيءُ نہ آهي پر الله جو رسول ۽ سڀني رسولن کان پڇاڙيءَ ۾ اچڻ وارو آهي ۽ الله هر شيءِ کي ڄاڻندڙ آهي.“

(سوره احزاب آيت نمبر: ۴۰)

وہ ہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

هُوَ الَّذِیۡ یُصَلِّیۡ عَلَیۡکُمۡ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ لِیُخۡرِجَکُمۡ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوۡرِ ؕ

ترجمہ: "وہ ہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیروں کی طرف سے اجالے کی طرف نکالیں۔"

ترجمو: "هو اُهو آهي جو توهان تي رحمت موڪلي ٿو ۽ سندس ملائڪ به توهان لاءِ رحمت جي دعا گهرندا آهن تان ته توهان کي اونداهين مان روشنيءَ ڏانهن ڪڍي."

(سوره احزاب آيت نمبر:٤٣)

حاضر وناظر

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّہَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ شَاہِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیۡرًا ﴿۴۵﴾

ترجمہ: "اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی ﷺ! بے شک ہم نے تمہیں بھیجا حاضر وناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا۔"

ترجمو: "اي رسول صلي الله عليه وسلم! بيشڪ اسان تو کي حاضر ۽ ناظر ۽ خوشخبري ڏيندڙ ۽ ڊيڄاريندڙ ڪري موڪليو."

(سوره احزاب آيت نمبر:٤٥)

چمکا دینے والا آفتاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذۡنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیۡرًا ﴿۴۶﴾

ترجمہ: "اور اللہ کی طرف سے اس کے حکم سے بلانے والا اور چمکا دینے

والا آفتاب۔"

ترجمو: "۽ الله ڏانهن سندس حڪم سان سڏيندڙ ۽ روشن سج (ڪري موڪليوسون)." (سوره احزاب آيت نمبر:٤٦)

سارے جہاں کو ڈر سنانے والا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

تَبٰرَكَ الَّذِىۡ نَزَّلَ الۡفُرۡقَانَ عَلٰى عَبۡدِهٖ لِيَكُوۡنَ لِلۡعٰلَمِيۡنَ نَذِيۡرَا ۙ‏ ﴿۱﴾

ترجمہ: "بڑی برکت والا ہے وہ کہ جس نے اتارا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہاں کو ڈر سنانے والا ہو۔"

ترجمو: "اهو (الله) وڏو برڪت وارو آهي جنهن پنهنجي ٻانهي تي (حق ۽ باطل جو) فرق ڪندڙ (قرآن) نازل ڪيو تان ته جهانن وارن لاءِ ڊيڄاريندڙ هجي."

(سوره الفرقان آيت نمبر: ١)

ہم نے ان کو ڈبو دیا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَقَوۡمَ نُوۡحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغۡرَقۡنٰهُمۡ وَجَعَلۡنٰهُمۡ لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعۡتَدۡنَا لِلظّٰلِمِيۡنَ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۚ ۖ ﴿۳۷﴾

ترجمہ: "اور نوح کی قوم کو جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا ہم نے ان کو ڈبو دیا اور ان کو لوگوں کے لئے نشان کر دیا اور ہم نے ظالموں کے لئے درد ناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

ترجمو: "۽ نوح جي قوم جڏهن رسولن کي ڪوڙو ڪيو (تڏهن) ڪين ٻوڙيوسون ۽ ڪين ماڻهن لاءِ نشاني ڪئي سون ۽ ظالمن لاءِ ڏکوئيندڙ عذاب تيار ڪيوسون."

(سوره الفرقان آيت نمبر: ٣٧)

خوشی اور ڈر سناتا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّنَذِيۡرًا ﴿٥٦﴾

ترجمہ: "اور ہم نے تمہیں نہیں بھیجا مگر خوشی اور ڈر سناتا۔"

ترجمو: "(اي رسول صلي الله عليه وسلم!) اسان تو کي رڳو خوشخبري ڏيندڙ ۽ ڊيڄاريندڙ ڪري موڪليو آهي."

(سوره الفرقان آيت نمبر: ٥٦)

امانت دار رسول ﷺ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِنِّىۡ لَـكُمۡ رَسُوۡلٌ اَمِيۡنٌ ﴿١٢٥﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيۡعُوۡنِ ﴿١٢٦﴾

ترجمہ: "بے شک میں تمہارے لئے امانت دار رسول ﷺ ہوں تو اللہ سے ڈرو اور میرا حکم مانو۔"

ترجمو: "بيشڪ آئون اوهان لاءِ امانتدار رسول آهيان. پوءِ الله کان ڊڄو ۽ منهنجو چيو مڃيو."

(سوره الشعراء آيت نمبر: ١٢٥-١٢٦)

یہ نبی ﷺ مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلنَّبِیُّ اَوۡلٰی بِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَاَزۡوَاجُہٗۤ اُمَّہٰتُہُمۡ ؕ

ترجمہ: "یہ نبی ﷺ مسلمانوں کا ان کی جان سے زیادہ مالک ہے اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔"

ترجمو: "رسول صلي الله عليہ وسلم مؤمنن تي سندن جانين کان وڌيڪ حق رکي ٿو ۽ سندس زالون سندن مائرون آهن."

(سوره الاحزاب آيت نمبر: ٦)

ایمان والے تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر یقین لائے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَاِذَا کَانُوۡا مَعَہٗ عَلٰۤی اَمۡرٍ جَامِعٍ لَّمۡ یَذۡہَبُوۡا حَتّٰی یَسۡتَاۡذِنُوۡہُ ؕ اِنَّ الَّذِیۡنَ یَسۡتَاۡذِنُوۡنَکَ اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ ۚ فَاِذَا اسۡتَاۡذَنُوۡکَ لِبَعۡضِ شَاۡنِہِمۡ فَاۡذَنۡ لِّمَنۡ شِئۡتَ مِنۡہُمۡ وَاسۡتَغۡفِرۡ لَہُمُ اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ ﴿۶۲﴾

ترجمہ: "ایمان والے تو وہ ہیں جو اللہ ور اس کے رسول ﷺ پر یقین لائے اور جب رسول ﷺ کے پاس کسی ایسے کام میں حاضر ہوئے ہوں جس کے لئے جمع کئے گئے ہوں تو نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ

لے لیں وہ جو تم سے اجازت مانگتے ہیں وہ ہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لاتے ہیں پھر جب وہ تم سے اجازت مانگیں اپنے کسی کام کے لئے تو ان میں جسے چاہو اجازت دے دو اور ان کے لئے اللہ سے معافی مانگو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

ترجمو: "مؤمن رڳو اهي آهن جن الله ۽ سندس رسول تي ايمان آندو آهي ۽ جڏهن ڳڏ ڪرڻ واري ڪنهن ڪم ۾ ساڻس هوندا آهن (تڏهن) ان وقت تائين ڪاڏي نہ ويندا آهن جيستائين ڪانئس موڪل (نہ) وٺن. بيشڪ (اي رسول!) جيڪي تو کان موڪلائيندا آهن سي اهي آهن جي الله ۽ سندس رسول کي مڃيندا آهن، پوءِ جڏهن پنهنجن ڪن ڪمن لاءِ تو کان موڪلائين تڏهن انهن مان جنهن لاءِ گهرين تنهن کي موڪل ڏي ۽ انهن لاءِ الله کان بخشش گهر، بيشڪ الله بخشڻهار مهربان آهي." (سوره النور آيت نمبر:٦٢)

رسول ﷺ کے پکارنے کو آپس میں ایسانہ ٹھہرالو

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

لَا تَجۡعَلُوۡا دُعَآءَ الرَّسُوۡلِ بَيۡنَكُمۡ كَدُعَآءِ بَعۡضِكُمۡ بَعۡضًاؕ

ترجمہ: "رسول ﷺ کے پکارنے کو آپس میں ایسانہ ٹھہرالو جیساکہ ایک دوسرے کو پکارتے ہو۔"

ترجمو: "اوهين رسول کي اهڙي طرح نہ سڏيو جهڙي طرح اوهان هڪ ٻئي کي سڏيندا آهيو." (سوره النور آيت نمبر:٦٣)

ڈریں وہ جو رسول ﷺ کے حکم کے خلاف کرتے ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

فَلۡيَحۡذَرِ الَّذِيۡنَ يُخَالِفُوۡنَ عَنۡ اَمۡرِهٖۤ اَنۡ تُصِيۡبَهُمۡ فِتۡنَةٌ اَوۡ يُصِيۡبَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۶۳﴾

ترجمہ: "توڈریں وہ جو رسول ﷺ کے حکم کے خلاف کرتے ہیں کہ انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک عذاب پڑے۔"

ترجمو: "پوءِ جيڪي سندس حڪم جي ابتڙ هلندا آهن تن کي پاڻ تي مصيبت يا پاڻ تي ڪنهن ڏکوئيندڙ عذاب پهچڻ کان ڏڄڻ گهرجي." (سوره النور آيت نمبر:٦٣)

وہ مسلمان نہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَيَقُوۡلُوۡنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالرَّسُوۡلِ وَاَطَعۡنَا ثُمَّ يَتَوَلّٰى فَرِيۡقٌ مِّنۡهُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ‌ؕ وَمَاۤ اُولٰٓئِكَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۴۷﴾

ترجمہ: "اور کہتے ہیں ہم ایمان لائے اللہ اور رسول ﷺ پر اور حکم مانا پھر کچھ ان میں سے اس کے بعد پھر جاتے ہیں اور وہ مسلمان نہیں۔"

ترجمو: "۽ (منافق) چوندا آهن ته الله تي ۽ رسول صلي الله عليه وسلم تي ايمان آندوسون ۽ فرمانبرداري ڪئي سون وري اُن کان پوءِ منجهانئن هڪ ٽولي ڦري وڃي ٿي ۽ اهي ايمان وارا نه آهن." (سوره النور آيت نمبر:٤٧)

رسول ﷺ کی فرمانبرداری کروگے توراہ پاؤگے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قُلۡ اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ ۚ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَاِنَّمَا عَلَیۡہِ مَا حُمِّلَ وَ عَلَیۡکُمۡ مَّا حُمِّلۡتُمۡ ؕ وَ اِنۡ تُطِیۡعُوۡہُ تَہۡتَدُوۡا ؕ وَ مَا عَلَی الرَّسُوۡلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۵۴﴾

ترجمہ: فرمایئے! کہ تم حکم مانو اللہ کا، حکم مانو رسول ﷺ کا، پھر اگر تم منہ پھیرو تو رسول ﷺ کے ذمہ وہ ہی ہے جو ان پر لازم کیا گیا اور تم پر وہی ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا اور اگر رسول ﷺ کی فرمانبرداری کروگے، راہ پاؤگے اور رسول ﷺ کے ذمہ نہیں مگر صاف پہنچادینا۔"

ترجمو: "چئو ته الله جي فرمانبرداري ڪريو ۽ رسول جي فرمانبرداري ڪريو. پوءِ جيڪڏهن ڦرندؤ ته جيڪي رسول تي (الله جي حڪمن پهچائڻ جو حق) رکيو ويو تنهن جو ذمو مٿس ئي آهي ۽ جيڪي اوهان تي رکيو ويو تنهن تي عمل ڪرڻ جو حق اوهان تي ئي آهي ۽ جيڪڏهن سندس چيو مڃيندؤ ته هدايت وارا ٿيندؤ ۽ رسول صلي الله عليه وسلم تي رڳو پڌرو پيغام پهچائڻ لازم آهي." (سوره النور آيت نمبر: ٥٤)

رسول ﷺ کی فرمانبرداری کرو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَ اَقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَ اَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ﴿۵۶﴾

ترجمہ : "نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو۔"

ترجمو: "۽ نمازپڙھو ۽ زڪوات ڏيو ۽ رسول صلي الله عليه وسلم جي فرمانبرداري ڪريو تہ منَ اوهان تي رحم ڪيو وڃي."

(سوره النور آيت نمبر: ٥٦)

اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے والے کافر ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِنَّ الَّذِيۡنَ يَكۡفُرُوۡنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يُّفَرِّقُوۡا بَيۡنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَ يَقُوۡلُوۡنَ نُؤۡمِنُ بِبَعۡضٍ وَّ نَكۡفُرُ بِبَعۡضٍ ۙ وَّ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّتَّخِذُوۡا بَيۡنَ ذٰ لِكَ سَبِيۡلًا ۙ ﴿۱۵۰﴾ اُولٰۤـئِكَ هُمُ الۡـكٰفِرُوۡنَ حَقًّا‌ ۚ وَاَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِيۡنَ عَذَابًا مُّهِيۡنًا ﴿۱۵۱﴾

ترجمہ : "وہ جو اللہ اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ اللہ سے اس کے رسولوں کو جدا کر دیں اور کہتے ہیں کہ ہم کسی پر ایمان لائے اور کسی کے منکر ہوئے اور چاہتے ہیں کہ ایمان اور کفر کے بیچ کوئی راہ نکال لیں، یہ ہی ہیں ٹھیک منکر ہیں اور ہم نے انکار کرنے والوں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔"

ترجمو: "بيشڪ جيڪي الله ۽ سندس رسولن کي نٿا مڃين ۽ الله ۽ سندس رسولن جي وچ ۾ فرق ڪن ٿا ۽ چون ٿا تہ ڪن رسولن کي مڃيون ٿا ۽ ڪن (رسولن) کي نہ ٿا مڃيون، ۽ انهيءَ وچ ۾ ڪا بي واٽ وٺڻ گھرن ٿا. اهي پڪا انڪاري آهن

۽ اسان انڪارين لاءِ خوار ڪندڙ عذاب تيار ڪيو آهي."
(بسوره نساء آيت نمبر: ۱۵۰-۱۵۱)

اور رسول ﷺ کی مخالفت کا عذاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾

ترجمہ: "یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور رسول ﷺ کی مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مخالفت کرے گا تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔"

ترجمو: "اهو هن ڪري آهي جو انهن الله ۽ سندس رسول صلي الله عليه وسلم جي مخالفت ڪئي ۽ جيڪو الله ۽ سندس رسول صلي الله عليه وسلم جي مخالفت ڪندو ته بيشڪ الله سخت سزا ڏيندڙ آهي." (سوره الانفال آيت نمبر:۱۳)

رسول ﷺ کو نہ پہچانا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾

ترجمہ: "یا انہوں نے اپنے رسول ﷺ کو نہ پہچانا تو وہ اسے بیگانہ سمجھ رہے ہیں یا کہتے ہیں کہ اسے سودا ہے بلکہ وہ تو ان کے پاس حق لائے اور

ان میں اکثر کو حق برا لگتا ہے۔"

ترجمو: "یا پنھنجي رسول کي نہ سڃاتائون تنھن ڪري اھي سندس مُنڪر (ٿيا) آھن. یا چوندا آھن تہ کيس چريائي آھي (نہ!) اُن وٽن سچي ڳالھہ آندي آھي ۽ منجھائن گھڻا سچ کي برو پائنيندڙ آھن." (سورہ المؤمنون آيت ٦٩-٧٠)

وہ تو حق لائے ہیں

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بَلۡ جَآءَ بِالۡحَقِّ وَصَدَّقَ الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿٣٧﴾

ترجمہ: بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی۔"

ترجمو: "بلک پاڻ حق آندائين ۽ رسولن جي تصديق ڪيائين."

(سورہ الصافات آيت نمبر: ٣٧)

اور فسق میں مر گئے

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِنَّهُمۡ كَفَرُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَمَاتُوۡا وَهُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿٨٤﴾

ترجمہ: "بے شک اللہ اور رسول ﷺ سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔"

ترجمو: "بيشڪ انھن الله ۽ سندس رسول کي نہ مڃيو ۽ اھي بي دين ٿي مئا." (سورہ التوبہ آيت نمبر: ٨٤)

اللہ اپنے رسولوں سے ہرگز وعدہ خلاف نہیں کرے گا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

فَلَا تَحۡسَبَنَّ اللّٰهَ مُخۡلِفَ وَعۡدِهٖ رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ ذُو انۡتِقَامٍ ؕ﴿۴۷﴾

ترجمہ: " تو ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلاف کرے گا، بیشک اللہ غالب ہے، بدلہ لینے والا۔"

ترجمو:"پوءِ الله کي پنهنجن رسولن سان پنهنجي وعدي جي خلافي ڪندڙ هرگز نہ ڀانءِ بيشڪ الله غالب بدلي وٺڻ وارو آهي."

(سوره ابراهيم آيت نمبر:٤٧)

اللہ سے نزدیکی اور رسول ﷺ سے دعائیں لینے کا ذریعہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَيَتَّخِذُ مَا يُنۡفِقُ قُرُبٰتٍ عِنۡدَ اللّٰهِ وَصَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ ؕ

ترجمہ: " اور جو خرچ کریں، اسے اللہ کی نزدیکیوں اور رسول ﷺ سے دعائیں لینے کا ذریعہ سمجھیں۔"

ترجمو:" ۽ جيڪي خرچ ڪن تا ان کي الله وٽ ويجهڙائي ۽ رسول جي دعا حاصل ڪرڻ جو وسيلو ڪري وٺندا آهن."

(سوره التوبه آيت نمبر: ٩٩)

اور انہیں اس کا تعجب ہوا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَعَجِبُوۡۤا اَنۡ جَآءَهُمۡ مُّنۡذِرٌ مِّنۡهُمۡ ؗ

ترجمہ: "اور انہیں اس کا تعجب ہوا کہ ان کے پاس ان ہی میں کا ایک ڈر سنانے والا رسول ﷺ تشریف لایا۔"

ترجمو: "۽ منجهانئن هڪ ڊيڄاريندڙ (رسول صلي الله عليه وسلم) وٽن آيو ته عجب ڪرڻ لڳا." (سوره ص آيت نمبر: ٤)

اللہ رسوانہ کرے گا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

يَوۡمَ لَا يُخۡزِى اللّٰهُ النَّبِىَّ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا مَعَهٗ ۚ

ترجمہ: "جس دن اللہ رسوانہ کرے گا نبی ﷺ اور ان کے ساتھ ایمان والوں کو۔"

ترجمو: "جنهن ڏينهن الله رسول کي ۽ جن ساڻس ايمان آندو آهي تن کي خوار نه ڪندو." (سوره التحريم آيت نمبر: ٨)

اللہ کے رسول ﷺ کی شان وشوکت

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيۡمٍ ﴿۴﴾

ترجمہ: "بیشک آپ کا خلق عظیم ہے۔"

ترجمو: "۽ بيشڪ توهان (اي پيغمبر صلي الله عليه وسلم!) وڏي خلق وارا آهيو." (سوره القلم آيت نمبر: ٤)

روشن دلیل

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡهُمُ الۡبَيِّنَةُ ﴿۴﴾

ترجمہ :"مگر بعد اس کے کہ وہ روشن دلیل ان کے پاس تشریف لائے۔"
ترجمو:"پاڻ وٽ پڌري حجت جي اچڻ کان پوءِ اختلاف ڪيائون."
(سورہ البینة آیت نمبر: ٤)

تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مَّا عَرَفُوۡا كَفَرُوۡا بِهٖ فَلَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۸۹﴾

ترجمہ :"تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا، اس سے منکر ہو بیٹھے، تو اللہ کی لعنت انکار کرنے والوں پر"

ترجمو:"پوءِ جڏهن (رسول صلي الله عليه وسلم) وٽن آيو ته ان کي نه سڃاتائون، ان جو انڪار ڪيائون، پوءِ منڪرن تي الله جي لعنت آهي." (سورة البقرة آيت نمبر: ٨٩)

جو کوئی دشمن ہو اللہ، اس کے رسول، فرشتوں کا

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

مَنۡ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓـئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبۡرِيۡلَ وَمِيۡكٰلَ

فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۹۸﴾

ترجمہ :"جو دشمن ہوگا اللہ اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے رسولوں کا اور جبریل اور میکائیل کا تو بیشک اللہ ایسے کافروں کا دشمن ہے۔"

ترجمو:"جيڪو الله ۽ سندس ملائڪن ۽ سندس رسولن ۽ جبرائيل ۽ ميڪائيل جو دشمن تيندو ته بيشڪ الله (به اهڙن)

کافرن جو دشمن آهي." (سوره البقرة آيت نمبر:٩٨)

اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْاؕ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۱۰۴﴾

ترجمہ: "اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے نبی ﷺ سے بغور سنو، اور منکرین کے لئے دردناک عذاب ہے۔"

ترجمو: "اي ايمان وارؤ! راعنا نہ چئو بلڪ چئو تہ اسان تي ٻاجھ جي نگاھ فرمايو ۽ ٻڌو ۽ ڪافرن لاءِ ڏکوئيندڙ عذاب آهي."
(سوره البقرة آيت نمبر: ١٠٤)

جب پیغمبروں سے ان کا عہد لیا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَاۤ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗؕ

ترجمہ: "اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب وحکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول ﷺ کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔"

ترجمو: ۽ جڏهن الله رسولن کان انجام ورتو تہ جيڪي ڪتاب ۽ حڪمت اوهان کي ڏيان تنهن کان پوءِ هڪ رسول جيڪو (علم) اوهان وٽ آهي تنهن جو سچو ڪندڙ اوهان وٽ اچي تہ ڪيس ضرور مڃجو ۽ سندس ضرور مدد ڪجو."
(سوره آل عمران آيت نمبر: ٨١)

جس نے منہ پھیرا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۸۰

ترجمہ: "جس نے رسول ﷺ کا حکم مانا بے شک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ پھیرا، تو ہم نے تمہیں ان کے بچانے کو نہیں بھیجا۔"

ترجمو: "جيڪو رسول جي فرمانبرداري ڪندو تنهن بيشڪ الله جي فرمانبرداري ڪئي، ۽ جيڪو ڦرندو انهن تي اسان تو کي نگهبان ڪري نہ موڪليو آهي." (سوره النساء آيت نمبر: ٨٠)

عرض و معروض

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ ۗ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ۗ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ۲۸۴ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ

رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ قف
لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ قف وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ
رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸۵﴾ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا
كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا وقفة وَاغْفِرْ لَنَا وقفة
وَارْحَمْنَا وقفة اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾ ع

ترجمہ: ”اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے دل میں ہے، یا چھپاؤ! اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔ تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ رسول ﷺ ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اترا اور ایمان والے سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں کو یہ کہتے ہوئے کہ ہم اس کے کسی رسول ﷺ پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔ عرض کی کہ ہم نے سنا اور مانا تیری معافی ہو اے رب ہمارے اور تیری ہی طرف پلٹنا ہے ☆ اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت کے مطابق اس کا فائدہ ہے جس نے اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جس نے برا کمایا۔ اے رب ہمارے! ہمیں نہ پکڑ ہم بھولیں یا چوکیں اور اے رب ہمارے! ہم پر بھاری وزن نہ رکھ جیسا تو نے ہم سے اگلوں پر رکھا تھا۔ اے رب ہمارے! ہم پر وہ وزن نہ ڈال جس کی ہمیں برداشت نہ ہو اور ہمیں معاف

فرمادے، بخش دے اور ہم پر عنایت کر تو ہمارا مولا ہے تو انکار کرنے والو پر ہمیں مدد دے۔"

ترجمو: "جيڪي آسمانن ۾ آهي ۽ جيڪي زمين ۾ آهي سو الله جو آهي ۽ جيڪي اوهان جي دلين ۾ آهي ان کي جيڪڏهن پڌرو ڪريو يا لڪايو الله اوهان سان اُن جو حساب ڪندو. پوءِ جنهن لاءِ گهرندو تنهن کي بخشيندو ۽ جنهن لاءِ گهرندو تنهن کي عذاب ڪندو ۽ الله سڀ ڪنهن شيءِ تي وس وارو آهي. رسول (محمد صلي الله عليہ وسلم) ڏانهن جيڪي سندس پالڻهار ڪان لاٿو ويو. ان اتهيءَ کي مڃيو ۽ مؤمنن (بہ). سڀ ڪنهن الله ۽ سندس ملائڪن ۽ سندس ڪتابن ۽ سندس رسولن کي مڃيو. (چون ٿا تہ) سندس رسولن مان ڪنهن هڪ (جي مڃڻ) ۾ فرق نٿا ڪريون ۽ چيائون تہ ٻڌوسون ۽ (سندس حڪم) مڃيوسون. اي اسان جا پالڻهار! تنهنجي بخشش گهرون ٿا ۽ تو ڏانهن موٽڻو آهي. الله ڪنهن کي سندس وس ڪان وڌيڪ تڪليف نہ ڏيندو آهي، جيڪو (چڱو) ڪمائيندو سو سندس (فائدي) لاءِ آهي ۽ جيڪو (بڇڙو) ڪمائيندو سو مٿس آهي. اي اسان جا پالڻهار! جيڪڏهن وساريون يا ڀلجي وڃون تہ اسان جي نہ پڪڙ ۽ اي اسان جا پالڻهار! اسان تي اهڙو بار نہ رک جهڙو اسان ڪان اڳين ـتي رکيو هيئي، اي اسان جا پالڻهار! جنهن (بار) جي ڪٽڻ جي اسان کي سگهہ ڪانهي اهو اسان تي نہ رک ۽ اسان کي معاف ڪر ۽ اسان کي بخش ۽ اسان تي مهر ڪر. تون اسان جو سائين آهين، پوءِ اسان کي ڪافر ٽوليءَ تي سوڀ ڏي."

(سوره البقرة آيت نمبر ٢٨٤-٢٨٥-٢٨٦)